اہلِ جنّت

اہلِ سُنّت

از ترجمانِ اہلسنت

ابو اسحاق محمد مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زیدمجدہ

ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز

6 مرکز الاولیاء دربار مارکیٹ لاہور 0333-8173630

اہل جنت
اہل سنت

از ترجمان اہلسنت

ابو الحقائق علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زید مجدہ

صراط مستقیم پبلیکیشنز 6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور

0333-8173630

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب ـــــ اہل جنت اہل سنت

از قلم ـــــ ابوالحقائق غلام مرتضی ساقی مجددی صاحب

باہتمام ـــــ شیخ محمد سرور اویسی

باراول ـــــ فروری 2006

باردوم ـــــ فروری 2010 (توسیع شدہ)

تعداد ـــــ 600

صفحات ـــــ 224

ہدیہ ـــــ 150 روپے

★ ★ ★ ★ ★

ملنے کے پتے

نعیمی کتب خانہ لاہور / نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور

مکتبہ جمال کرم لاہور / مسلم کتابوی لاہور

مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور / جامعہ جلالیہ رضویہ لاہور

کرمانوالہ بک شاپ لاہور / مکتبہ فیضان مدینہ گھکڑ

مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں / رضا بک شاپ گجرات

مکتبہ مہریہ رضویہ کالج روڈ ڈسکہ / اہل السنہ پبلی کیشنز دینہ

Marfat.com

انتساب

شیخ الاساتذہ فخر الجہابذہ

زبدۃ الاذکیاء عمدۃ الفقہاء

شیخ القرآن والحدیث استاذی المکرم حضرت علامہ

مولانا **مفتی محمد عبد القیوم قادری** (آف مریدکے)

علیہ رحمۃ الباری و قدس سرہٗ الساری

سابق نائب مفتی وصدر مدرس دار العلوم نقشبندیہ

امینیہ، ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ

کے مبارک نام

جو عامل سنت وشریعت بھی تھے اور حامل تصوف وطریقت بھی۔ جو بلاشبہ اسلاف کا نمونہ اور اخلاف کیلئے مشعلِ راہ تھے۔ جن کی تعلیم وتربیت سے علم وتحقیق کی روشنی نصیب ہوئی اور جن کی احسان مندیوں، سایہ گستریوں اور الطاف ومہربانیوں کو راقم آج تک نہیں بھلا سکا۔

گر قبول اُفتد زہے عز وشرف

خوشہ چین

ابو الحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

Marfat.com

مصنف کی دیگر کتب

جشنِ میلاد النبی ﷺ	اسلام اور ولایت
صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور مسلکِ اہلسنّت	اہلِ جنت اہلِ سُنّت
اسلامی تربیتی نصاب	محققانہ فیصلہ
قربانی	مسئلہ رفع الیدین
یہ مسائل ثابت ہیں	تحقیقی محاسبہ
دعا بعد نماز جنازہ	وہابیوں کا مروجہ جنازہ ثابت نہیں
حضور مالک ومختار ہیں	خطبات رمضان
دروس القرآن فی شہر رمضان	مسلکِ اہلبیت
روئیدادِ مناظرہ گرجاکھ	روئیداد مناظرہ توسل
طلاق ثلاثہ کی مخالفت کس دور میں ہوئی؟	کیا ہمارے لیے اللہ کافی نہیں؟
شرک کیا ہے؟	خلفائے راشدین اور مسلکِ اہلسنّت
خارجیت کے مختلف روپ	بدمذہب کے پیچھے نماز کا حکم

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	تقاریظ	13
2	اظہارِ حقیقت	23
3	تقدیم	27
4	عرضِ حال	31
5	افتتاح	34
6	امم سابقہ میں گروہ بندی	36
7	بعثت مصطفیٰ ﷺ اور تفرقہ بازی سے اظہار براءۃ	38
8	حضور ﷺ کا درسِ محبت واخوت	38
9	فطرتِ انسانی	41
10	مسلمانوں میں گروہ بندی	41
11	تہتر فرقوں کی نشاندہی	43
12	امام قرطبی کا بیان	43
13	گمراہ فرقوں کی شاخیں	44
14	ضروری وضاحت	47
15	ایک اشکال کا حل	49
16	امام قرطبی کی تائید	50

Marfat.com

17	چند فرقوں کے عقائد کی وضاحت	51
18	فرقہ جبریہ کا نظریہ	51
19	کیا وہابی اور دیوبندی جبری ہیں	51
20	انسانوں کا اختیار	52
21	محبوبانِ خدا کا اختیار	53
22	دعوتِ فکر	54
23	فرقہ قدریہ کا عقیدہ	54
24	فرقہ جہمیہ کا عقیدہ	54
25	کیا وہابی لوگ قدری، جہمی اور معتزلی ہیں؟	55
26	قدریہ کے متعلق فرمانِ نبوی	55
27	فرقہ رافضیہ کا عقیدہ	56
28	وہابی حضرات کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سب و شتم	57
29	غیر مقلدین دراصل شیعہ ہیں	59
30	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دشمن حضور ﷺ کی نظر میں	59
31	لمحۂ فکریہ	60
32	گمراہ فرقوں کی خاص علامت	62
33	تائید حدیث	63
34	وہابی حضرات کا فقہاء کرام سے بغض و عداوت	64
35	حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی توہین	64
36	اقبالِ جرم	64
37	داؤد غزنوی کا اقرار	64

Marfat.com

38	عبداللہ داماتوی کا بیان	66
39	عبدالغفور اثری کا بیان	67
40	حکیم فیض عالم کی تحریر	68
41	ائمہ اربعہ اور حکیم فیض عالم	69
42	خرافات ہی خرافات	69
43	ائمہ اربعہ کی توہین	70
44	امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور ارجاء	71
45	ابراہیم میر سیالکوٹی کا وضاحتی بیان	72
46	امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ مرجی نہیں	73
47	آپ کو مرجی کہنا جھوٹ ہے	74
48	امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہر الزام سے مبرا ہیں	75
49	حضرت امام اور تردید مرجیہ	75
50	میر صاحب کا تبصرہ	76
51	امام صاحب کو مرجی کہنے کی دو وجہیں	77
52	پہلی وجہ	77
53	دوسری وجہ	78
54	اثری صاحب میر صاحب کی عدالت میں	79
55	اثری صاحب کا شرمناک بہتان (حاشیہ)	80
56	قائلین ارجا کی فہرست	87
57	علماء کیا کہتے ہیں؟	88
58	اثری صاجب کی چوری اور سینہ زوری	89

Marfat.com

59	اثری صاحب بقلم خود	89
60	اثری صاحب ایسوں کو میر صاحب کی وصیت	91
61	وہابیوں کے شیخ الکل کا فتویٰ	91
62	مخلصانہ گذارش	92
63	بہتر گروہ جہنمی صرف ایک جنتی	93
64	اثری صاحب کا الزام وتحریف (حاشیہ)	94
65	دعوتِ فکر	95
66	ہر کلمہ گو جنتی نہیں	96
67	کون سا گروہ جنتی ہے؟	98
68	اہلِ جنت اہلِ سنت	98
69	اہلِ سنت سوادِ اعظم ہیں	100
70	سوادِ اعظم سے کیا مراد ہے؟	100
71	علامہ طحطاوی کا بیان	104
72	شیخ محقق کا بیان	104
73	امام ثوری کا بیان	105
74	حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان	105
75	شاہ ولی اللہ کا بیان	106
76	نتیجۂ کلام	106
77	جو بچھڑا وہ جہنم گیا	107
78	دعوتِ فکر	110
79	طائفہ منصورہ	111

Marfat.com

80	صراطِ مستقیم اور اہلِ سنت	112
81	قرآنی فیصلہ	113
82	تفسیرِ نبوی	114
83	لمحۂ فکریہ	115
84	اہلِ سنت قرآن کی روشنی میں	115
85	دو گروہ کون سے ہیں؟	116
86	تفسیرِ نبوی	116
87	نتیجۂ گفتگو	119
88	سنی بنو! حکم قرآنی	120
89	سنی بنو!...... حکم نبوی	120
90	اہلِ سنت گمراہ نہیں ہو سکتے	121
91	حدیث پاک سے تائید	122
92	شفاعت اور حصولِ جنت اہلِ سنت کی پیروی میں	124
93	اہلِ سنت کو دیکھنا عبادت ہے	125
94	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مسلک	125
95	امام ابن شہاب زہری کی تائید	126
96	تابعینِ عظام رحمۃ اللہ علیہم کا مسلک	126
97	امام ابنِ سیرین کی گواہی	126
98	ابنِ تیمیہ کی گواہی	128
99	حاصل کلام	128
100	ہر دور میں مسلکِ اہلِ سنت	129

Marfat.com

101	اہلِ سنت اور صلحائے امت	129
102	حضور داتا گنج بخش علی ہجویری	129
103	حضرت امام حسن بصری	130
104	حضرت امام ابوالحسن اشعری	130
105	حافظ ابن حجر عسقلانی	131
106	حضور غوث پاک اور اہلِ سنت	131
107	دعوتِ فکر	134
108	حضور امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ سُنّت	134
109	لمحۂ فکریہ	139
110	رکی پیروں سے چند سوالات	139
111	حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ	142
112	علامہ ابنِ کثیر	143
113	امام ثوری اور امام ذہبی کا فیصلہ، نماز صرف اہلسنّت کے پیچھے	143
114	علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ	144
115	حضرت شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ	145
116	حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ	145
117	حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ	146
118	علامہ شہرستانی رحمۃ اللہ علیہ	146
119	حضرت شیخ روح اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت	147
120	حضرت شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا	147
121	حضرت علامہ احمد جیون رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ سُنّت	147
122	علامہ تفتازانی کی تائید	149

Marfat.com

123	حضرت شاہ عبدالعزیز کی شرح	149
124	علامہ پرہاری کی تائید	150
125	تمام اولیاء کرام اہلسنت	150
126	فقہاء و محدثین بھی اہلسنت	151
127	دعوتِ اتحاد	152
128	اہلِ سنت مخالفین کے نزدیک	153
129	وہابی حضرات کا اعتراف	153
130	خالد گرجاکھی کی تحریف معنوی	159
131	گوندلوی صاحب کی بددیانتی	160
132	سوہدروی صاحب کی جہالت	161
133	خلاصہ گفتگو	162
134	دیوبندی اکابر کا اعتراف	164
135	شیعہ اکابرین کا اقرار	165
136	اختلاف ختم ہو سکتا ہے	167
137	مخلصانہ گذارش	167
138	کیا بریلوی نیا فرقہ ہے	169
139	علمائے اہلسنت کی وضاحت	170
140	لفظ "بریلوی" کے استعمال کی حقیقت	175
141	مخالفین کا اعتراف	175
142	حقیقتِ واقعی	178
143	"بریلوی فرقہ" مخالفین کا دیا ہوا نام	180
144	اعلیٰ حضرت مخالفین کی نظر میں	180

Marfat.com

145	غیر مقلد علماء کی تصریحات	180
146	دیوبندی علماء کی تصریحات	182
147	خلاصۂ کلام	188
148	دیوبندی نیا فرقہ ہے	189
149	غیر مقلد وہابی، نام نہاد اہلحدیث نیا فرقہ ہے	192
150	وہابیوں کا خاندان دہلی سے کوئی تعلق نہیں	196
151	وہابی حضرات نے مخصوص مسائل پر عمل کب کیا	196
152	انگریز نے "اہل حدیث" نام الاٹ کر دیا	199
153	لقب اہل حدیث پر قبضہ	200
154	اہلِ حدیث کا صحیح مفہوم	201
155	وہابی حضرات اہلِ حدیث نہیں	202
156	محمد حسین بٹالوی کی کوشش	202
157	ہندوستان میں فرقہ واریت کی تخم ریزی	205
158	انگریز کا آلۂ کار	210
159	وہابی سے محمدی	211
160	تقویۃ الایمان کی تصنیف	212
161	ہندوستان میں شورش کی آگ بھڑک اٹھی	213
162	تقویۃ الایمان انگریز نے مفت تقسیم کی	216
163	ہندوستان کا پہلا فرقہ باز	217
164	سنیت و وہابیت کا پہلا مناظرہ	220
165	حرفِ آخر	222

-----☆☆☆-----

Marfat.com

تقریظ مبارک

استاذی المکرم شیخ الفقہ

حضرت علامہ مولانا محمد رفیع الدین مجددی دامت برکاتہم العالیہ

(دار العلوم نقشبندیہ امینیہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ)

کتاب مستطاب، لاثانی، لاجواب، مفید ہر شیخ وشاب "اہلِ جنت اہلِ سنت" کے چند اقتباسات وچیدہ چیدہ مقامات نظر سے گزرے، کتاب کیا ہے؟، مذہبی معلومات کا ایک بیش قیمت خزینہ اور انداز واسرار کا بہترین دفینہ ہے، مناظرِ اسلام حضرت علامہ ابو الحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی دامت عنایاتہم نے اپنا قیمتی وقت صرف فرما کر سمندر کو کوزہ میں بند کیا ہے، مجھے قوی امید ہے کہ خاص وعام سب ہی مولانا ساقی کی اس خداداد قابلیت، محنت وخدمت کی داد دیں گے۔

آپ جامعہ نقشبندیہ امینیہ میں شرح عقائد، حسامی، مشکوٰۃ شریف جیسی کتابیں پڑھانے کے ساتھ ساتھ فن مناظرہ کے بھی ماہر ہیں۔ ابو الحقائق غلام مرتضیٰ ساقی ان خوش نصیب حضرات میں سے ہیں جو بیک وقت تحریر وتقریر اور مناظرہ وتدریس کے بے تاج بادشاہ ہیں۔ آپ بلاشبہ ایک سلجھے ہوئے ادیب اور شعلہ نوا خطیب ہیں۔ آپ کی خطابت میں تحقیق واستدلال کا رنگ غالب ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں بڑی خوبی یہ ہے کہ نصوص قطعیہ اور جملہ روایات اور مستند واقعات کو سلیس زبان اور سادہ انداز میں تحریر فرما کر عامۃ الناس کو مرہونِ منت فرمایا، اس کتاب کا مطالعہ دیگر کتب سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دارین کی برکتیں عطا فرمائے۔ آمین!

Marfat.com

تقریظ

از

فاضلِ ذیشان حضرت مولانا محمد مجیب الرحمٰن ہزاروی حفظہٗ اللہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ اَمَّا بَعْدُ!

اس پرفتن دور میں جبکہ ہر طرف (اِلاماشاءاللہ) ہواوحرص کو عروج حاصل ہے۔ تقریباً ہر کسی کی سوچ اپنی حد تک محدود ہو کر رہ گئی ہے، مالِ دنیا اکٹھا کرنے کی غرض سے شب وروز ایک کیے جا رہے ہیں۔ ستم بالائے ستم! کہ دین کے نام لیواؤں پر کہیں گولیاں اور کہیں بم برسائے جا رہے ہیں، کہیں اسلام کے چاہنے والوں کو پھانسی چڑھایا جارہا ہے اور کبھی دہشت گرد قرار دیا جارہا ہے۔ ایسے سنسنی خیز حالات میں دین اور اسلام کا کام کرنا جہاد سے کم نہیں۔ اس لیے راقم الحروف یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ دورِ حاضر کے مصنفین اہلسنت کی وجہ سے جہاں تفسیر قرآن، اور شرح حدیث میں اہلِ سنت و جماعت کو مزید پذیرائی حاصل ہو رہی ہے وہاں مجاہد اہلِ سنت ابوالحقائق مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی دامت برکاتہم العالیہ کی تصانیف وتحریرات اور بالخصوص ''اہل جنت اہلِ سنت'' نے جس انداز و اسلوب کے ساتھ مذہب و مسلک کی اشاعت میں جو کردار ادا کیا ہے وہ قابلِ ستائش بھی ہے اور داد کے لائق بھی!

راقم نے ''اہلِ جنت اہلِ سنت'' نامی کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے جس

Marfat.com

سے دل میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی کہ الحمد للہ خالق ارض و سما نے مولانا ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی کو کمال خوبیوں سے نوازا ہے، جنہوں نے حصولِ شہرت کی بجائے خدمت دین اور مذہب کے پرچار کیلئے وہ کام کیا ہے جس سے موجودہ اور آئندہ ادوار کے کثیر لوگ جہاں راہِ حق کی تلاش میں منزل پا سکیں گے وہاں یہ کام تاریخ کا ایک حصہ بھی بنے گا۔ مولانا کا یہ کارنامہ یقیناً اہلِ سنت و جماعت پر ایک احسان ہے۔ آپ نے کتاب لکھ کر جو خدمتِ دین میں نمایاں کام کیا ہے، یقیناً یہ اخروی فوائد کا ضامن ہے۔ حق بات کہنے میں مولانا نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ نامساعد حالات میں مولانا کی یہ سعی جلیلہ قطعاً فراموش نہیں کی جا سکتی۔ اس لیے ہر سنی صحیح العقیدہ کے پاس اس کتاب کا ہونا لابدی اور ضروری ہے۔ اس کتاب کے تمام حوالہ جات صحیح اور بلا غبار ہیں۔ بالخصوص اغیار کی کتب سے جو حوالہ جات مذکور ہیں انہوں نے تو اور بھی اس کتاب کی اہمیت کو اجاگر اور آشکارا کر دیا ہے۔

راقم کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مولانا کے لیے ذریعۂ نجات بنائے اور مولانا کے زورِ قلم میں مزید اضافہ فرمائے اور کفار و مشرکین اور معاندین کی چیرہ دستیوں سے، نفس و شیطان کی فریب کاریوں سے ہم سب کو اپنی پناہ میں رکھے۔

آمین! بجاہِ النبی الکریم الامین۔

احقر العباد:

محمد مجیب الرحمٰن نورانی محمدی سیفی وزیر آبادی

مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ تعلیم القرآن گوجرانوالہ

(یکم فروری 2007ء)

Marfat.com

تقریظ

محقق اہلِ سنت

حضرت علامہ مولانا حافظ حکیم شفقات احمد مجددی حفظہ اللہ
(مہتمم جامعہ نوریہ رضویہ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

بسم اللہ والحمد للہ والصلوۃ والسلام علی خیر خلق اللہ۔

امابعد! حضور مخبر صادق علیہ الصلوۃ والسلام کا فرمان ہدایت نشان ہے:

تفترق امتی علی ثلاث و سبعین ملۃ کلھم فی النار الاملۃ واحدۃ۔

(ترمذی جلد 2 صفحہ 89 مطبوعہ دہلی)

کہ میری امت تہتر گروہوں میں بٹ جائے گی ان میں سے صرف ایک جماعت جنتی ہوگی باقی سب دوزخی ہوں گے۔

پھر صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عرض پر حضور اکرم ﷺ نے اس ناجی فرقہ کی پہچان "ما انا علیہ و اصحابی" کے الفاظ سے بتائی "ما انا علیہ" سے مراد جناب رسول اللہ ﷺ کی سنت مطہرہ کی اطاعت ہے اور "و اصحابی" سے مراد جماعت صحابہ کرام علیہم الرضوان کی محبت و اطاعت ہے۔ اسی لیے آپ ﷺ نے اس جماعت کا نام ''اہلِ سنت و جماعت'' بیان فرمایا ہے۔

چونکہ تمام فرقِ باطلہ بھی اس حقیقت کے معترف ہیں کہ ناجی جماعت صرف اور صرف اہلِ سنت و جماعت ہی ہے لہٰذا اب فرقِ باطلہ بھی اس کوشش میں ہیں کہ کسی

Marfat.com

طرح اپنے آپ کو "اصلی اہل سنت" ثابت کیا جائے۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ ان کی مساجد، مدارس، مجلات، اخبارات اور انجمنوں کے نام کبھی بھی اس مقدس نام سے موسوم نہیں ہوئے۔

برادر عزیز، جامع معقول و منقول، حاوی فروع و اصول، جناب مولانا ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے معتبر، مستند اور ٹھوس دلائل و براہین کے ساتھ اس موضوع پر خوب تحقیق عمیق فرمائی ہے اور واقعتاً اس ناقابل تردید حقیقت کو ثابت کر دیا ہے۔ اور بطور جملہ معترضہ مخالفین کی خام خیالیوں کا بھی خوب آپریشن کیا ہے۔ اس موضوع پر اتنی شرح و بسط کے ساتھ یہ پہلی کتاب میری نظر سے گزری ہے۔

ع اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

اللہ تعالیٰ نعلینِ مصطفیٰ ﷺ کے تصدق سے علامہ موصوف کی اس پُر خلوص اور محققانہ کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور جملہ اہل اسلام کے لیے ذریعہ ہدایت بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام

حکیم شفقات احمد مجددی
علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

منظوم تقریظ

اہل سنت

منجانب شمیر

علامہ غلام مصطفیٰ مجددی (ایم اے)

شیرگڑھ

عشق کے راستے پر چلایا ہمیں
اہل سنت خدا نے بنایا ہمیں

شکر ہے مصطفیٰ کی محبت ملی
چار یاروں کے در کی حقیقت ملی
آل اطہار کے غم کی لذت ملی
غوثِ اعظم کا جلوہ دکھایا ہمیں
اہل سنت خدا نے بنایا ہمیں

ہم شریعت کو دنیا میں پھیلائیں گے
ہم حقیقت کے پرچم کو لہرائیں گے
ہم زمانے کو یہ بات سمجھائیں گے
جامِ عشقِ نبی کا پلایا ہمیں
اہل سنت خدا نے بنایا ہمیں

Marfat.com

دل معطر ہے دستورِ قرآن سے
جاں منور ہے منشورِ ایمان سے
فکر روشن ہوئی نورِ عرفان سے
مسندِ اوج پر ہے بٹھایا ہمیں
اہل سنت خدا نے بنایا ہمیں

ہم ہیں راہی ولایت کی شہراہ کے
ہم سوالی ہیں طیبہ کی درگاہ کے
ہم ہیں صیاد، خورشید کے ماہ کے
اپنی رحمت سے اونچا اڑایا ہمیں
اہل سنت خدا نے بنایا ہمیں

ہم رضا کی ہواؤں کے شہباز ہیں
ہم بقا کی فضاؤں کے جانباز ہیں
ہم خدا کی عطاؤں کے ہمراز ہیں
صورتِ چشمِ بینا جگایا ہمیں
اہل سنت خدا نے بنایا ہمیں

داتا ہم، خواجہ ہم، پیرِ بغداد ہم
غوث ہم، غیث ہم، قطب و اوتاد ہم
بزمِ سر ہند کے شیخِ ارشاد ہم
نور ہم، ناریوں سے بچایا ہمیں
اہل سنت خدا نے بنایا ہمیں

Marfat.com

رافتِ کبریا کے سزاوار ہم
الفتِ مجتبیٰ کے خریدار ہم
سیرتِ اولیاء کے فدا کار ہم
بخش کر کالی کملی کا سایا ہمیں
اہل سنت خدا نے بنایا ہمیں

ساقیؔ اہلِ سنت کی تحریر ہے
یہ مجدد کی رحمت کی تصویر ہے
گرہی میں محبت کی تنویر ہے
اس کے ہر لفظ نے حق سنایا ہمیں
اہل سنت خدا نے بنایا ہمیں

Marfat.com

منظوم تقریظ:

اہلِ جنت اہلِ سُنّت

از: پروفیسر فیض رسول فیضانؔ، گوجرانوالہ

ساقی کی تحقیقی محنت
"اہل جنت...... اہلسنت"

ہر سنی جنت جائے گا!
پائے گا ہر سنی جنت

خوب بیاں کی ہے حضرت نے
آقا ﷺ کی سنت کی عظمت

ہے طرز تحریر بھی عمدہ
رنگِ استدلال بھی مسکت

سبھی حوالے اور دلائل
بھرتے ہیں انفاس میں نکہت

اس تصنیف کو جو پڑھ لے گا
ہو گی اسے سنت سے رغبت

ہے میرے نزدیک، یہ کاوش
ابو البیان رحمۃ اللہ علیہ کا فیضِ نسبت

خدا کرے مقبول یہ ہدیہ
بہر پیمبر ﷺ رب العزت جل جلالہ

ساقی پر فیضان ہمیشہ
رہے مجدد پاک رحمۃ اللہ علیہ کی رحمت

Marfat.com

اظہارِ حقیقت

نحمدہ و نصلی و نسلمُ علی رسولہ الکریم ○

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مناظرِ اسلام، عالم بے بدل، مصنف کتب کثیرہ علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی صاحب خطیب و مدرس مرکزی جامع مسجد شہیدیہ قلعہ دیدار مصطفیٰ ﷺ (معروف بہ قلعہ دیدار سنگھ) گوجرانوالہ اہل سنت کیلئے کسی نایاب موتی سے کم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بیک وقت ہر خوبی جو ایک عالم میں ہونی چاہئے حضرت مناظر اسلام میں رکھی ہے بلکہ میں تو کہوں گا کہ آپ کسی صاحب نظر کی کرامت ہیں کہ تحصیل علم سے فارغ ہوئے تقریباً دس سال کا عرصہ ہوا ہے اس مختصر عرصہ میں آپ نے متعدد کتابیں لکھ دی ہیں، جو چھپ کر علماء و عوام سے داد تحسین حاصل کر چکی ہیں اور متعدد مسودے بالکل تیار ہیں اور یہ کام تدریس و خطابت کی ذمہ داریوں سے علیحدہ ہے۔ ساتھ ہی کئی مناظرے بھی ہوئے اور تقریری پروگرام پر بھی حضرت تشریف لے جاتے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ قبلہ حضرت صاحب کی عمر و صحت اور جذبہ تبلیغ میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔

رضوی کی پہلی ملاقات اور حضرت صاحب کی شفقت:

راقم الحروف نے سب سے پہلے سیالکوٹ میں قبلہ مناظر اسلام کی لاجواب تصنیف ''کیا جشن میلاد النبی غلو فی الدین ہے؟'' کا مطالعہ مدرسہ جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب

Marfat.com

پورہ سیالکوٹ کی لائبریری سے حاصل کر کے کیا۔ اُس وقت رضوی نہ حضرت مناظر اسلام اور نہ آپ کی کسی کتاب سے واقف تھا —— لائبریری گیا، کتاب دیکھی، مطالعہ کیا اور حضرت مناظر اِسلام کا غائبانہ محب بن گیا پھر یہی کتاب ذاتی خریدی تو اُس پر ایک اور کتاب کا اشتہار دیکھا جس پر لکھا ہوا تھا ''اہل جنت اہل سنت'' یہ کتاب خریدی اُس کا مطالعہ کیا حضرت صاحب کی دل میں اور زیادہ محبت پیدا ہوئی۔

ہمارے مدرسہ کا ایک ہمسایہ ہے جس کا نام ہے عبدالغفور اثری۔ فتح گڑھ میں خطیب ہے انہی دنوں میں اُن مولوی صاحب جو وہابیہ کے خطیب و مصنف سمجھے جاتے ہیں سے ملاقات ہوئی تو اثری صاحب سے اِس کتاب ''اہل جنت اہل سنت'' کے بارے میں بات ہوئی۔ اثری صاحب کے پاس کتاب موجود تھی فوراً نکال کر کہنے لگے ساقی صاحب نے ہماری کتاب ''اصلی اہل سنت'' کے ایک حوالہ کو چیلنج کیا ہے کہ وہ حوالہ پوری مشکوٰۃ شریف میں ہرگز نہیں۔ اثری صاحب نے اپنی کتاب ''اصلی اہل سنت'' کا حوالہ دکھایا اور ساتھ ہی ساقی صاحب کا چیلنج بھی دکھا دیا کہ ساقی صاحب نے کہا ہے یہ حوالہ بقید حروف مشکوٰۃ شریف میں نہیں ہے۔ راقم یہ بات سمجھ نہ پایا کہ قبلہ ساقی صاحب اپنی کتاب میں کس بات کے متعلق اِرشاد فرما رہے ہیں کہ وہ مشکوٰۃ شریف میں نہیں، اثری صاحب نے مشکوٰۃ شریف سے حوالہ دکھایا اور ساتھ کہہ دیا کہ دیکھو یہ ساقی صاحب نے جھوٹ لکھا ہے کہ یہ حوالہ مشکوٰۃ میں ہرگز نہیں چونکہ حضرت مناظر اسلام فرما رہے تھے کہ اثری کی لکھی ہوئی عبارت بقید حروف مشکوٰۃ میں نہیں اور اثری صاحب مجھے ویسے ہی حوالہ دکھا رہے ہیں۔ رضوی ذوق تو رکھتا تھا لیکن تھا طالب علم اسی لیے بات کو سمجھ نہ پایا اور اثری صاحب چالاکی کر گئے، ساقی صاحب قبلہ کی بات کا کچھ کا کچھ بنا دیا۔ میرے دل میں تھوڑا سا ل خیال آیا کہ اتنے بڑے عالم ہیں لیکن حوالہ کی گڑبڑ کیوں ہے ایک دو دوستوں سے بات کی لیکن اُن کے ذہن میں

Marfat.com

بھی اصل بات نہ آئی۔ بہر حال جب بھی اثری صاحب سے ملاقات ہوتی وہ یہی بات کرتے تو میں چپ ہو جاتا، بہر حال دو تین مرتبہ قبلہ ساقی صاحب سے کسی اور مسئلہ میں فون پر رابطہ کیا تو قبلہ ساقی صاحب نے اُس کی خوب تسلی کرائی اور بڑے پیار محبت سے گفتگو فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ آپ ہمارے پاس حاضر ہوں، میں ویسے ہی حضرت مناظر اسلام کا محب و دیوانہ تھا لیکن کافی حد تک اثری صاحب نے مجھے بدظن کرنے کی کوشش کی تھی ایک دن اثری صاحب سے بات کی کہ میں فلاں وقت ساقی صاحب کے پاس جاؤں گا تو کہنے لگے اُن کی غلط حوالے کی طرف توجہ دلانا۔ بہر حال دل میں خیال تھا کہ اتنے بڑے عالم دین ہیں پتا نہیں کیا سلوک کریں گے۔ لیکن وہاں جا کر دیکھا کہ اتنے اعلیٰ ظرف کے مالک ہیں اور اتنے اچھے طریقے سے ملے کہ رضوی کو تاحیات وہ ملاقات یاد رہے گی کہ تین چار مرتبہ راستے میں موبائل پر راستہ پوچھا شفقت و پیار سے بتاتے رہے اور پھر جب ان کی خدمت میں پہنچا تو حضرت مناظر اسلام اتنے مشہور و معروف عالم دین و محقق و مصنف ہونے کے باوجود ایک طالب علم کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں اور میں پہنچا تو خوب پیار و محبت سے ملے کہ میں حیران رہ گیا اور پھر اتنی پُر تکلف مہمان نوازی کی کہ راقم بار بار سوچتا تھا کہ آپ جتنے بڑے صاحب علم بزرگ ہیں اتنے ہی بڑے مہربان و مہمان نواز ہیں اور پھر کھانا کھاتے ہوئے بھی بار بار اٹھنے اور چیزیں سامنے رکھنے میں ذرا بھی اکتاہٹ محسوس نہ فرمائی۔

بہر حال یہاں طوالت مانع ہے ورنہ بار بار کی ملاقات اور شفقت اور آپ کی سیرت پر بے شمار لکھنے کو دل کرتا ہے اور آپ کی کتابوں سے راقم نے جو فائدہ اٹھایا اور یہاں سیالکوٹ دوست و احباب نے آپ کی کتابوں پر جو محبت بھرے تبصرے کیے ہیں وہ بھی راقم کے ذہن میں ہیں کسی اور موقع پر تفصیلاً لکھا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

پھر اس کے بعد حضرت صاحب سے حوالہ کے متعلق عرض کیا تو حضرت صاحب

Marfat.com

نے فوراً مشکوٰۃ شریف کھولی اور ساتھ ہی اثری صاحب کی کتاب ''اصلی اہل سنت'' کو کھولا تو دیکھا کہ جو اثری صاحب نے حوالہ دیا ہے وہ بقید حروف مشکوٰۃ شریف میں ہرگز نہیں ہے اور اپنی کتاب لاجواب ''اہل جنت اہل سنت'' بھی دکھائی تو راقم حیران رہ گیا کہ اثری صاحب نے کس طرح دجل کے ساتھ راقم کو ورغلانے کی کوشش کی لیکن حضرت صاحب نے پیار و محبت فرماتے ہوئے بندہ سے مکمل طور پر تعاون فرمایا اور حضرت مناظر اسلام کی محبت میرے دل میں مزید گھر کر گئی اور بدمذہبوں سے مزید نفرت اور اثری صاحب کی چالاکی پر دیر تک سوچتا رہا کہ یہ لوگ آخر ایسا کیوں کرتے ہیں؟ (شبیر احمد رضوی متعلم جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب پورہ سیالکوٹ)

-----☆☆☆-----

Marfat.com

تقدیم

استاذ الاساتذہ

حضرت علامہ مولانا محمد اعظم علی چشتی دامت برکاتہم العالیہ

نائب ناظم تعلیمات دارالعلوم نقشبندیہ امینیہ گوجرانوالہ

پیشِ نظر کتاب بے مثال "قلبِ جنت اہلِ سنت" جو کہ عالمِ نبیل، فاضل جلیل حضرت علامہ ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی کی تالیف لطیف ہے۔ کتاب باکمال اور مصنف باجمال کا تعارف پیش کرتے ہوئے فخر محسوس کر رہا ہوں، ایسے ہونہار نوجوان علماء وفضلاء جن کے نوکِ قلم سے دینِ مصطفیٰ ﷺ کی اشاعت وتبلیغ ہو ہمارے لیے دنیا میں باعثِ صد افتخار اور آخرت میں ذریعہ نجات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی صلاحیتوں کو آفتاب و ماہتاب سے زیادہ تاباں و روشن فرمائے اور ان کو عمرِ خضر عطا فرمائے اور ہر قسم کے فتنوں سے مامون فرمائے آمین!

علامہ ساقی صاحب ایک بہترین حافظ قرآن، عالمِ دین، شعلہ بیاں خطیب، بے نظیر مناظر، باصلاحیت مدرس و معلم ہونے کے ساتھ ساتھ منفرد انداز تحریر رکھنے والے مصنف و محرر بھی ہیں۔

گوناگوں مصروفیات کے دور میں دیگر اہم فرائض و ذمہ داریوں کے ساتھ تحریر و تصنیف کیلئے وقت نکالنا ناممکن نہیں تو کم از کم مشکل ضرور ہے تاہم اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کا فضل و کرم شاملِ حال ہو تو مشکل خود بخود آسان ہو جاتی ہے۔

میری جستجو بھی ہے ان کے کرم کا صدقہ
قدم یہ اٹھتے نہیں اٹھائے جاتے ہیں

Marfat.com

''اہلِ جنت اہلِ سنت'' کیا ہے؟:

اللہ تعالیٰ کے فرمان عالی شان کا حسین بیان، مخبر صادق ﷺ کی احادیث طیبہ کی خوبصورت توضیح وتشریح اور اللہ تعالیٰ کی رضا یافتہ جماعت صحابہ کرام اور اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم اجمعین کے عقائد حقہ کا روشن اظہار ہے۔

تابعین کبار تبع تابعین اخیار کے نظریات کی حسین تعبیر ہے۔

سلف صالحین، اولیاء کاملین، ائمہ مجتہدین علمائے ربانیین، مشاہیر امت کے افکار و آراء کا لب لباب ہے۔

اہلِ سنت و جماعت اور فرقِ باطلہ کی مستند کتب و معتبر شخصیات کی تصریحات و شہادات کا خلاصہ و نچوڑ ہے۔

''اہلِ جنت اہلِ سنت'' نہایت تحقیقی و علمی شاہکار ہے، مضبوط و مربوط حقائق و دلائل کا حسین گلدستہ و انبار ہے، اندازِ تحریر نہایت سہل اور شاندار ہے، عبادت پر مغز سبک رفتار ہے، ہر سطر باعث رشد و ہدایت صد افتخار ہے، ہر لفظ حق و صداقت کا آئینہ دار ہے مناسب اشعار سے نفس مضمون مزید دلچسپ تابدار ہے، انداز پر جوش اور طرز استدلال زوردار ہے، یہ مولف ذی شان کے جذباتِ اخلاص کا خوب اظہار ہے۔

مولف ممدوح نے دلائل قاطعہ، براہین واضحہ، حجج بینہ اور انوار ساطعہ سے راہِ حق دکھادی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ اہلِ سنت و جماعت ہی وہ معتدل و متوسط مسلک ہے جس پر سب متحد و متفق بھی ہو سکتے ہیں اور اہلِ جنت بھی بن سکتے ہیں، کیونکہ اہلِ جنت صرف اہلِ سنت ہی ہیں۔

علامہ ساقی صاحب نے کتاب لاجواب میں یہ ثابت کیا ہے کہ بلاشبہ مسلک اہلِ سنت و جماعت ہی راہِ اعتدال اور صراطِ مستقیم ہے، ہر قسم کے افراط و تفریط سے

Marfat.com

پاک ہے اور یہی وہ مذہب مہذب ہے جس میں تعظیم رسول علیہ افضل التحیۃ والتسلیم اور احترام انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کبار، تابعین عظام، آل اطہار، اولیاء کرام رحمہم اللہ لازم وواجب ہے۔

مصنف کا شمار یقیناً ان خوش نصیبوں میں ہوگا جنہوں نے شکوک وشبہات میں سرگرداں، تردد وتذبذب کے طوفاں میں لرزاں وترساں مسلمانوں کے لیے پختہ دلائل اور وقیع براہین سے حقیقت (بے غبار) سے پردہ اٹھایا جو کہ اس موضوع پر قابلِ قدر اور حسین وجمیل اضافہ ہے۔

کتاب ظاہری وباطنی ہر لحاظ سے انتہائی جاذب نظر اور دلکش ہے۔ انشاء اللہ العزیز اس کے مطالعہ کے بعد ارباب فکر ونظر روحانی مسرت اور عامۃ المسلمین ایمانی لذت وسرور محسوس کریں گے۔ یہ ایک خشک مقالہ نہیں بلکہ دل ودماغ میں اتر جانے والی معطر تحریر ہے۔ علامہ ساقی کے قلم میں شباب کی جولانیاں بھی ہیں اور تحقیق وتدقیق کی پختہ کاریاں بھی، ہٹ دھرمی اور ضد کی عینک اتار کر جب اس کتاب کا مطالعہ کیا جائے گا تو حق واضح اور روشن نظر آئے گا۔

عقائد حقہ سے ناواقفیت ایک ایسا مرض عضال ہے جس کا نقصان جسمانی امراض سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ مخلص اطباء رضائے الٰہی کی نیت سے خدمت انجام دینے والے آخرت میں ثواب کے مستحق ہیں لیکن وہ روحانی اطباء، علمائے اہلِ سنت و صوفیائے کرام جو عقائد کی درستگی میں خداداد صلاحیتوں اور توانائیوں کو صرف کرنے والے ہیں اس سے بھی کہیں زیادہ اجر وثواب کے حق دار ہوں گے۔

بندۂ نحیف وناتواں کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے نعلینِ پاک کے تصدق سے مصنف کی اس کاوش بلیغ اور جملہ تصنیفات وتالیفات کو شرف قبول فرما کر نافع عام وخاص بنائے اور علامہ ساقی زید مجدہم کو جزائے جزیل

Marfat.com

عطا فرمائے۔ ان کے علم و عمل، تحریر و تقریر، عزت و آبرو، گھر بار، مال و جان اور اولاد میں برکتیں فرمائے۔ بہترین تالیفات سے مسلک حق کی اشاعت کرنے میں مزید توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین ——

؎ ایں دعا از من از جملہ جہاں آمین باد

و صلی اللہ تعالٰی علی حبیبہٖ سیدنا محمد و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین۔

الراقم
محمد اعظم علی چشتی
عفی عنہ

Marfat.com

عرضِ حال

دورِ حاضر اپنی پوری فتنہ سامانیوں کے ساتھ معرکہ آراء ہے، آج جہاں مالی، معاشی اور سرحدی مسائل باعثِ تشویش ہیں وہاں فرقہ واریت، بے دینی اور بدمذہبی بھی پورے عروج پر ہے، باطل شکلیں بدل بدل کر سامنے آ رہا ہے اور اہلِ حق غفلت کی نیند سو رہے ہیں، عجب قحط الرجالی اور بے سروسامانی کے لمحات ہیں کہ اول تو مستند علماء اور جلیل القدر محققین بڑی سبک رفتاری کے ساتھ ہم سے جدا ہو رہے ہیں اور ان کا خلا کسی صورت بھی پر ہوتا دکھائی نہیں دیتا، دوسرے اگر وہ کوئی علمی ذخیرہ اور تحقیقی ورثہ چھوڑ جاتے ہیں تو وہ الماریوں میں پڑا کرموں کی خوراک کا کام دیتا ہے اس کی نشر و اشاعت کا کوئی انتظام نہیں، اہلِ ثروت (الا ماشاء اللہ) اپنی دنیا سنوارنے میں مگن ہیں انہیں اس بات کا ذرہ بھر احساس نہیں کہ ان کے اموال و جائیدادیں۔ صرف کوٹھیوں، بنگلوں اور دنیوی آسائشوں کے حصول کیلئے ہی نہیں بلکہ اللہ کے راستے میں خرچ کرنا بھی ان کا دینی فریضہ ہے۔

دین کی نشر و اشاعت وقت کا اہم تقاضہ ہے، اس فریضہ سے بہت کم حضرات سبکدوش ہوتے نظر آتے ہیں، ادھر اہلِ باطل اپنی پوری قوت و طاقت سادہ لوح مسلمانوں کی متاعِ ایماں لوٹنے میں صرف کر رہے ہیں—— یہ ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں تہتر فرقوں میں جنت میں جانے والی جماعت صرف "اہلِ سنت و جماعت" ہے، مخالفین بھی اپنی پوری کوشش کے باوجود اس حقیقت کو جھٹلانے سے جب تہی دامن رہے تو انہوں نے یہ کھیل کھیلا کہ اپنی دروغ

Marfat.com

گوئی، چرب بیانی اور حقیقت کشی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے، عوام الناس کو ورغلانے کیلئے، قلم وقرطاس کی آبرو کو یوں پامال کیا کہ اپنی تقریروں اور تحریروں میں اہلِ حق ''اہلِ سنت وجماعت'' کے خلاف زہر اگلنا شروع کر دیا اور ''اصلی اہلِ سنت''، ''اصلی اہلِ سنت کی دعوت'' اور ''اہلِ سنت کی پہچان'' جیسے عنوانات پر پمفلٹ ترتیب دیئے، جن میں اپنے گمان فاسد سے یہ ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کی کہ ہم اصلی اہلِ سنت ہیں جبکہ سنی لوگ ''نقلی اہلِ سنت'' ہیں ——— گویا:

خرد کا نام جنوں رکھ دیا اور جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

راقم الحروف نے سادہ لوح عوام کو حقیقت حال سے آگاہ کرنے کا عزم بالجزم کیا، خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے جب قلم اٹھایا تو رحمتِ خداوندی، فضل نبوی، مرشد برحق کے فیضان اور اساتذہ کرام ووالدین کی دعاؤں سے قرآن وحدیث، اکابرین اور مخالفین کی کتب کے ٹھوس حوالہ جات سے حقیقتِ حال کو واضح کرنے کی حقیری کوشش بارآور ثابت ہوئی اور پیشِ نظر کتاب پایہ تکمیل کو پہنچ گئی ——— والحمد للّٰہ علی ذلك۔

ارادہ تو یہ تھا کہ ''اہلِ جنت اہلِ سنت'' اور اس کا دوسرا حصہ ''اہلِ سنت کی پہچان'' ایک ہی جلد میں پیش کر دی جائے، لیکن مضمون کچھ زیادہ طویل ہو گیا، پس عوامی سہولت کے پیشِ نظر کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا، اس کا پہلا حصہ ''اہلِ جنت اہلِ سنت'' آپ کے ہاتھوں میں ہے، اور دوسرا حصہ ''اہلِ سنت کی پہچان'' بھی جلد از جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا اور ان شاء اللہ کسی فرصت میں دونوں حصوں کو یکجا کر دیا جائے گا ———

یاد رہے راقم نے پیشِ نظر کتاب کو ''اہلِ سنت اہلِ جنت'' سے موسوم کیا تھا، کیونکہ یہی معروف ہے، لیکن جب شیخ طریقت، سراج العارفین، شارح مکتوبات امام ربانی حضرت علامہ ابوالبیان، پیر محمد سعید احمد مجددی قدس سرہ سے اس کا ذکر ہوا تو

Marfat.com

آپ نے تھوڑی سی ترمیم کرنے کا حکم فرمایا، اور اس کا نام "اہلِ جنت اہلِ سنت" تجویز فرمایا۔ اس ترمیم میں جو لطیف اشارہ ہے وہ اہلِ علم سے مخفی نہیں اور یہ نام احادیث مبارکہ کے عین مطابق بھی ہے اور مقصد سے قریب تر بھی۔

پیش نظر کتاب کا یہ دوسرا ایڈیشن ہے، جسے ضروری ترمیم اور حک و اضافہ کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ پہلا ایڈیشن جلد ہی ختم ہو گیا اور دوسرے ایڈیشن کیلئے احباب و مخلصین کا بار بار اصرار بھی ہوتا رہا۔ لیکن راقم کی دیگر تبلیغی، تدریسی، تحریری اور تنظیمی مصروفیات آڑے آتی رہیں اور ایک وجہ تاخیر کی یہ بھی تھی کہ ہمیں انتظار تھا کہ شاید مخالفین کی طرف سے اس کے متعلق کوئی پیش رفت ہو تو اس کا تعاقب بھی ہو جائے، لیکن تادم تحریر ایسی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی، جس سے واضح ہے کہ ان کے پاس اتنی ہمت نہیں کہ آسانی سے اس کتاب کو چیلنج کر سکیں۔ والحمد للہ علی ذلک۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر یہاں اپنے ان محسنین و معاونین کا شکریہ ادا نہ کیا جائے، جنہوں نے تقریظ، پروف ریڈنگ اور نشر و اشاعت کے مراحل میں راقم سے تعاون فرما کر حوصلہ افزائی فرمائی۔ فجزاهم الله خیرا فی الدنیا والآخرة۔

قارئین سے التماس ہے کہ اگر اس کتاب میں کوئی سقم پائیں تو نشاندہی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے ...... واللہ الهادی والموفق۔

عبد اللہ نش

ابو الحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

0300-7422469

مہتمم دار العلوم نقشبندیہ غوثیہ قلعہ دیدار مصطفیٰ ﷺ ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

افتتاح

الحمد للّٰہ الذی انعم علینا بانزال الکتاب والسنۃ والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ الذی ھدانا الی اتباع الکتاب والسنۃ و قال [[الناجی منھا واحدۃ قالوا یا رسول اللّٰہ ومن ھم؟ قال اھل السنۃ والجماعۃ]]۔ وقال ایضاً [[تبیض وجوہ اھل السنۃ]] و علی سائر الانبیاء والصحابۃ والائمۃ التقٰی والنقٰی، و علی من تمسک بعروۃ السنۃ والجماعۃ الٰی یوم القیامۃ۔ امابعد!

اللہ رب العزت جَلَّ جَلَالُہٗ نے مخلوق کی رہنمائی کیلئے اشرف المخلوقات (انسانوں) میں سے اپنے برگزیدہ اور مقرب بندوں کو منتخب فرمایا، جنہیں انبیاء و رسل (علیہم السلام) کے مقدس ناموں سے یاد کیا جاتا ہے، یہ نفوسِ قدسیہ خدا کی بھولی بھٹکی مخلوق کو خدا تعالیٰ کے احکامات و ارشاداتِ عالیہ پہنچا کر ان پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دیتے رہے اور اللہ بزرگ و برتر کے عذاب و عقاب اور اس کی ناراضگی سے بچنے کی تلقین فرماتے رہے ہیں——

گزشتہ زمانوں میں کوئی ایسا گروہ یا جماعت نہیں گزری کہ جس میں کوئی خوشخبری دینے اور ڈرسنانے والا نبی مبعوث نہ ہوا ہو، جیسا کہ قرآن پاک کی درج ذیل آیہ مبارکہ اس بات کی شاہد عدل ہے:

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ۔ (الفاطر، 24)

"کوئی امت ایسی نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو"۔

بعثت انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلہ اس لیے شروع کیا گیا تا کہ لوگ قیامت کے دن

Marfat.com

اپنی بداعمالیوں اور گمراہیوں پر کوئی دلیل و حجت قائم نہ کرسکیں اور یہ نہ کہہ سکیں کہ ہمیں کوئی سمجھانے اور ڈرانے والا نہیں آیا تھا۔ لہٰذا ہم بے قصور ہیں اگر ہماری طرف کوئی بشیر و نذیر اور ہدایت دینے والا بھیجا ہوتا تو ہم کسی صورت بھی گناہوں کا ارتکاب نہ کرتے۔ خدا تعالیٰ نے ان کے عذر کو ختم کرتے ہوئے فرمایا:

رسلا مبشرین و منذرین لئلا یکون للناس علی اللّٰہ حجۃ بعد الرسل۔ (النساء،165)

''ہم نے یہ سارے رسول خوشخبری دینے کیلئے اور ڈرانے کیلئے بھیجے تا کہ ان رسولوں کے آنے کے بعد لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عذر نہ رہے''۔

انبیاء کرام علیہم جو کہ معراج انسانیت کی بلند چوٹیوں پر فائز ہوتے ہیں اپنے اپنے مبارک ادوار میں اپنی اپنی امتوں کو وحی الٰہی سنا کر اور خود اس پر عمل پیرا ہو کر قرب خداوندی کا رستہ متعین کرتے رہے۔

لیکن ان کی مبارک دعوت پر لبیک کہنے والے گنتی کے چند افراد ہوتے تھے جبکہ انکار کرنے والوں کی کثرت ہوتی۔

- خود اللہ رب العزت نے اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

ولکن اکثر الناس لا یؤمنون۔ (الرعد 1)

''اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے''۔

- دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

و قلیل من عبادی الشکور۔ (سبا:13)

''اور میرے بندوں میں شکر کرنے والے کم ہیں''۔

یعنی خدا تعالیٰ کی عبودیت کا انکار اور ناشکری کرنے والے بہت ہیں جبکہ عبدیت و غلامی کی قبا زیب تن کرنے والے کم ہیں۔

Marfat.com

بات صرف بے ایمانی و ناشکری تک محدود نہ رہی بلکہ ان لوگوں کا یہ وطیرہ بن گیا کہ جب بھی ان کے پاس کوئی حکم خداوندی یا امرِ نبوی آتا تو وہ سرکشی و بغاوت پر اتر آتے۔ بسا اوقات جدال و قتال کی نوبت بھی آ جاتی اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کشت و خون کا معرکہ بپا کر دیتے، ان کی انہی بری عادات کا ذکر کرتے ہوئے قرآن پاک بیان کرتا ہے:

﴿﴾ افکلما جاء کم رسول بما لا تھوی انفسکم استکبرتم ففریقا کذبتم و فریقا تقتلون۔ (البقرہ:87)

''جب کبھی لے آیا تمہارے پاس کوئی پیغمبر ایسا حکم جسے تمہارے نفس پسند نہ کرتے تو تم اکڑ گئے بعض کو تم نے جھٹلایا اور بعض کو قتل کرنے لگے''۔

﴿﴾ ایک اور مقام پر بنی اسرائیل پر ذلت و مسکنت، عذاب دائمی اور غضب خداوندی و لعنت سرمدی کی وجہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ذالك بانهم كانوا یکفرون بآیات الله و یقتلون الانبیاء بغیر حق۔ الآیہ۔ (آل عمران:112)

''یہ اس لیے ہوا کہ وہ انکار کیا کرتے تھے اللہ کی آیتوں کا اور قتل کیا کرتے تھے انبیاء کو ناحق''۔

● بنی اسرائیل نے تو یہ عادت بد بنا ڈالی تھی کہ جب بھی ان کو کہا جاتا اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام کے احکامات و پیغامات کی پیروی کرو تو وہ فوراً پکار اٹھتے:

سمعنا و عصینا۔ الآیہ۔ (البقرہ:93)

''ہم نے سن لیا اور (دل میں کہتے) نہیں مانا''۔

امم سابقہ میں گروہ بندی:

اس انکار و اعراض، اجتناب و احتراز اور آپس میں بے جا اختلاف کی وجہ سے

Marfat.com

لوگ گروہ بندی کا شکار ہو گئے اور فرقوں میں بٹتے بٹتے یہاں تک پہنچے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع سماوی کے بعد بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں!

- حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

قال رسول اللہ ﷺ افترقت الیھود علی احدیٰ و سبعین فرقة فواحدة فی الجنة و سبعون فی النار وافترقت النصاریٰ علی ثنتین و سبعین فرقه فاحدیٰ و سبعون فی النار و واحدة فی الجنة الحدیث۔ (ابن ماجہ صفحہ 295، والفتنا لباب افتراق الامم، مجمع الزوائد ج 6، صفحہ 236)

"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہودی اکہتر فرقوں میں بٹے ان میں سے ایک گروہ جنتی باقی ستر گروہ جہنمی ہیں اور عیسائی بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے ان میں ایک گروہ جنتی اور باقی اکہتر فرقے دوزخی ہیں"۔

- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا:

ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین و سبعین ملة ..... الحدیث۔

(ترمذی جلد 2 صفحہ 89)

"بیشک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے"۔

- حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان من کان قبلکم من اھل الکتاب افترقوا علی ثنتین و سبعین فرقة ..... الحدیث۔ (سنن دارمی جلد 2 صفحہ 158)

"بیشک تم سے قبل اہلِ کتاب بہتر گروہوں میں بٹے تھے"۔

Marfat.com

بعثتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تفرقہ بازی سے اظہار براءۃ:

لوگوں کی اس فتنہ بازی و زبوں حالی پر خالقِ ارض و سما جل و علا نے امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور ساتھ ہی اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ان تمام فرقوں سے انقطاعِ تعلق و اظہارِ براءت کا حکم ارشاد فرمایا —— ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ان الذین فرّقوا دینھم و کانو شیعاً لست منھم فی شئی انما امرھم الی اللّٰہ ثم ینبّئھم بما کانو یفعلون۔ (الانعام:159)

"بیشک وہ جنہوں نے تفرقہ ڈالا اپنے دین میں اور ہو گئے کئی گروہ (اے محبوب!) آپ کا ان سے کوئی تعلق و واسطہ نہیں۔ ان کا معاملہ صرف اللہ ہی کے حوالے ہے پھر وہ بتائے گا انہیں جو کچھ وہ کیا کرتے تھے"۔

یعنی اے محبوب! ان فرقوں سے آپ کا کوئی تعلق و واسطہ نہیں، ان کو خدا تعالیٰ خود ہی پوچھے گا، آپ اپنی امت کو اعلان فرما دیں کہ اے میرے ماننے والو! تم ان تمام گروہوں سے الگ ہو جاؤ اور ایک دوسرے سے مل کر رہو! ——

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعًا وّلا تفرّقوا۔ (آل عمران:103)

"اللہ کی رسی کو مل کر مضبوطی سے تھام لو اور فرقہ بازی میں نہ پڑو"۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا درسِ محبت و اخوت:

نبی مکرم، شفیع معظم، تاجدارِ عرب و عجم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو بارہا تفرقہ بازی سے نفرت اور باہمی محبت و مودت اور اخوت و یگانگت کا درس ارشاد فرمایا۔

- کہیں فرمایا: (مسلمانو!) بدگمانیوں سے بچو!۔ کیونکہ سب سے بری بات بدگمانی ہے۔ ایک دوسرے کے متعلق جاسوسی نہ کیا کرو، ایک دوسرے کی مذمت نہ کیا

Marfat.com

کرو، آپس میں حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، آپس میں قطع تعلقی پیدا نہ کرو، اور

کونوا عباد اللہ اخواناً۔ (بخاری جلد 2 صفحہ 896، مسلم جلد 2 صفحہ 316، مشکوٰۃ 427)

"اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ"۔

◉ کہیں فرمایا:

المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یخذلہ ولا یحقرہٗ۔

(مسلم جلد 2 صفحہ 317، مشکوٰۃ 422)

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، اس پر ظلم نہیں کرتا، اس کو ہلاکت میں نہیں ڈالتا اور اس کو بے عزت نہیں کرتا"۔

◉ کہیں فرمایا:

المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضاثم شبک بین اصابعہ۔

(ترمذی جلد 2 صفحہ 15، مشکوٰۃ 422)

"ایک مومن دوسرے مومن کیلئے ایک دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے پھر آپ نے انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈال کر وضاحت فرمائی"۔

◉ کہیں ارشاد فرمایا:

المؤمن مرآۃ المؤمن و المؤمن اخو المؤمن یکف علیہ ضیعتہ ویحوطہ من ورآئہ۔ (ابوداؤد جلد 2 صفحہ 317، والالفاظ لہ، مشکوٰۃ 422)

"ایک مومن دوسرے مومن کیلئے آئینہ ہے اور ایک مسلمان دوسرے مسلمان کیلئے بھائی ہے، اسے ہلاکت سے بچاتا ہے اور عدم موجودگی میں (بھی) اس کی (عزت کی) حفاظت کرتا ہے"۔

Marfat.com

❁ ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

کسی مسلمان کیلئے یہ جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ دن تک ناراض رہے اور ملاقات کے وقت اسے سلام نہ کرے۔

فاذا لقیه سلم علیه ثلث مرار کل ذلك لا یرد علیه فقد باء باثمه۔

(ابوداؤد جلد 2 صفحہ 317، مشکوۃ 428)

"پس اگر (چوتھے دن) اس سے ملاقات کرے تو تین مرتبہ اسے سلام کہے، جب ہر بار وہ سلام کا جواب نہ دے (تو سلام کرنے والا بری ہوگا) گناہ کا بوجھ (دوسرا) اٹھائے گا"۔

❁ بانی اسلام ﷺ نے یہاں تک قانون بنا دیا کہ جماعت کو چھوڑنے والا اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے والا اس قابل ہے کہ اس کو قتل کر دیا جائے تاکہ اسلامی معاشرہ ایسے فتنہ پرور شخص سے پاک ہو جائے اور مسلمانوں کا اتفاق و اتحاد پارہ پارہ ہونے سے محفوظ رہے۔ ارشادِ نبوی ہے:

لا یحل دم امرأ مسلم یشهدان لا اله الا الله و انی رسول الله الابا حد ثلث النفس بالنفس و الشباب الزانی و المفارق لدینه التارك الجماعة۔ (بخاری جلد 2 صفحہ 1016)

"مسلمان کا خون تین چیزوں کی وجہ سے بہایا جا سکتا ہے۔ قتل کے بدلے قتل، شادی شدہ زانی ہو، دین میں تفرقہ ڈالنے والا یعنی جماعت کو چھوڑنے والا"۔ اعاذنا الله منه۔

ملاحظہ فرمائیں! رسول اکرم ﷺ نے کتنے سنہری اصول اور بہترین قانون ارشاد فرمائے ہیں۔ ان اصولوں پر عمل پیرا ہو کر ایک بہترین اور قابل رشک معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے اور مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد کو قائم رکھا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

فطرتِ انسانی:

چونکہ انسان طبعی طور پر ضدی اور متعصب واقع ہوا ہے، اسے جس کام سے روکا جائے یہ وہ کام ضرور کرتا ہے، کسی دانا نے انسانی فطرت کے پیش نظر شاید اسی لیے کہا تھا: الانسان حریص فیما منع۔ یعنی انسان کو جس چیز سے منع کیا جائے یہ اس چیز کا حریص اور لالچی ہو جاتا ہے۔ اور آخر کار وہ کام کر گزرتا ہے۔

مسلمانوں میں گروہ بندی:

مخبر صادق، محبوب مخلوق و خالق، نبی برحق ﷺ نے اپنی امت کو گروہ بندی اور فرقہ سازی سے باز رہنے کا حکم ارشاد فرمایا، مگر امت بجائے فرقہ بازی سے اجتناب و احتراز کرنے کے متعدد فرقوں میں بٹ گئی۔

اس لیے تاجدار ختم نبوت، حضور نبی رحمت ﷺ نے اپنی امت کی فرقہ بازی کے متعلق پیشین گوئی فرمادی کہ جس طرح یہود و نصاریٰ باہمی اختلاف و انتشار کی وجہ سے مختلف گروہوں میں تقسیم ہوئے تھے، میری امت بھی ان کی طرح مختلف گروہوں اور فرقوں میں بٹے گی۔

چند روایات ملاحظہ فرمائیں!

- حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

قال رسول اللہ ﷺ ستفترق امتی علی بضع و سبعین فرقة الحدیث (المستدرک للحاکم جلد 4 صفحہ 430)

"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب میری امت ستر سے زیادہ فرقوں میں تقسیم ہوگی"۔

- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد

Marfat.com

فرمایا:

ان بنی اسرائیل افترقت علی احدیٰ و سبعین فرقۃ و ان امتی ستفترق علی ثنتین و سبعین فرقۃ...... الحدیث۔

(ابن ماجہ 296 واللفظ لہ مجمع الزوائد جلد 6 صفحہ 269)

''بیشک بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور عنقریب میری امت بہتر فرقوں میں بٹے گی''۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ان رسول اللہ ﷺ قام فینا فقال الآ ان من کان قبلکم من اھل الکتاب افترقوا علی ثنتین و سبعین فرقۃً و ان ھذہ الامۃ ستفترق علی ثلاث و سبعین فرقۃ۔

(سنن دارمی جلد 2 صفحہ 58 واللفظ لہ، ابو داؤد جلد 2 صفحہ 275)

''رسول خدا ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا: خبردار! تم سے قبل اہلِ کتاب بہتر فرقوں میں بٹے تھے اور یہ (میری) امت تہتر فرقوں میں بٹے گی''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تفرقت الیھود علی احدیٰ و سبعین فرقۃ و تفترق امتی علی ثلث و سبعین فرقۃ الحدیث۔ (ابن ماجہ صفحہ 296)

''یہودی اکہتر فرقوں میں بٹے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی''۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین و سبعین ملۃ و تفترق امتی علی ثلث و سبعین ملۃ الحدیث۔ (ترمذی جلد 2 صفحہ 89)

Marfat.com

"بیشک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی"۔

بہتر فرقوں کی نشاندہی:

گذشتہ اوراق میں دلائل قاہرہ سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچی کہ پہلی امتوں کی طرح امت مسلمہ بھی گروہ بندی کا شکار ہو کر تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی، چنانچہ رسول پاک، صاحب لولاک، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ہی ہوا۔ امت مسلمہ فرقہ بازی میں پڑ گئی اور اس کے تہتر فرقے بن گئے، ان تہتر فرقوں کی تفصیل جاننے کیلئے ذیل کی گفتگو ملاحظہ ہو!......

امام قرطبی کا بیان:

مفسر قرآن حضرت امام قرطبی علیہ رحمۃ القوی افتراق امت کے متعلق مختلف احادیث مبارکہ ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

قد ظهر لنا من اصول الفرق الحرورية والقدرية والجهمية والمرجئة والرافضة والجبرية۔ (تفسیر قرطبی جلد 2 حصہ 4 صفحہ 160)

"ہمارے نزدیک تمام فرقوں کی اصل یہ فرقے ہیں: حروریہ، قدریہ، جہمیہ، مرجیہ، رافضیہ اور جبریہ"۔

مزید فرماتے ہیں:

و قال بعض اهل العلم اصل الفرق الضالة هذه الفرق الست و قد انقسمت كل فرقة منها اثنتي عشر فرقة فصارت اثنتين و سبعين فرقة۔ (ایضا)

ترجمہ: اور بعض اہل علم نے کہا ہے کہ یہ چھ فرقے بقیہ گمراہ فرقوں کی اصل

Marfat.com

ہیں۔ پھر ان میں سے ہر ایک فرقہ مزید بارہ فرقوں میں منقسم ہے اس طرح بہتر فرقے ہو گئے۔

گمراہ فرقوں کی شاخیں

گمراہ فرقوں کی اصل اور بنیاد کو بتانے کے بعد امام قرطبی نے ہر فرقہ کی آگے بارہ بارہ شاخوں کے درج ذیل نام بھی گنوائے ہیں۔

حروریہ کی شاخیں:

حروریہ فرقہ کی بارہ شاخیں درج ذیل ہیں:

''ازرقیہ، اباضیہ، ثعلبیہ، خازمیہ، خلفیہ، کوزیہ، کنزیہ، شمراخیہ، اخنسیہ، حکمیہ، معتزلہ، میمونیہ''۔

قدریہ کی شاخیں:

قدریہ فرقہ کی شاخیں درج ذیل ہیں:

''احمریہ، ثنویہ، معتزلہ، کیسانیہ، شیطانیہ، شریکیہ، وہمیہ، زبریہ، مسعدیہ، ناکثیہ، قاسطیہ''۔

نوٹ: امام قرطبی نے قدریہ فرقہ کی گیارہ ہی شاخیں گنوائی ہیں اور ''معتزلہ'' کو حروریہ اور قدریہ دونوں میں شمار کیا ہے۔

جہمیہ کی شاخیں:

جہمیہ فرقہ کی بارہ شاخیں درج ذیل ہیں:

''معطلہ، مریسیہ، ملتزمہ، واردیہ، زنادقہ، حرقیہ، مخلوقیہ، فانیہ، عبدیہ، واقفیہ، قبریہ، لفظیہ''۔

Marfat.com

مرجیہ کی شاخیں:

مرجیہ فرقہ کی بارہ شاخیں درج ذیل ہیں:

"تارکیہ، سائبیہ، راجیہ، سالبیہ، بہشیہ، عملیہ، منقوصیہ، مستثنیہ، مشبہ، حشویہ، ظاہریہ، بدعیہ"۔

رافضہ کی شاخیں:

رافضیہ فرقہ کی بارہ شاخیں درج ذیل ہیں:

"علویہ، امریہ، شیعہ، اسحاقیہ، ناووسیہ، امامیہ، زیدیہ، عباسیہ، تناسخیہ، رجعیہ، لاعنہ، متربصہ"۔

جبریہ کی شاخیں:

جبریہ فرقہ کی بارہ شاخیں درج ذیل ہیں:

"مضطریہ، افعالیہ، مفروغیہ، نجاریہ، متانیہ، کسبیہ، سابقیہ، حبیہ، خوفیہ، فکریہ، خشبیہ، معیہ"۔ (تفسیر قرطبی جلد 2 حصہ 4 صفحہ 160 تا 169)

بہتر فرقوں کی تفصیل علامہ جیون کے قلم سے:

مفسر قرآن حضرت علامہ جیون علیہ الرحمہ بہتر فرقوں والی روایت پر گفتگو کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

والفرق الاخر التی هالکة جمیعا فی الاصل ستة۔ (تفسیرات احمدیہ صفحہ 408)

"دوسرے فرقے جو سب ہلاک ہونے والے ہیں وہ دراصل چھ فرقے تھا"۔

یعنی تمام فرقوں کی اصل صرف چھ فرقے ہیں بقیہ جتنے بھی فرقے معرض وجود میں آئے ہیں وہ سارے انہیں چھ فرقوں سے بنے ہیں۔ ان چھ فرقوں کے نام درج

Marfat.com

ذیل ہیں:

''روافض، خوارج، جبریہ، قدریہ، جہمیہ اور مرجیہ''۔

ثم یصیر کل منها اثنی عشر فیصیر اثنین و سبعین۔ (ایضا)

''پھر ان میں سے ہر فرقہ بارہ فرقوں میں بٹا ہوا ہے (یوں) بہتر فرقے بن گئے''۔

امام قرطبی کی طرح علامہ جیون نے بھی گمراہ فرقوں کی اصل چھ فرقوں کے نام گنوائے ہیں۔ لیکن چھ فرقوں میں ''حروریہ'' کی جگہ ''خوارج'' کا نام ذکر کیا ہے۔ یاد رہے یہ ایک ہی فرقہ کے دو نام ہیں۔ خوارج اصل نام ہے جبکہ ''حروریہ'' ان کے مرکز اول حروراء، کی طرف نسبت کرتے ہوئے یہ نام رکھا گیا ہے اور بہتر فرقوں کی تفصیل کو یوں بیان کیا ہے:

روافض کے فرقے:

رافضیوں کے بارہ فرقے یہ ہیں:

''علویہ، ابدیہ، شعیہ، اسحاقیہ، زیدیہ، عباسیہ، امامیہ، متناخیہ، ناوسیہ، لاعینہ، رجعیہ، متراصبیہ''۔

خوارج کے فرقے:

خارجیوں کے بارہ فرقے یہ ہیں:

''ارزقیہ، اباضیہ، تغلبیہ، حازمیہ، خلفیہ، کوزیہ، معتزلہ، میمونیہ، کنزیہ، محکمیہ، اخنسیہ، شمراخیہ''۔

جبریہ کے فرقے:

جبریوں کے بارہ فرقے یہ ہیں:

Marfat.com

"مضطربیہ، افعالیہ، معیہ، مفروضیہ، مجازیہ، مطمئیہ، کسلیہ، سابقیہ، حبیبیہ، خوفیہ، فکریہ، حسبیہ"۔

قدریہ کے فرقے:

قدریوں کے بارہ فرقے یہ ہیں:

"احمدیہ، ثنویہ، کسانیہ، شیطانیہ، شریکیہ، وہمیہ، رویدیہ، ناکثیہ، متبریہ، قاسطیہ، نظامیہ، منزلیہ"۔

جہمیہ کے فرقے:

جہمیوں کے بارہ فرقے یہ ہیں:

"مخلوقیہ، غیریہ، واقفیہ، قبریہ، زنادقیہ، لفظیہ، مرابصیہ، متراقبیہ، واردیہ، فانیہ، حرقیہ، معطلیہ"۔

مرجیہ کے فرقے:

مرجیوں کے بارہ فرقے یہ ہیں:

"تارکیہ، شائیہ، راجیہ، شاکیہ، بہمیہ، عملیہ، منقوصیہ، مستثنیہ، اثیریہ، بدعیہ، حشویہ، متشبھیہ"۔ (تفہیمات احمدیہ صفحہ 408،409)

ضروری وضاحت:

مذکورہ بالا مصنفین نے اپنی اپنی دقت نظری و وسعت علمی کے مطابق باطل فرقوں پر روشنی ڈالی ہے، جس میں بظاہر تھوڑا سا اختلاف نظر آتا ہے، لیکن اس اختلاف کی حقیقت یہ یوں ہے:

- بسا اوقات ایک فرقہ کو کسی دوسرے فرقے سے عقیدہ ونظریہ کی کسی ادنیٰ مطابقت

Marfat.com

دمعمولی مناسبت کی بناء پر مختلف نام دے دیئے جاتے ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر کوئی فرقہ کسی دوسرے فرقہ سے تھوڑا سا بھی اختلاف رکھے تو اس کو ایک علیحدہ فرقہ قرار دے دیا جاتا ہے، جس طرح کہ امام قرطبی اور علامہ جیون نے فرمایا کہ بہتر گمراہ فرقے اصل میں چھ فرقے ہیں جبکہ ''غنیۃ الطالبین'' میں موجود ہے کہ مسلمانوں میں پیدا ہونے والے اصل میں دس فرقے ہیں:

''اہلِ سنت، خوارج، شیعہ، معتزلہ، مرجیہ، مشبہ، جہمیہ، ضراریہ، نجاریہ اور کلابیہ''۔ (الغنیہ جزء اول صفحہ 85)

آگے اس کی تفصیل اور تہتر فرقوں میں تقسیم کو یوں بیان کیا کہ:

''اہلِ سنت کا صرف ایک فرقہ ہے، جبکہ خارجیوں کے پندرہ، معتزلیوں کے چھ، مرجئوں کے بارہ، شیعوں کے بتیس، مشبہیوں کے تین اور جہمیوں، نجاریوں، ضراریوں اور کلابیوں کا ایک ایک فرقہ ہے۔ سو یہ حدیث پاک کے مطابق تہتر فرقے ہیں ان میں جنتی گروہ صرف اہلِ سنت ہے''۔ (ایضاً)

❁ اسی طرح بعض اوقات ایک فرقے کو مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے مثلاً کبھی تو ان کے عقیدہ کی طرف منسوب کر کے اور کبھی ان کے مرکز کی طرف نسبت کرتے ہوئے جیسا کہ اوپر خوارج کو ان کے اولین مرکز حروراء کی جانب منسوب کر کے حروریہ بھی کہا گیا ہے۔ جس طرح ہمارے علاقوں میں بعض لوگوں کو ''حیاتی فرقہ'' اور بعض کو ''مماتی فرقہ'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ دیو بندی حضرات کے دو گروہ ہیں۔ ان میں پہلا گروہ حضور علیہ السلام کی روضہ پاک میں حیات پاک کا قائل ہے تو اس کو ''حیاتی'' اور دوسرا ''ممات'' کا قائل ہے تو اس کو اس کے عقیدہ کی طرف منسوب کر کے ''مماتی'' کہا جاتا ہے۔ اور دیو بندی، نجدی

Marfat.com

فرقہ کو ان کے مراکز دیوبند اور نجد کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اسی طرح "وہابی فرقہ" کو بانی مذہب محمد بن عبدالوہاب نجدی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ جب کہ حقیقت حال یہ ہے کہ مماتی، حیاتی، دیوبندی اور نجدی وغیرہ میں معمولی اختلاف ہونے کی وجہ سے اس کے مختلف گروہ بن گئے، جبکہ خود وہابی فرقہ بھی اوپر مذکورہ گروہوں میں سے ایک نیا گروہ ہے، جس کی اصل خارجی فرقہ ہے۔ اصل فرقہ ایک ہے مگر مختلف نام ہونے کی وجہ سے کئی گروہ مشہور ہو گئے۔

ایک اشکال کا حل:

قارئین کرام کے ذہن میں شاید یہ بات آئے کہ حضور اکرم ﷺ نے جن بہتر گروہوں کے جہنمی ہونے کی پیشین گوئی فرمائی ہے وہ تو پہلے ہو گزرے ہیں، اب موجودہ دور کے باطل نظریات کے حامل فرقے کس شمار و قطار میں ہیں؟، مفسرین کرام نے جو نام گنوائے ہیں ان میں موجودہ فرقوں کے نام ہرگز نہیں آتے۔ مثلاً مرزائی، چکڑالوی، پرویزی، دیوبندی، نجدی، وہابی اور جماعت المسلمین وغیرہ —— آیا یہ فرقے باطل نہیں؟ اگر ایسا ہی ہے تو پھر ان کا ذکر کہاں ہے؟

اس کے متعلق گذارش ہے کہ ہماری تحقیق کے مطابق یہ جملہ فرقے اپنے عقائد و نظریات میں مذکورہ فرقوں کے ہم نوا ہیں۔ صرف مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے انہوں نے نیا روپ دھارا ہے۔

ع نیا جال لائے پرانے شکاری

﴿۞﴾ اور یہ بھی ذہن میں رہے کہ فرمان نبوی ﷺ "میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی صرف ایک جنتی ہوگا اور بہتر فرقے دوزخی ہوں گے"۔ میں بہتر کا ہندسہ محض کثرت اور زیادت کیلئے استعمال ہوا ہے۔ جس طرح روزمرہ کا معمول ہے

Marfat.com

کہ ہم ہندسہ بولتے ہیں لیکن اس سے صرف قلت یا کثرت مراد لیتے ہیں، جس طرح ایک آدمی نے اگر جلدی آنے کا کہنا ہو تو کہتا ہے: "میں ایک منٹ میں یا میں پانچ منٹ میں آیا" اس سے ہر ذی شعور سمجھ جاتا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ میں جلدی آجاؤں گا، گنتی کے منٹ مراد نہیں ہیں۔

اسی طرح اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو بار بار کسی کام سے روکے اور وہ نہ رکے تو غصے میں آکر کہتا ہے میں اب اسے قطعاً نہیں روکوں گا۔ میں نے سو بار روکا ہے یہ رکتا ہی نہیں، تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ روکنے والے نے تسبیح کے دانوں پر سو مرتبہ گن کر روکا تھا، مطلب یہ ہے کہ کئی بار روکا ہے۔ قرآن و حدیث اور عربی لغت میں بھی اس کی مثالیں کثرت سے پائی جاتی ہیں کہ عدد بول کر قلت یا کثرت مراد لی جاتی ہے۔

اسی طرح امت میں تہتر فرقوں سے مراد صرف تہتر ہی نہیں بلکہ مراد یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ میری امت میں کثرت سے فرقے بنیں گے۔ وہ سب جہنمی ہوں گے۔ ان میں جنت کا حقدار صرف ایک گروہ ہی ہوگا۔ یعنی اہل سنت و جماعت۔

امام قرطبی کی تائید:

امام قرطبی علیہ الرحمہ نے بھی اس کی تائید فرمائی ہے، باطل فرقوں کی تفصیلات و توضیحات ذکر کرنے سے پہلے امام ابوالفرج کے حوالہ سے فرماتے ہیں۔

"ہمیں اتنا تو معلوم ہے کہ اختلاف کی نوعیت اور تمام فرقوں کی اصلیت کیا ہے، اور یقیناً یہ بھی جانتے ہیں کہ ہر باطل فرقہ آگے کئی فرقوں اور شاخوں میں منقسم ہے

و ان لم نحط باسماء تلك الفرق و مذاهبها۔

(تفسیر قرطبی جلد 2 ج 4 صفحہ 160)

Marfat.com

"اور اگرچہ ہم تمام فرقوں کے نام اور مذاہب کا احاطہ (اور شمار) نہیں کر سکے"۔

نوٹ: یہ بات ذہن نشین ہونی چاہیے کہ احادیث مبارکہ کی تصریحات کے مطابق جو بھی فرقہ اہلِ سنت و جماعت کے عقائد و نظریات سے اختلاف رکھے گا وہ یقیناً باطل، جہنمی اور ہلاک ہونے والا قرار پائے گا۔ وہ چاہے اپنا کوئی بھی نام رکھ لے۔ کسی صورت میں بھی وہ نجات اور جنت کا حقدار قرار نہیں پا سکتا۔

چند فرقوں کے عقائد کی وضاحت:

چند ایک فرقوں کے عقائد کا تذکرہ پیشِ خدمت ہے تاکہ حقائق سے پردہ اٹھ سکے اور واقعات تک رسائی بآسانی ممکن ہو۔

ان مسائل میں ہے کچھ ژرف نگاہی درکار!
یہ حقائق ہیں تماشائے لبِ بام نہیں

فرقہ جبریہ کا نظریہ:

جہنمی فرقوں میں ایک فرقہ "جبریہ" ہے۔ مفسر قرآن حضرت ملا جیون علیہ الرحمہ اس فرقہ کے نظریات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والجبریة یقولون لا اختیار للعبد اصلا و انما علیه الجبر ...... الخ

(تفسیرات احمدیہ صفحہ 409)

ترجمہ: جبریہ لوگ کہتے ہیں کہ انسان کو کسی چیز کا ہرگز اختیار نہیں اس پر صرف جبر (اور عجز) طاری رہتا ہے۔

یعنی تمام مخلوق بالکل مجبور ہے اور کسی کو بھی کسی چیز کا کوئی اختیار نہیں۔

کیا وہابی اور دیوبندی جبری ہیں؟:

اس حقیقت کا فیصلہ کرنے سے پہلے درج ذیل عبارات کو پڑھ لیجئے تاکہ فیصلہ

Marfat.com

کرنے میں آسانی رہے۔ دیوبندی اور غیر مقلد وہابی حضرات کے مایہ ناز محمد اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

- سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں، عاجز اور بے اختیار۔

(تقویۃ الایمان صفحہ 48 مطبوعہ مکتبہ سلفیہ لاہور)

- مزید لکھا ہے:

"بلکہ چھوٹے بڑے سب اس کے بندے عاجز ہیں، عجز میں برابر"۔

(ایضاً صفحہ 28)

- اس سے بھی جگر ٹھنڈا نہیں ہوا تو مزید لکھتے ہیں:

"اور جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں"۔ (ایضاً 68)

- مزید لکھ مارا:

"رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا"۔ (ایضاً صفحہ 89)

ملاحظہ فرمائیں کہ کس دیدہ دلیری اور دریدہ تحریری سے نبی مکرم شفیع معظم ﷺ اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ اور دیگر مسلمانوں اور تمام انسانوں کو جبریہ عقیدہ کے مطابق مجبور و عاجز محض قرار دے رہے ہیں، اور کس انداز میں فرقہ جبریہ کے ساتھ اندرونی تعلق کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

انسانوں کا اختیار:

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو مجبور محض ہرگز پیدا نہیں فرمایا بلکہ ہر ایک کو اس کی حیثیت و مرتبت کے مطابق اختیار، قوت اور طاقت عطا فرمائی ہے۔

دنیا میں ایک سے ایک بڑھ کر مالدار اور صاحب ثروت ہے۔ ہر کوئی اپنے زیر ملکیت دکانوں، مکانوں، کوٹھیوں، کمپنیوں اور اسٹیٹوں کا مالک و مختار ہے۔ وہابی حضرات بھی اس سے انکار نہیں کر سکتے جبکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام اور

Marfat.com

اولیاء عظام رحمہم اللہ کو بے شمار اختیارات عطا فرما کر جملہ مخلوق سے بلند و بالا کر دیا ہے۔

محبوبانِ خدا کا اختیار:

چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں!

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہاتھ مبارک لگا کر اندھوں کو بینا، کوڑھیوں کو توانا، برص والوں کو شفایاب اور مردوں کو زندہ فرما دیتے تھے۔ (آل عمران:49)
- حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص مبارک کو جب حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں سے مس کیا تو بینائی لوٹ آئی۔ (یوسف:93تا96)
- اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو اتنا کچھ عطا فرما دیا کہ پوری دنیا بھی اس (کوثر) کا اندازہ نہیں لگا سکتی۔ (الکوثر:1)
- حضور اکرم ﷺ کو زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں دے دی گئی ہیں۔

(بخاری شریف جلد 1 صفحہ 508، مسلم شریف جلد 2 صفحہ 250، مشکوٰۃ 547)

- نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سرخ و سفید خزانوں کا مالک و مختار بنا دیا گیا ہے۔

(مسلم شریف جلد 2 صفحہ 390، ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 40، مشکوٰۃ 512)

- اللہ تعالیٰ نبی پاک ﷺ کو عنایت فرماتا ہے اور آپ ہی آگے تقسیم فرماتے ہیں۔

(بخاری شریف جلد 1 صفحہ 16، مسلم شریف جلد 1 صفحہ 333، مشکوٰۃ 32)

- حضور نبی کرم ﷺ کو اس قدر قوت و طاقت اور اختیار حاصل تھا کہ قوت حافظہ کی گٹھڑیاں صرف ہاتھ کے اشاروں سے ہی عنایت فرما دیتے اور ٹوٹی پنڈلی، دکھتی آنکھ صرف ہاتھ مبارک اور لعاب مبارک لگا کر درست فرما دیتے ــــــــ

(بخاری شریف جلد 1 صفحہ 22، 515، جلد 2 صفحہ 577، زرقانی شریف جلد 5 صفحہ 186، بخاری شریف جلد 1 صفحہ 525، مشکوٰۃ 556، 532، 533)

مزید تفصیل ہماری کتاب "حضور ﷺ مالک و مختار ہیں" میں دیکھیے!

Marfat.com

دعوتِ فکر:

فیصلہ کیجئے کہ اگر نبی، ولی بالکل عاجز، بے بس اور بے اختیار ہوتے ہیں تو یہ سارے کام کیسے سرانجام پا رہے ہیں؟، صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے پیارے مجبور اور بے بس نہیں ہوتے، خدا تعالیٰ نے انہیں قوت و اختیار عنایت فرما کر ہر ایک کو اس کی حیثیت کے مطابق مالک و مختار بنا دیا ہے، اور اس اختیار کو نہ ماننا گمراہ فرقہ جبریہ کا کام ہے —— اعاذنا اللّٰہ منہ۔

فرقہ قدریہ کا عقیدہ:

گمراہ فرقوں میں ایک فرقہ، قدریہ کا بھی ہے، اس کی ایک شاخ معتزلہ ہے، اس کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وھم الذین قالو ابخلق القرآن۔ (تفسیر قرطبی جلد 2 جز 4 صفحہ 161)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جو قرآن کو مخلوق کہتے ہیں۔

فرقہ جہمیہ کا عقیدہ:

فرقہ جہمیہ کی ایک شاخ ''مخلوقیہ'' کا نظریہ بھی یہی ہے۔

امام قرطبی فرماتے ہیں:

زعموا ان القرآن مخلوق۔ (تفسیر قرطبی جلد 2 جز 4 صفحہ 162)

ترجمہ: ان لوگوں کا گمان ہے کہ قرآن کے مخلوق ہونے میں کوئی شک نہیں۔

قرآن پاک خدا تعالیٰ کا کلام ہے، جس طرح وہ خود مخلوق نہیں اس طرح اس کا کلام بھی مخلوق نہیں ہے، اس کو مخلوق کہنے والا مسلمان نہیں رہتا۔ علماء اسلام نے اس عنوان پر ضخیم اور قابلِ قدر مواد مرتب فرمایا ہے، حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے کتاب السنہ میں، امام بیہقی علیہ الرحمہ نے الاسماء والصفات میں اور امام بخاری

Marfat.com

علیہ الرحمہ نے "خلق افعال العباد" میں اس بات کی صراحت فرمائی ہے۔ کما لا یخفی علی العلماء۔

لہٰذا جو لوگ قرآن پاک کو مخلوق کہتے ہیں وہ زمرۂ اسلام اور دائرۂ اہلِ سنت سے خارج ہو جاتے ہیں۔

کیا وہابی لوگ قدری، جہمی اور معتزلی ہیں؟:

ثناءاللہ امرتسری اپنی وہابی جماعت کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ہمارے عقیدہ کی تشریح یہ ہے کہ رسولِ خدا ﷺ خدا کے پیدا کیے ہوئے نور ہیں ۔ اسی طرح قرآن بھی خدا کا پیدا کیا ہوا نور مخلوق ہے"۔

(فتاویٰ ثنائیہ جلد دوم 793 مطبوعہ لاہور)

قدریہ کے متعلق فرمانِ نبوی:

حضورِ اکرم رحمتِ دو عالم ﷺ کا فرمانِ ذیشان ہے:

القدریة مجوس هذه الامة ان مرضوا فلا تعودوهم و ان ماتوا فلا تشهدوهم۔ (ابوداؤد شریف جلد 2 صفحہ 288، مشکوٰۃ، ابن ماجہ 10، مشکوٰۃ صفحہ 22)

ترجمہ قدریہ لوگ اس امت کے مجوسی (آگ پرست) ہیں اگر بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر مر جائیں تو ان کے (ایمان کی) گواہی نہ دو۔ یعنی ان کا جنازہ نہ پڑھو۔

- ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

و ان لقيتموهم فلا تسلموا عليهم۔ (ابن ماجہ شریف 10)

ترجمہ اگر تمہیں قدریہ فرقہ سے ملاقات ہو جائے تو انہیں سلام (تک) نہ کرو۔

- ایک جگہ ارشاد فرمایا

Marfat.com

لا تجالسوا اهل القدر ولا تفاتحوهم۔

(ابوداؤد شریف جلد 2 صفحہ 293، مشکوٰۃ 22)

ترجمہ: قدریہ لوگوں کے ساتھ نہ (تو) بیٹھو اور نہ ہی انہیں (کلام وسلام کے ساتھ) عزت دو۔

﴿﴾ حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

صنفان من امتی لیس لهما فی الاسلام نصیب المرجئة والقدریة۔

(ترمذی شریف حصہ دوم صفحہ 37، مشکوٰۃ صفحہ 22)

ترجمہ: میری امت میں قدریہ اور مرجیہ دو ایسے فرقے ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

جو فرقہ اسلام سے خارج ہے اس کے ساتھ مسلمانوں کا رشتہ ناطہ کس طرح استوار ہوسکتا ہے؟

وہ ہم سے دور ہوتے جا رہے ہیں
بہت مغرور ہوتے جا رہے ہیں
بس اب ترکِ محبت کے ارادے
ہمیں منظور ہوتے جا رہے ہیں

فرقہ رافضیہ کا عقیدہ:

شیخ ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یلعنون الصحابة کلهم الا علیا و یلعنون الطلحة والزبیر و ابا بکر و عمر۔ (تفسیرات احمدیہ 409)

ترجمہ: یہ لوگ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور (خصوصاً) حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت ابوبکر اور حضرت

Marfat.com

عمر رضی اللہ عنہ پر لعنت بھیجتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

اسی طرح حضرت امام قرطبی علیہ الرحمہ نے بھی رافضیوں کی ایک شاخ ''لاعنہ'' کا بھی نظریہ ذکر کیا ہے کہ وہ حضرت عثمان، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت معاویہ، حضرت ابوموسیٰ اور حضرت عائشہ وغیرہم رضی اللہ عنہم پر لعنت کرتے ہیں۔

(تفسیر قرطبی جلد دوم جز 4، صفحہ 163)

وہابی حضرات کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سب وشتم:

آج تک لوگ یہی سمجھتے آ رہے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بغض وعناد رکھنا اور ان پر سب وشتم کرنا صرف شیعہ حضرات (رافضیوں) کا کام ہے، لیکن ذرا کلیجہ تھام کر بنی برحقیقت درج ذیل عبارات پڑھیے، اور ضمیر کا فیصلہ سننے کے لیے گوش برآواز رہیے!

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فاسق تھے (معاذ اللہ):

وہابی حضرات کے نواب، وحید الزماں حیدرآبادی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معاذ اللہ فاسق قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

یعلم ان من الصحابة من هو فاسق کالولید و مثله یقال فی حق معاویة و عمرو و مغیرة و سمرة۔ (نزل الابرار حصہ 3 صفحہ 94 حاشیہ)

ترجمہ: معلوم ہوا کہ بعض صحابہ فاسق تھے۔ اسی طرح ولید، معاویہ، عمرو، مغیرہ اور سمرہ کے متعلق بھی یہی کہا جائے گا کہ وہ بھی فاسق تھے۔ (معاذ اللہ)

صحابہ کرام کو رضی اللہ عنہ کہنا صحیح نہیں (معاذ اللہ):

نواب وحید الزماں لکھتے ہیں:

و یستحب الترضی للصحابة غیر ابی سفیان و معاویة و عمرو بن

Marfat.com

العاص و مغیرة بن شعبة و سمرة بن جندبہ۔(کنزالحقائق صفحہ 234)

ترجمہ: تمام صحابہ کرام کو رضی اللہ عنہم کہنا مستحب ہے لیکن ابوسفیان، معاویہ، عمرو بن عاص، مغیرہ بن شعبہ اور سمرہ بن جندب کو رضی اللہ عنہم کہنا جائز نہیں ہے......

(معاذ اللہ)

صحابہ کرام کی بات معتبر نہیں (معاذ اللہ):

نواب صدیق حسن بھوپالوی کے بیٹے نور الحسن خان لکھتے ہیں:

- قول صحابی حجت نیست۔(عرف الجادی صفحہ ۱۰۱)

ترجمہ: صحابی کی بات معتبر نہیں۔

- مزید لکھا ہے:

اجتہاد صحابہ بر احدے از امت حجت نباشد۔(عرف الجادی صفحہ 207)

ترجمہ: تمام صحابہ کرام کا اجتہاد (اقوال وارشادات) امت میں سے کسی ایک آدھ پر بھی حجت (اور معتبر) نہیں ہے۔

استغفر اللہ! کس طرح شیعیت (رافضیت) کو فروغ دیا جارہا ہے اور انکی ہمنوائی کی جارہی ہے۔

مسلمانوں کے دلوں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت ومحبت کو کس بے دردی اور دریدہ دنی سے نکالا جارہا ہے، جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ثقاہت وحجیت ہی نہ رہی تو قرآن وحدیث کی ثقاہت خود بخود اٹھ جائے گی۔

وہابیوں کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق مزید گستاخانہ عبارات دیکھنے کیلئے ہماری کتاب "مطالعۂ وہابیت" اور "آثار صحابہ اور آل نجد، زبیر علی زئی کا تعاقب" ملاحظہ ہو!

Marfat.com

غیر مقلدین دراصل شیعہ ہیں:

شاید کوئی یہ گمان کرے کہ وہابی حضرات کو شیعہ کہنا ہمارا الزام ہے، یہ الزام نہیں حقیقت ہے اور ایسی حقیقت کہ جس کا اقرار خود وہابی حضرات کے اکابر نے بخوشی کیا ہے..... مثلاً نواب وحید الزماں حیدرآبادی نے لکھا ہے:

اهل الحديث هم شيعة علي۔ (ہدیۃ المہدی صفحہ ۱۰۰)

یعنی اہل حدیث (وہابی لوگ) شیعہ ہیں۔

اپنی آواز کی لرزش پہ تو قابو پالو
پیار کے بول تو ہونٹوں سے نکل جاتے ہیں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دشمن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن و تشنیع کرنے والے کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

- اذا رأيتم الذين يسبون اصحابي فقولوا لعنة الله على شركم۔

(ترمذی شریف 2 صفحہ 227، مشکوۃ شریف 554)

ترجمہ: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو طعن و تشنیع کریں تو کہو تمہارے شر پر خدا کی لعنت ہو۔

- و في رواية من سب اصحابي فعليه لعنة الله والملئكة والناس اجمعين لا يقبل الله منه صرفا ولا عدلا۔ (تاریخ بغداد جلد 14 صفحہ 241، رقم 755)

ترجمہ: اور ایک روایت میں ہے جس نے میرے صحابی کو گالی دی اس پر اللہ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ اس کے فرض اور نفل قبول نہیں کرتا۔

- و في رواية من سب احدا من اصحابي فعليه لعنة الله۔

(المعجم الاوسط جلد 2 صفحہ 277، رقم 1827)

Marfat.com

ترجمہ: اور ایک روایت میں ہے جس نے میرے کسی صحابی کو گالی دی اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

۞ مزید ارشاد فرمایا:

من سب اصحابی لعنہ اللّٰہ والملائکۃ والناس اجمعون۔

(مجمع الزوائد حصہ 10 صفحہ 24)

ترجمہ: جس نے میرے صحابہ کو سب وشتم کیا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

۞ مزید فرمایا:

آخری زمانہ میں لوگ میرے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم اجمعین) پر سب وشتم اور ان سے بغض ونفرت کا اظہار کریں گے۔

فلا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم ولا تناکحوھم ولا تجالسوھم و ان مرضوا فلا تعودوھم۔ (شفا جلد 2 صفحہ 266)

ترجمہ: سوتم ان لوگوں کی نماز جنازہ نہ پڑھنا، ان کے ساتھ نماز نہ پڑھنا، ان سے رشتہ ناطہ نہ کرنا، ان کے پاس نہ بیٹھنا اور اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی بیمار پرسی نہ کرنا۔

<u>لمحہ فکریہ:</u>

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ میں ان حضرات کیلئے دعوتِ غور وفکر ہے، جو دن رات اس بات کا ڈھنڈورا پیٹتے رہتے ہیں کہ کسی کو برانہیں کہنا چاہیے، ہر کلمہ پڑھنے والے کو سینے لگانا چاہیئے، کسی سے نفرت و برأت نہیں کرنی چاہیئے، چاہے وہ خدا کی گستاخی کرے یا حضور رسالت مآب ﷺ کی بارگاہ میں نازیبا الفاظ استعمال کرے۔

Marfat.com

عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم کا منکر ہو یا رفعت اہل بیت رضی اللہ عنہم کا، حالانکہ اسلام صرف کلمہ کو نہیں دیکھتا بلکہ حکم یہ ہے کہ:

یا ایھا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ...... الآیہ۔ (البقرہ:208)

ترجمہ: اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔

ادھورا اسلام نا قابلِ قبول ہے، پورا اسلام لے کر آؤ، اگر اسلام کی ایک بات کا بھی انکار کیا تو دائرہ اسلام سے نکل جاؤ گے۔ لہٰذا صرف زبانی کلمہ کام نہیں آئے گا۔

ارشادِ خداوندی ہے:

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون۔ (العنکبوت:2)

ترجمہ: کیا لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ صرف یہ کہنے پر ہی چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور ان کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔

لہٰذا عقائد و نظریات کا اعتبار ہوگا، اگر عقائد و نظریات میں ذرا برابر بھی فرق پڑ گیا تو ایسا شخص تنہا ہو کر رہ جائے گا، مسلمانوں کو اس سے میل جول، کلام سلام، رشتہ ناطہ کرنے اور اسے عزت و آبرو دینے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ ایسے گمراہ لوگوں سے خود بچنا اور دوسروں کو بچانا ایمانی اور اسلامی فریضہ اور ہمدردی کا اظہار ہے۔ جس طرح جانی دشمن سانپ، بچھو وغیرہ موذی اور زہریلے جانوروں سے بچانے والا فسادی نہیں۔ بلکہ خیر خواہ ہے اسی طرح ایمانی دشمن باطل اور گمراہ فرقوں سے بچانا فساد نہیں ہمدردی اور دوستی ہے۔ صلح کل اور غیر اسلامی ملکی ترقی کے خواب دیکھنے والے حضرات کو اس پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے۔

جس طرح مدینہ منورہ کے منافقین نے بڑے طمطراق سے کہا تھا کہ ہم ہر ایک سے میل ملاپ رکھتے ہیں کافر ہوں یا مسلمان، موحدین ہوں یا مشرکین لہٰذا ہم حالات سنوارنے والے ہیں اور مسلمان دوسروں سے میل جول سے روکتے ہیں تو یہ

Marfat.com

فساد برپا کرتے ہیں۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو یوں جواب دیا:

الآ انھم ھم المفسدون ولکن لا یشعرون۔(البقرہ:12)

ترجمہ: ہوشیار! وہی فسادی ہیں لیکن سمجھتے نہیں۔

کیونکہ موذی اور مہلک چیز سے نہ بچانا فساد ہے نہ کہ اصلاح۔تو یہ لوگ باطل اور گمراہ لوگوں سے نہیں روکتے اور لوگوں کے ایمان برباد کرتے ہیں لہٰذا فسادی یہ لوگ ہیں۔مسلمان لوگوں کو گمراہی سے بچا کر اصلاح کرتے ہیں۔اسی طرح آج کل کے خودساختہ ترقی یافتہ اور آپٹوڈیٹ قسم کے حضرات، لوگوں کو باطل اور گمراہ فرقوں سے مل جل کر رہنے کی تلقین کر کے اصل میں فساد کا بیج خود بو رہے ہیں اور اعتراض روکنے والے مصلحین پر ہے۔گویا سانپ کے منہ سے بچانے والا دشمن ہے اور اس کے آگے پھینکنے والا دوست۔واہ! سبحان اللہ! گویا۔

بہکانے والے سب تمہارے یار ہو گئے
اور سمجھانے والے مفت گنہگار ہو گئے

بہر حال!...... حضور اکرم ﷺ کے ارشاداتِ عالیہ آپ کے سامنے ہیں۔ان کی روشنی میں باطل اور گمراہ فرقوں سے حتیٰ الامکان بچنے کی کوشش کریں۔تاکہ خدا تعالیٰ اور پیارے مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں سرخروئی نصیب ہو سکے۔

ٹھوکریں کھاتے پھرو گے ان کے در پر پڑے رہو
قافلہ تو اے رضا اول گیا آخر گیا

گمراہ فرقوں کی خاص علامت:

موجودہ دور میں ہر فرقہ اپنے آپ کو ہی حق اور صحیح گردانتا ہے۔ان کی نماز، روزہ، درس وتبلیغ اور مصنوعی پارسائی لوگوں کو اپنی طرف دعوت دیتی ہے، آخر وہ کون سی کسوٹی ہے جس کی بناء پر اچھے اور برے کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے، ہر فرقے کی علیحدہ علیحدہ

Marfat.com

علامت کا ذکر کرنا بہت مشکل ہے۔لیکن اس مشکل کو حضرت امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے صرف آسان ہی نہیں بلکہ تقریباً حل کر دیا ہے۔آپ نے ایک ایسی خاص علامت بتائی ہے۔ جس کی وجہ سے تمام باطل فرقوں کا چہرہ واقعی بے نقاب ہو کر رہ جاتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:

هذه الفرقة التي زادت في فرق امة محمد صلى الله عليه وسلم هم قوم يعادون العلماء و يبغضون الفقهاء۔ (تفسیر قرطبی جلد 4 جز 7، صفحہ 141)

ترجمہ: یہ فرقے جو اس امت میں پیدا ہوئے ہیں۔وہ (ایسے لوگ) ہیں کہ علماء سے عداوت رکھتے ہیں اور فقہاء سے بغض رکھتے ہیں۔

تائید حدیث:

امام قرطبی رحمہ اللہ کے مذکورہ بیان کی تائید مخبر صادق، حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان ذیشان سے ہوتی ہے۔

لعن اخر هذه الامة اولها۔ (ترمذی شریف حصہ دوم صفحہ 44 مشکوۃ شریف صفحہ 470)

ترجمہ: اس امت کے بعد میں آنے والے پہلے لوگوں کو برا کہیں گے۔

باطل فرقوں کی خاص اور مشترک علامت یہ ہے کہ وہ علماء کرام، بزرگان دین اور فقہاء عظام سے بغض رکھتے ہیں۔اب یہ علامت جس فرقہ میں بھی نظر آئے سمجھ لیں وہ باطل اور جہنمی فرقہ ہے۔اس سے دامن بچانے کی کوشش کریں۔اور اگر کوئی فرقہ ظاہری طور پر خود کو علماء و فقہاء کا محب قرار دے لیکن اس کے عقائد میں خرابی ہو یا مسلمانوں کے معمولات کو شرک و بدعت قرار دے تو یہ بھی اس کے باطل ہونے کی کھلی نشانی ہے۔کیونکہ یہ بھی اکابرین پر طعن کا ایک پراسرار انداز ہے۔

Marfat.com

وہابی حضرات کا فقہاء کرام سے بغض وعداوت:

ویسے تو اس بات پر دلائل دینے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کیونکہ عوام الناس اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ وہابی حضرات فقہاء کرام سے کس قدر بغض وعداوت رکھتے ہیں اور کتنی حقارت اور عامیانہ انداز میں ان محسنوں کا ذکر کر جاتے ہیں۔ لیکن دستاویزی ریکارڈ کی صحت کے پیش نظر چند ایک تحریری ثبوت پیش خدمت ہیں۔

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی توہین:

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ وہ عظیم اور عبقری شخصیت ہیں کہ جن کی شان میں اپنے اور بیگانے سب رطب اللسان اور مدح خوان ہیں۔ زہد، تقوی، پرہیزگاری، علم و فضل، عبادت و ریاضت اور خشیت الٰہی میں یکتائے روزگار تھے۔ آپ کے بعد جتنے بھی علماء وفضلاء اور محدثین و مفسرین تشریف لائے وہ امام مالک ہوں یا امام شافعی اور امام احمد بن حنبل، امام بخاری ہوں یا امام مسلم وغیرہ تمام کے تمام حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے تقریباً بالواسطہ یا بلاواسطہ شاگرد اور خوشہ چین ہیں۔ لیکن وہابی حضرات کا اس نابغۂ روزگار ہستی کے ساتھ ناروا برتاؤ ملاحظہ ہو!

اقبالِ جرم

اس حقیقت کو وہابیوں کے اکابر واصاغر کی کتب اور اعتراف سے بے نقاب ہوتا دیکھیں! کیونکہ انہوں نے خود اس بات کو تسلیم کر کے اقبالِ جرم کر لیا ہے۔

داؤد غزنوی کا اقرار:

ان کی جماعت کے معتمد عالم دین محمد داؤد غزنوی اپنی جماعت کے اسحاق نامی شخص کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔

Marfat.com

مولوی اسحاق! جماعت اہلحدیث کو حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی بددعا لے کر بیٹھ گئی ہے، ہر شخص ابو حنیفہ ابو حنیفہ کہہ رہا ہے، کوئی بہت ہی عزت کرتا ہے تو امام ابو حنیفہ کہہ دیتا ہے، پھر ان کے بارے میں ان کی تحقیق یہ ہے کہ وہ تین حدیثیں جانتے تھے یا زیادہ سے زیادہ گیارہ، اگر کوئی بہت بڑا احسان کرے تو وہ انہیں سترہ حدیثوں کا عالم گردانتا ہے جو لوگ اتنے جلیل القدر امام کے بارے میں یہ نقطہ نظر رکھتے ہوں ان میں اتحاد و یکجہتی کیونکر پیدا ہو سکتی ہے۔ (داؤد غزنوی 136، 137)

جی ہاں! بالکل اتفاق و اتحاد پیدا نہیں ہو سکتا، بلکہ انتشار و افتراق میں مزید اضافہ ہی ہوتا چلا جائے گا، اتحاد و یکجہتی صرف اسی ایک صورت میں ممکن ہے کہ وہابی حضرات حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ سے روحانی طور پر معافی مانگیں ورنہ اتفاق و اتحاد کی کوئی دوسری راہ دکھائی نہیں دیتی۔ ویسے یہ کام وہابی حضرات سے متوقع نہیں۔ جو لوگ حضرت امام جیسے تابعی کبیر اور محدث گر شخصیت کے ساتھ بغض و عناد اور بے ادبی کا سا برتاؤ کریں گے تو پھر ان کا حال یہی ہوگا کہ

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

- پروفیسر ابو بکر غزنوی وہابی لکھتے ہیں:

''امرتسر میں ایک محلہ تیلیاں تھا۔ جس میں اہلحدیث حضرات کی اکثریت تھی وہاں عبدالعلی نامی ایک مولوی امامت و خطابت کے فرائض انجام دیتے تھے وہ مدرسہ غزنویہ میں مولانا عبدالجبار غزنوی سے پڑھا کرتے تھے ایک بار مولوی عبدالعلی نے کہا کہ ابو حنیفہ سے تو میں اچھا ہوں اور بڑا ہوں کیونکہ انہیں صرف سترہ حدیثیں یاد تھیں اور مجھے ان سے کہیں زیادہ یاد ہیں''۔ (داؤد غزنوی صفحہ 191)

لا حول و لا قوۃ الا باللہ۔

Marfat.com

آج کل کے وہابی مصنفین اور رائٹرز حضرات کی کتب اٹھا کر دیکھئے!......آپ کو یقیناً ہر کتاب میں ائمہ مجتہدین کی توہین وتذلیل اور ان کے اقوال وارشادات پر بے اعتباری و بے اعتمادی ملے گی، بالخصوص امام اعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق توہین آمیز الفاظ اور گستاخانہ کلمات اور ائمہ اربعہ کے پیروکار علماء وفقہاء پر بدعت وشرک کے فتاویٰ کثرت سے دکھائی دیں گے۔

عبداللہ دامانوی کا بیان:

وہابی حضرات کے محقق ڈاکٹر ابو جابر عبداللہ دامانوی نے ''جماعۃ المسلمین'' کے رد میں کتاب لکھنا شروع کی۔ جس میں دیگر بزرگوں کے علاوہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات کو بہت زیادہ مشکوک بنانے کی مذموم کوشش کی۔ عبداللہ دامانوی بغیر کسی دلیل وحوالہ کے امام صاحب پر بہتان لگاتے ہوئے لکھتا ہے:

امام ابوحنیفہ شروع میں خلق قرآن کے قائل تھے اور انہیں کئی مرتبہ اس عقیدہ سے توبہ کرائی گئی۔ (دعوت قرآن کے نام پر قرآن وحدیث سے انحراف صفحہ 23)

قارئینِ کرام! یہ سراسر امام صاحب پر بہتان ہے، اتنے جلیل القدر امام پر بہتان لگاتے ہوئے کچھ تو شرم وحیا آنی چاہیے تھی لیکن جن لوگوں کے اکابر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان بازی سے نہیں چوکتے ان کے اصاغر اور پیروکار، بزرگوں پر الزام طرازی سے کیسے شرمائیں گے۔ سچ ہے:

ع گرو جنہاں دے جانے تے چیلے جان چھڑپ

دوسرا بیان: یہی عبداللہ صاحب دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

''حافظہ کی وجہ سے حدیث میں ضعیف سمجھے جاتے ہیں اور دین میں رائے وقیاس کو اختیار کرنے کی وجہ سے امام اہل الرائے کا لقب پایا''۔

(دعوت قرآن کے نام پر قرآن وحدیث سے انحراف صفحہ 24)

Marfat.com

یہ لوگ تحقیق، تحقیق کے نام کی تسبیح پڑھتے ہوئے عوام الناس پر رعب جھاڑتے ہیں، کہ ہم کوئی بات بھی خلاف تحقیق نہیں کہتے۔ مگر افسوس! اپنے آپ کو تحقیق کی حدود اربعہ باور کرانے والے آج کتنی خلاف تحقیق اور مردود باتیں لکھ رہے ہیں۔ کتنے بودے اور بوگس الزام لگا رہے ہیں......

شاد اے انقلابات زمانہ تیرا اثر!

عبدالغفور اثری کا بیان:

عبدالغفور اثری نے اپنی تصنیف "اصلی اہلِ سنت" میں اہلِ سنت و جماعت احناف اور بالخصوص حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو گمراہ، باطل اور جہنمی ثابت کرنے کی ذلیل اور قابلِ صد مذمت حرکت سے سیاہی اوراق کے ساتھ اپنا نامہ اعمال بھی سیاہ کیا ہے۔ ملاحظہ ہو! (اصلی اہلِ سنت 29 تا 36)

اثری صاحب کے مذکورہ صفحات پر امام صاحب کے خلاف لگائے گئے الزامات کے متعلق محدثین کرام، فقہاء، عظام اور علماء احناف نے متعدد مرتبہ وضاحت فرمائی ہے اور خود وہابی حضرات کے اکابرین نے بھی ان دلائل کو مردود، ناقابلِ اعتبار، غیر صحیح اور غلط قرار دیا ہے۔

لیکن اثری صاحب ان تمام امور سے منہ موڑ کر کل اناء یترشح بما فیہ (یعنی ہر برتن سے وہی کچھ چھلکتا ہے جو اس کے اندر ہوتا ہے) کا مصداق ہو کر امام اعظم اور ائمہ احناف پر بہتان طرازی کرتے ہوئے اپنے خبث باطن، بغض علماء، اور عداوت فقہاء کا ثبوت فراہم کر رہے ہیں جو کہ یقیناً اثری صاحب کیلئے دنیا و آخرت میں خسارے کا موجب ہے۔

Marfat.com

حکیم فیض عالم کی تحریر:

وہابی محرر فیض عالم صدیقی حضرت امام صاحب کے ساتھ اپنے اندرونی بغض کا یوں اظہار کرتے ہیں:

''ابو حنیفہ نعمان، ثابت کوفی کے ہاں ۸۰ھ میں پیدا ہوئے مجوسی النسل تھے کسی صحابی سے ملاقات ثابت نہیں آپ کے دادا مسلمان ہوئے تھے۔ چہ عجب کہ باقی مجوسی النسل نو مسلموں کی طرح نسلی عصبیت ورثہ میں پائی ہو اور بال عسر کینہ قدیم است عجم ما کے زمرہ میں شمار ہوتے ہوں''۔

(اختلافِ امت کا المیہ 38)

حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ کی دینی بصیرت پر قدغن لگاتے ہوئے لکھتے ہیں:

''(یعنی ایسا آدمی) جسے کما حقہ دینی بصیرت بھی حاصل نہ تھی''۔

(اختلافِ امت کا المیہ 37)

حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کا مسلک قرآن و سنت کا آئینہ دار ہے۔ آپ جو بھی فتویٰ دیتے وہ اسلامی اصول کے عین مطابق ہوتا، لیکن حکیم فیض عالم بغض و عداوت کا حق ادا کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اگر ایسے فتوے امام صاحب مدینہ یا مکہ میں بیٹھ کر دیتے تو خدا معلوم آپ سے وہ لوگ کیا سلوک کرتے؟ کوفہ میں اندھوں میں کانا راجہ کے مصداق آپ کا سکہ چل نکلا''......(اختلافِ امت کا المیہ 36)

جی ہاں! ...... اگر آپ جیسے دل کے اندھے، عقل کے کورے اور دینی بصیرت سے بے بہرہ ہوتے تو یقیناً کوئی ناروا ہی سلوک کرتے، لیکن وہ لوگ ایسے ہرگز نہیں تھے، علم اور علماء کے قدردان تھے۔

اس کتاب میں مزید کئی بزرگوں کے متعلق اسی طرح کے توہین آمیز الفاظ کی

Marfat.com

کثرت کار فرما ہے۔

ائمہ اربعہ اور حکیم فیض عالم:

حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ ایک سیدھی لکیر کھینچی اور پھر اس کے دائیں بائیں کچھ لکیریں کھینچ کر فرمایا کہ یہ درمیانی بڑی لکیر میرا راستہ ہے جبکہ دائیں بائیں راستے شیطان کی راہیں ہیں، تم ان سے بچو اور میرا راستہ اختیار کرو، دائیں بائیں راستے شیطانی راستے ہیں اور درمیانی راہ حضور ﷺ کا راستہ ہے، لیکن حکیم فیض عالم کی سنئے!......لکھتا ہے:

"نبی علیہ السلام نے چار دائیں بائیں خطوط سے ائمہ اربعہ کی طرف منسوب ہونے والے کی طرف اشارہ فرما دیا اور سیدھے خط کی طرف اصحاب حدیث کا اشارہ فرمایا"۔ (اختلاف امت کا المیہ 137، 138) استغفر اللہ!

ع خدا جب دین لیتا ہے تو حماقت آ ہی جاتی ہے

اس کی مثال حکیم فیض عالم اور ان جیسے دیگر وہابی مؤلفین ہیں، جنہوں نے بڑی بے دردی اور سینہ زوری کے ساتھ ائمہ اربعہ کو شیطانی راہوں پر چلنے والے قرار دے کر اپنی عداوت فقہاء، بغض علماء اور خباثت قلبی کا اظہار کیا ہے...... العیاذ باللہ۔

اس قدر غلاظت وحماقت کہ ائمہ اربعہ، امت کے نجات دہندگان کو صراطِ مستقیم سے برگشتہ قرار دے دیا ہے، جو کہ آئینہ میں اپنی صورت دکھائی دینے کے مترادف ہی نہیں بلکہ عین مطابق ہے۔

شیشہ کے گھر میں بیٹھ کر پتھر ہیں پھینکتے
دیوار آہنی پہ حماقت تو دیکھئے!

خرافات ہی خرافات:

حکیم فیض عالم صدیقی جاہل مطلق، علم سے کوسوں دور، جہالت کا پیکر، حواس

Marfat.com

باختہ اور ذہنی طور پر بیمار آدمی ہے اور "نیم حکیم خطرہ جان و نیم ملاں خطرہ ایمان" کا صحیح مصداق و مظہر ہے، جو کہ ائمہ کرام کے علاوہ اولیاء عظام کی ناموس پر بھی ہاتھ صاف کر رہا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں!

کہیں حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ کو شیعہ سنی عقائد کے الجھے ہوئے تصور امامت کی پیداوار قرار دیتا ہے۔ تو کہیں نبوت کی راہیں ہموار کرنے والے کہتا ہے، کہیں سلسلہ سہروردیہ کو مردود کہتا ہے تو کہیں سلسلہ چشتیہ کو ہر طرح کے شرک کا مرکز گردانتا ہے۔ کہیں سلسلہ قادریہ کے منسلکین کو مشرک شمار کرتا ہے تو کہیں سلسلہ نقشبندیہ کے متعلقین کو بدعتی قرار دیتا ہے، کہیں حضرت شیخ سعدی کو شیعہ کہتا نہیں شرماتا تو کہیں خواجہ بایزید بسطامی، حضرت ابراہیم بن ادھم اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کو رافضی کہتا نہیں ہچکچاتا۔ ملاحظہ ہو: (اختلاف امت کا المیہ صفحہ 339،327،326،323)

گویا مسلمانوں کیلیے اس نام نہاد محقق کے پاس کفر کا فتویٰ ہے یا شرک کا......
شاید ایسے حضرات کے لیے ہی کہا گیا تھا کہ۔

یہ ملاں کافروں کو دولت اسلام کیا دے گا
اسے کافر بنانا بس مسلمانوں کو آتا ہے

اگر اب بھی کسی کو ان لوگوں کے بزرگانِ دین کے ساتھ بغض و عداوت اور گستاخ و بے ادب ہونے میں کوئی شک رہ جاتا ہے، تو یہ اس کی خود فریبی ہے۔

؎ لباسِ خضر میں یہاں ہزاروں رہزن پھرتے ہیں
منزل پہ پہنچنا ہے تو کوئی پہچان پیدا کر

ائمہ اربعہ کی توہین:

وہابی جماعت کے علماء و فقہاء کے ساتھ بغض و عداوت کی ایک اور جھلک دیکھیے!
وہابی حضرات کے بزرگ عالم، داؤد غزنوی نے ساہیوال کے خطبۂ جمعۃ المبارک

Marfat.com

میں واضح طور پر اپنے وہابی سامعین کو فرما دیا تھا:

"کہ دوسرے لوگوں (اہلسنت وجماعت) کی یہ شکایت کہ اہل حدیث (وہابی) حضرات ائمہ اربعہ کی توہین کرتے ہیں بلاوجہ نہیں ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے حلقہ میں عوام اس گمراہی میں مبتلا ہو رہے ہیں اور ائمہ اربعہ کے اقوال کا تذکرہ حقارت کے ساتھ بھی کر جاتے ہیں۔ یہ رجحان سخت گمراہ کن اور خطرناک ہے اور ہمیں سختی کے ساتھ اس کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ (داؤد غزنوی صفحہ 88،87)

ع کس ادا سے کیا اقرار گنہگاروں نے

داؤد غزنوی صاحب نے مشورہ تو صحیح دیا لیکن حالات یہ بتا رہے ہیں کہ غزنوی صاحب کی یہ آواز صدا بصحراء ثابت ہوئی ہے، کیونکہ ان کے مسلکی بھائی، احباء، اصدقاء اور تلامذہ اس گمراہ کن اور خطرناک بیماری میں مبتلا ہیں۔ بجائے رکنے کے، اس تحریک کو تیز تر کر کے عوام الناس کی گمراہی اور بے دینی کے اسباب پیدا کیے جا رہے ہیں۔ نجانے اکابر و اصاغر سے کتنے وہابی اس رجحان کی وجہ سے گمراہ ہو چکے اور ہو رہے ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور ارجاء:

قارئین کرام پچھلے صفحات میں باطل فرقوں کی تفصیل کے دوران فرقہ مرجیہ کے متعلق بھی پڑھ چکے ہیں کہ یہ فرقہ بھی باطل اور گمراہ فرقہ ہے وہابی حضرات کے کئی مصنفین اس خدشہ میں بھٹکے ہوئے ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا تعلق بھی اسی فرقہ مرجیہ سے ہے۔ (العیاذ باللہ) گویا:

ع اندھوں کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

Marfat.com

عبدالغفور اثری نے ''اصلی اہلِ سنت'' صفحہ نمبر 33 پر بعنوان ''کیا امام ابوحنیفہ مرجیانہ اور جہمیانہ خیال رکھتے تھے''؟ آپ کو بزعم خود مرجئی اور جہمی ثابت کرکے کلھم فی النار کے زمرہ میں شامل ہے...... معاذ اللہ

یہ امام صاحب پر ایسا سیاہ بہتان ہے جس کی مثال دنیا میں شاید ہی مل سکے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

غیر مسلموں کو دولتِ ایمان سے مشرف کرنے والے اور مسلمانوں کو ذوق عبادت کا راز سمجھانے والے امام پر کیسا الزام سوجھا!......

خوب اے چارہ گر مجھ پر تیرا یہ الزام ہے
ذکر جس کا کر رہے ہو کب میں اس محفل میں تھا

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اس عظمت وشان کے حامل ہیں کہ جن کی رفعت و بزرگی کے خود وہابی اکابر بھی معترف ومدح سرا ہیں۔

ابراہیم میر سیالکوٹی کا وضاحتی بیان:

چنانچہ وہابی حضرات کے امام العصر ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں:

''نعیم کی شخصیت ایسی نہیں ہے کہ اس کی روایت کی بناء پر حضرت امام ابوحنیفہ جیسے بزرگ امام کے حق میں بدگوئی کریں جن کو حافظ شمس الدین ذہبی جیسے ناقد الرجال امام اعظم کے معزز لقب سے یاد کرتے ہیں اور آپ کے حق میں لکھتے ہیں: احد ائمۃ الاسلام والسادۃ الاعلام واحد ارکان العلماء واحد الائمۃ الاربعۃ اصحاب المذاھب المتبوعۃ الخ ... نیز امام یحییٰ بن معین سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ آپ (امام ابوحنیفہ) ثقہ تھے، اہل الصدق تھے، کذب سے متہم نہ تھے، نیز

Marfat.com

عبداللہ بن داؤد خریبی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ لوگوں کو مناسب ہے کہ اپنی نماز میں امام ابوحنیفہ کے لیے دعا کیا کریں کیونکہ انہوں نے ان پر فقہ اور سنن (نبویہ) کو محفوظ رکھا۔ (البدایہ والنہایہ جلد دہم ۱۰۷) ۱۲ منہ"۔

(تاریخ اہل حدیث صفحہ 45 مطبوعہ مکتبہ رحمن سلفیہ سرگودھا)

عبدالغفور اثری کے بزرگ ابراہیم میر تو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی تعریفیں کرتے نہیں تھکتے، لیکن اثری صاحب امام صاحب کو جہنمی قرار دیتے نہیں شرماتے، اگر اتنے بڑے عالم اسلام اور محسن دین کے لیے ابھی باب جنت بند ہے تو پھر اور کس کے لیے در جنت کھلے گا؟...... گویا:

اہل گلشن کے لیے بھی باب گلشن ہے بند
اس قدر کم ظرف باغباں دیکھا نہیں کوئی

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ مرجی نہیں:

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر وہابی حضرات کے گھسے پٹے اور متعدد بار تردید شدہ الزامات کی تفصیلی خبر تو ہم کسی اور جگہ لیں گے، سردست صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ حضرت امام صاحب پر ارجاء کا الزام محض غلط، بے بنیاد اور حقیقت حال سے کوسوں دور ہے اور یہ وضاحت اپنے اکابرین کے قلم سے نہیں بلکہ وہابی حضرات کے مایہ ناز مصنف ابراہیم میر سیالکوٹی کے قلم سے ملاحظہ ہو!..... جس سے آج کل کے وہابی مصنفین اپنی شقاوت قلبی اور خبث باطنی کی وجہ سے چشم پوشی کیے ہوئے ہیں۔

کیا خوب جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں:

Marfat.com

''اس موقع پر اس شبہ کا حل بھی نہایت ضروری ہے کہ بعض مصنفین نے سیدنا امام ابوحنیفہ کو بھی رجال مرجیہ میں شمار کیا ہے۔ حالانکہ آپ اہلِ سنت کے بزرگ امام ہیں۔ اور آپ کی زندگی اعلیٰ درجے کے تقویٰ اور تورع پر گذری۔ جس سے کسی کو بھی انکار نہیں''۔ (تاریخ اہلِ حدیث صفحہ 39)

مزید فرماتے ہیں:

''آپ پر یہ بہتان ہے''۔ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 40)

آپ کو مرجئی کہنا جھوٹ ہے:

ابراہیم میر سیالکوٹی علامہ شہرستانی کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

''اور تعجب ہے کہ غسان (مرجیوں میں فرقہ غسانیہ کا پیشوا) امام ابوحنیفہ سے بھی مثل اپنے مذہب کے نقل کیا کرتا تھا اور آپ کو مرجیوں میں شمار کرتا تھا اور غالباً یہ جھوٹ ہے''۔ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 40)

غالباً نہیں یقیناً جھوٹ ہے...... بدبخت غسان نے اپنی شہرت کیلئے امام صاحب کا نام استعمال کیا اور آپ کو مرجئی بتا کر آپ پر بہت شرمناک جھوٹ باندھا۔ غسان کے اس جھوٹ اور بہتان کی وجہ سے کئی حضرات غلطی کا شکار ہو گئے اور تحقیق نہ کرنے کی وجہ سے امام صاحب پر مرجئی ہونے کا بے بنیاد فتویٰ جڑ دیا اور اثری صاحب جیسے ناتجربہ کار وہابی مؤلفین نے اس پہ ڈیرہ جما لیا، اور تحقیق نہ کر کے بہتان طرازی کا بدنما دھبہ اپنے چہرے پر سجا لیا اور ورق ورق اسی کا ڈھنڈورا پیٹ کر اپنی کذب بیانی اور کج روی کا واضح ثبوت فراہم کیا اس طرح اپنا ایمان اور عاقبت برباد کر ڈالی، ان جیسے مفتریوں کو ہمارا مشورہ ہے کہ

Marfat.com

؎ لباس خضر میں یہاں ہزاروں رہزن پھرتے ہیں
منزل پہ پہنچنا ہے تو کوئی پہچان پیدا کر

امام صاحب رضی اللہ عنہ ہر الزام سے مبرا ہیں:

میر صاحب "تذکرۃ الحفاظ" کے حوالے سے لکھتے ہیں:

اسی طرح اسی کتاب میں امام یحییٰ بن معین سے نقل کر کے فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: امام ابوحنیفہ میں کوئی عیب نہیں اور آپ کسی برائی سے متہم نہ تھے۔

میر صاحب اس عبارت پر حاشیہ آرائی کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"امام یحییٰ بن معین جرح میں متشددین سے تھے باوجود اس کے وہ امام ابوحنیفہ پر کوئی جرح نہیں کرتے"۔ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 41 حاشیہ)

اتنے متشدد ائمہ کرام بھی حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کو بے عیب اور صادق بتائیں اور کسی قسم کی جرح قدح روا نہ رکھیں، اس کے باوجود وہابی حضرات اور بالخصوص عبدالغفور اثری جیسوں کا تردید شدہ حوالہ جات سے امام صاحب پر اعتراضات کی بوچھاڑ کرنا بدباطنی، بدطینت اور گستاخ فقہاء ہونے کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے؟

؎ شکوہ نہیں کرتا صرف عرض اتنی ہے
آخر وہ کیا کرے جو ہر طرح مجبور ہو جائے

حضرت امام اور تردید مرجیہ:

حضرت امام صاحب نہ صرف یہ کہ فرقہ مرجیہ سے بری تھے بلکہ علی الاعلان فرقہ مرجیہ کی تردید فرمایا کرتے تھے۔

وہابی حضرات کے بزرگ عالم ابراہیم میر لکھتے ہیں:

"اس کے بعد ہم خود امام صاحب ممدوح کے کلام فیض التیام سے ثابت

Marfat.com

کرتے ہیں کہ آپ ارجاء اور مرجیہ سے، اعتزال اور اہلِ اعتزال سے بالکل بیزار اور بری ہیں۔ چنانچہ آپ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں: اور ہم یہ نہیں کہتے کہ مومن کو گناہ مضر نہیں ہے اور نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ بالکل دوزخ میں نہیں جائے گا اور نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اگرچہ وہ (عمل میں) فاسق ہو۔ بشرطیکہ وہ دنیا سے ایمان کے ساتھ گیا ہو اور نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہماری نیکیاں (ضرور) مقبول ہیں اور ہماری برائیاں (ضرور) مغفور ہیں جس طرح کہ مرجیہ کہتے ہیں'' الخ۔

(تاریخ اہلِ حدیث صفحہ 47)

میر صاحب کا تبصرہ:

یہ طویل عبارت نقل کرنے کے بعد میر صاحب ''تبصرہ'' کا عنوان جما کر لکھتے ہیں:

''اس عبارت میں حضرت امام صاحب موصوف نے معتزلوں اور خوارج کے مسائل سے بھی اختلاف کیا ہے اور مرجیوں کا نام لے کر ان سے بے زاری ظاہر کی ہے اور واضح ہے کہ جو شخص کسی فرقہ میں داخل ہو وہ اس فرقہ کا نام لے کے اس کی تردید نہیں کرتا۔ اس عبارت میں آپ نے خالص اہلِ سنت کے مسائل لکھے ہیں جو قرآن و حدیث سے ثابت ہیں اور صحابہ اور خیار تابعین ان پر کاربند تھے''۔ (تاریخ اہلِ حدیث صفحہ 48)

کتنے کھلے لفظوں میں ابراہیم میر نے امام صاحب کا دوٹوک الفاظ میں فرقہ مرجیہ کا رد کر کے ان سے اظہارِ براۃ کو نقل کیا ہے۔ اب بھی اگر کسی نام نہاد اثری اور سلفی جیسے علم سے کورے، عقل سے عاری اور حقائق سے ناواقف، بغض وحسد کی آگ میں بھنے مصنف کو آپ کی شان جلالت دکھائی نہ دے تو یہی کہا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

؎ آنکھیں گر ہوں بند تو دن بھی رات ہے
اس میں قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا

امام صاحب کو مرجئی کہنے کی دو وجہیں:

حضرات امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرجئی نہ ہونے کے باوجود بعض لوگوں نے بغیر تحقیق کے آپ کو مرجئی لکھا ہے۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟، درج ذیل گفتگو میں ابراہیم میر سیالکوٹی نے اسی بات کا جواب لکھا ہے، امام صاحب کو مرجئی کہنے کی دو وجہیں بیان کی ہیں۔ ملاحظہ ہو!

پہلی وجہ:

اس الزام کی پہلی وجہ بیان کرتے ہوئے میر صاحب لکھتے ہیں:

"علامہ محمد بن عبدالکریم شہرستانی الملل والنحل میں مرجیوں کے فرقوں کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ کو مرجیوں میں کیوں شمار کیا گیا؟ شاید اس کا سبب یہ ہو کہ چونکہ آپ یعنی امام ابوحنیفہ کا قول یہ ہے کہ ایمان (اصل میں) تصدیق قلبی کا نام ہے اور وہ نہ زیادہ ہوتا ہے اور نہ کم ہوتا ہے تو اس سے لوگوں نے سمجھ لیا کہ آپ عمل کو ایمان سے مؤخر کرتے ہیں اور وہ مرد (خدا) یعنی امام ابوحنیفہ عمل میں اس قدر پرہیزگار ہوتے ہوئے ترک عمل کا فتویٰ کس طرح دے سکتے ہیں"۔ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 46)

یعنی یہ ان لوگوں کی جہالت ہے کہ انہوں نے حضرت امام صاحب کے قول و فعل کو نہ سمجھا اور بلاوجہ فتویٰ جڑ دیا کہ حضرت امام صاحب باطل فرقہ مرجیہ کی طرح عمل کو ضروری نہیں سمجھتے، حالانکہ امام صاحب رضی اللہ عنہ فعل و عمل میں اس قدر متقی و پرہیزگار

Marfat.com

تھے کہ آپ کو دیکھ کر ہمعصروں کو رشک آتا تھا۔ تو جو شخص اس قدر انتظام وانہماک کے ساتھ اعمال وافعال میں تقویٰ وتورع کا مالک ہو وہ اعمال کو چھوڑنے کا فتویٰ کسی صورت بھی نہیں دے سکتا، یہ سمجھنے والوں کی اپنی فہم وفراست اور عقل وشعور کا قصور ہے، حضرت امام تو اس سے بری الذمہ ہیں۔

صاف وشفاف تھی پانی کی طرح نیت دل کی
دیکھنے والوں نے دیکھا اسے گدلا کر کے

دوسری وجہ:

ابراہیم میر سیالکوٹی حضرت امام صاحب علیہ الرحمہ کو مرجیٔ کہنے کی دوسری وجہ بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''اور اس کا سبب ایک اور بھی ہے کہ آپ قدریوں اور معتزلوں کے مخالف تھے جو صدر اول میں ظاہر ہوئے اور معتزلہ لوگ ہر اس شخص کو جو تقدیر کے متعلق ان کا مخالف ہو مرجیٔ کہتے تھے اسی طرح خوارج میں سے ''وعیدیہ'' لوگ بھی۔ پس بعید نہیں کہ آپ کو یہ لقب ہر دو فریق معتزلہ وخوارج سے الزاماً ملا ہو۔ واللہ اعلم۔ (تاریخ اہلِ حدیث صفحہ 46)

یعنی حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مرجیٔ کہنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ امام صاحب رضی اللہ عنہ قدریوں، معتزلیوں اور خارجیوں جیسے گمراہ اور باطل فرقوں کا رد کرتے تھے اور ان کے مخالف تھے، تو ان ''یارانِ جفا کیش'' باطل فرقوں نے امام صاحب کے دلائل قاہرہ سے لاجواب ہو کر اپنے گمراہ کن نظریات سے دستبرداری کرنے کے بجائے الٹا امام صاحب کو مرجیہ جیسے ناپاک فرقہ سے منسوب کر کے جفاشعاری کا حق ادا کر کے امام صاحب سے بدلہ لے لیا اور دنیا پرست لوگوں نے اسے خوب اچھالا اور اپنے دل ودماغ کی بھڑاس نکالنے کیلئے اس لفظ کو خوب آلۂ کار بنایا اور معتزلیوں، خارجیوں اور

Marfat.com

قدریوں کی نیابت وخلافت کا حق ادا کر دیا امام صاحب کو جہنمی ثابت کرتے کرتے خود اپنے معتزلی، خارجی اور قدری ہونے کا واضح ثبوت دے دیا اور مندرجہ بالا فرقوں کی وکالت کرتے ہوئے، تحقیق کا نام لے کر عبدالغفور اثری ایسوں نے مردود و باطل اقوالِ رجال کو استعمال کرنے میں لکیر کا فقیر بن کر مکھی پر مکھی مارنے کو اپنا شعار بنا لیا اور تحقیق کی زحمت گوارا نہ کی اور ابھی تک امام صاحب کو مرجیہ میں ہی شمار کر رہے ہیں۔

العیاذ باللہ۔

اتنا کچھ کرنے کے باوجود ان لوگوں کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی اور وہ اپنے آپ کو صرف بے گناہ ہی نہیں بلکہ حق تحقیق ادا کرنے والے گردانتے رہے۔ گویا:

؎ آلودہ میرے خون سے داماں کیے ہوئے
یوں پھر رہے ہیں جیسے کوئی بات ہی نہیں

چلو جو ہوا سو ہوا...... اب ہی ہماری عرض گذاشت پر توجہ دے لیں۔ نہیں تو اپنے بزرگوں کی ہی مان لیں اور اپنے کیے پہ نادم ہو جائیں تو بات کافی حد تک سلجھ سکتی ہے، لیکن حالات یہ بتاتے ہیں کہ بات سلجھنے کے بجائے مزید الجھے گی ..... کیونکہ پتھروں کو تراشنے سے انسان پیدا نہیں ہوتے، پتھر کے پتھر ہی رہتے ہیں۔

؎ سلجھ جاتی ہے اک الجھن تو مشکل اور بڑھتی ہے
کسی صورت محبت کی پریشانی نہیں جاتی

اثری صاحب میر صاحب کی عدالت میں:

عبدالغفور اثری نے اپنی تصنیف ''اصلی اہلِ سنت'' کے صفحہ 28 سے صفحہ 36 تک الغنیہ[1] اور دیگر کتب کے مردود حوالہ جات سے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو مرجی اور

---

[1] حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

جہمی ثابت کرنے کی جو ناپاک کوشش کی ہے، سابقہ دلائل سے یہ بات بے غبار ہو گئی ہے کہ حضرت امام صاحب رضی اللہ عنہ قطعاً مرجئی وغیرہ نہیں ہیں، اور یہ آپ پر بہتان ہے۔

درج ذیل سطور میں اثری صاحب کے دیگر مندرجات واعتراضات کے جوابات

۱۔ **اثری صاحب کا شرمناک بہتان:**

قارئین کرام! غیر مقلد مصنف عبدالغفور اثری نے اپنی تصنیف ''اصلی اہلِ سنت'' کے 29 تا 31 صفحہ پر ''الغنیہ'' کے حوالہ سے تمام احناف کو مرجیہ ثابت کرنے کی ناپاک اور قابلِ صد مذمت سعی لا حاصل کی ہے، اس میں انہوں نے امانت و دیانت کا خون کرنے کے علاوہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ پر بھی شرمناک بہتان باندھا ہے..... اثری صاحب لکھتے ہیں:

> ''گویا کہ شیخ جیلانی کے نزدیک حنیفہ ناجی گروہ اہلِ سنت والجماعت نہیں ہے بلکہ مرجیہ کی ایک شاخ ہے''۔ (اصلی اہل سنت 30)

یہ اثری صاحب کا حضرت شیخ جیلانی رضی اللہ عنہ پر ایسا بہتان ہے کہ جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے، کیونکہ اس کے متعلق حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے (اثری صاحب کی نقل کردہ عبارت کے بالمقابل صفحے پر) خود ہی وضاحت فرما دی ہے، جسے دیکھنے سے اثری صاحب کی بصارت عینی محروم اور بصیرت قلبی مانع رہی۔ یا دیدہ دانستہ انہوں نے حضرت امام صاحب اور حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہما پر بہتان لگا کر اپنے مسلک کی روایتی بنیاد کو قائم رکھا۔

؎ کوئی تو بات ہے ساقی کے میکدے میں ضرور

جبکہ حضرت غوث پاک فرماتے ہیں:

> اما الحنفية فهم بعض اصحاب ابى حنيفة النعمان بن ثابت زعم ان الايمان هو المعرفة الخ۔ (الغنیہ حصہ اول 91)

ترجمہ: بہرحال حنفیہ تو وہ اصحاب ابی حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بعض کا یہ گمان ہے کہ ایمان صرف معرفت کا نام ہے۔

دیکھ لیا حضرات؟ کتنے کھلے لفظوں میں فرما دیا کہ تمام احناف فرقہ مرجیہ میں قطعاً شامل نہیں بلکہ بعض لوگوں کا یہ عقیدہ ہے۔ اب کوئی بے وقوف ہی ہوگا جو بعض غیر ذمہ دار اور غیر متعلق افراد کی وجہ سے ساری جماعت کو یا جناب امام اعظم علیہ الرحمہ کو مطعون کرے گا۔ مثلاً وہابی لوگوں میں اگر کوئی آدمی شراب پی لے تو ایک آدمی کہے کہ وہابی لوگوں میں بعض افراد شرابی ہیں تو کیا اثری صاحب اس کا یہ مطلب لیں گے کہ سارے وہابی شرابی ہیں نہیں بلکہ کہا جائے گا کہ بعض آدمیوں کی وجہ سے ساری جماعت پر طعن نہیں ہونا چاہیے۔ تو ایسے ہی یہاں بھی بعض مجہول افراد کی وجہ سے تمام احناف پر اعتراض کرنا جہالت اور بے وقوفی ہے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

ابراہیم میر سیالکوٹی کے قلم سے بصورت مکالمہ پیش خدمت ہیں، تاکہ اثری صاحب کو اپنی تحریر کا وزن معلوم ہو سکے اور حضرت امام صاحب کے متعلق ان کی غلط فہمی اور کج روی کا ازالہ ہو سکے بشرطیکہ ان میں دیانت نام کی کوئی چیز موجود بھی ہو۔

لگا رہا ہوں مضامین جاری کے پھر انبار
خبر کرو میرے خرمن کے خوشہ چینوں کو

اثری صاحب: حضرت شیخ جیلانی رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے رقم طراز ہیں:

"گویا کہ شیخ جیلانی کے نزدیک حنفیہ ناجی گروہ اہلِ سنت والجماعت نہیں ہے۔ بلکہ مرجیہ کی ایک شاخ ہے"۔ (اصلی اہلِ سنت صفحہ 30)

میر صاحب: ابراہیم میر سیالکوٹی کہتے ہیں:

"بعض لوگوں کو حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بھی ٹھوکر لگی ہے کہ آپ نے حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مرجیوں میں شمار کیا ہے"۔ (تاریخ اہلِ حدیث صفحہ 50)

یعنی "الغنیہ" کے حوالہ سے احناف اور خصوصاً امام صاحب کے خلاف گفتگو کرنے

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) اب مندرجہ بالا عبارت میں لفظ "بعض" کے متعلق بھی جان لیجئے کہ اس کا مصداق کون ہے؟ یقیناً اس سے مراد غسان جیسے شقی القلب اور بہتان طراز انسان ہیں، جنھوں نے اپنے گندے اور گھناؤنے مذہب مرجیہ کو حضرت امام صاحب علیہ الرحمہ کی طرف منسوب کرکے بد باطنی اور شقاوت قلبی کا ثبوت فراہم کیا۔ غسان جیسے لوگ نہ تو حنفی ہیں اور نہ ہی امام صاحب کا ان سے کوئی واسطہ ہے۔ یہ صرف ان کا زبانی جمع خرچ ہے۔ جس کا کوئی اعتبار نہیں۔ جس طرح کوئی قادیانی خود کو مسلمان یا کوئی شیعہ خود کو مومن کہے تو کیا محض ان کے کہہ دینے سے انہیں مسلمان یا مومن تسلیم کر لیا جائے گا؟ ہرگز نہیں اور زبانی دعوے سے قادیانی، شیعہ کو مسلمان اور مومن نہیں مانا جا سکتا تو غسان جیسے مفتریوں کے زبانی دعویٰ سے انہیں احناف میں کس طرح شامل کیا جائے گا فافهم وتدبر ولا تكن من الممترين۔

آگ دی صیاد نے جب آشیانے کو میرے
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

تفصیل درکار ہو تو ہماری کتاب "غنیۃ الطالبین تحقیق کے آئینہ میں" ملاحظہ ہو!

Marfat.com

والے حقائق سے بے خبر ہیں۔ انہیں اس عبارت سے زبردست ٹھوکر لگی ہے، ابراہیم سیالکوٹی اس عبارت کی وضاحت حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''ارجاء دو قسم پر ہے ایک ارجاء ایسا ہے کہ قائل کو سنت سے نکال دیتا ہے دوسرا وہ ہے جو سنت سے نکالتا نہیں''۔ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 50)

آگے لکھتے ہیں:

''حضرت شیخ جیلانی کی مراد شق ثانی ہے اور اس پر کوئی غبار نہیں''۔

(تاریخ اہل حدیث صفحہ 51)

یعنی ''الغنیہ'' کے حوالے سے امام صاحب علیہ الرحمہ پر اول تو اعتراض سمجھنا بہت بڑی ٹھوکر اور غلطی ہے نمبر دو اگر امام صاحب سے منسوب کوئی ایسا حوالہ مل بھی جائے تو چونکہ آپ کا نظریہ فرقہ مرجیہ سے بالکل مختلف ہے لہٰذا امام صاحب علیہ الرحمہ اپنے نظریہ کی وجہ سے سنت سے ہرگز خارج نہیں ہوتے بلکہ اہلِ سنت و جماعت کے بزرگ امام ہی رہتے ہیں۔

بات تو بے غبار ہے لیکن اثری صاحب کا دل و دماغ ضرور غبار آلود ہے کہ بے جا بہ امام صاحب پر اعتراضات کی بوچھاڑ کر رہے ہیں۔

اثری صاحب لکھتے ہیں:

''مرجیہ (جس میں حنفیہ کا نمبر 9 ہے) کا عقیدہ ہے کہ کلمہ طیبہ کا قائل خواہ کتنے ہی گناہ کرے، دوزخ میں نہیں جائے گا۔ (فقہ حنفیہ میں تو حنفیوں کو کبیرہ گناہ ہوں پر دنیا میں بھی شرعی حدود سے معافی دی گئی ہے)''۔

(اصلی اہل سنت صفحہ 61)

اثری صاحب اس عبارت میں یہ تاثر دے رہے ہیں کہ احناف کے نزدیک کلمہ پڑھنے کے بعد جتنے بھی گناہ کیے جائیں کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ آدمی جنتی کا جنتی رہتا

Marfat.com

ہے، حالانکہ یہ بھی سفید جھوٹ اور شرمناک بہتان ہے۔

میر صاحب: احناف کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے طویل عبارت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ اعمال پر جزا سزا کے ترتب کے قائل تھے اور نجات کلی (بحسب وعدۂ الٰہیہ) کے لیے اعمالِ صالحہ کا اعتبار کر کے اعمال سیئہ کو موجب عذاب جانتے ہیں لیکن ان کی معافی اور ان پر عذاب کا فیصلہ سپرد خدا کرتے ہیں''۔

(تاریخ اہل حدیث صفحہ 48)

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اثری صاحب کذب بیانی کا شکار ہیں امام صاحب اور جملہ احناف نیکیوں پر ثواب اور بدیوں پر عذاب ملنے کے قائل ہیں۔

اثری صاحب: فرماتے ہیں:

''مذکورہ بالا تینوں حوالہ جات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ حنفی مذہب میں تمام فرشتوں، اہلِ جنت، انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام، تابعین وتبع تابعین عظام اور سب مسلمان وہ نیک ہوں یا بد ہوں ایمان اور توحید میں سب برابر ہیں ان میں سے کسی کا ایمان نہ بڑھتا اور نہ گھٹتا ہے''۔ (اصلی اہل سنت صفحہ 32)

میر صاحب: اس کی وضاحت میں فرماتے ہیں:

''حضرت امام والا مقام ایمان میں کمی بیشی کے قائل تو ہیں لیکن نفس ایمان اور ایمانیات اور اعمال میں بنا بر حقیقت و ماہیت فرق کر کے ایک جہت میں قائل ہیں اور دوسری میں نہیں اور یہ ایک اجتہادی باریک بینی ہے''۔ (صفحہ 49)

ظاہر ہے اثری صاحب جیسا کوتاہ فہم اور ظاہر بین شخص ایسی ''باریک بینی'' کو

Marfat.com

کیسے پا سکتا ہے؟، جسے اپنے مولانا کی یہ عبارت نظر نہیں آئی۔ وہ اس نکتہ لطیفہ کو کیسے سمجھ سکے گا۔

ابراہیم میر امام صاحب کی تصدیق کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں:

''لطف یہ کہ حضرت امام ہمام ایمان واسلام کے تعلق وتلازم اور دونوں میں امتیاز بحسب حقیقت کو پشت اور شکم کی مثال سے ظاہر کرتے ہیں جو نہایت ہی لطیف ومؤزوں ہے۔ وللّٰہ درہ۔ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 49)

اللہ!......اللہ!......امام صاحب کا نظریہ اتنا پاکیزہ ہے کہ وہابی حضرات کے بزرگ عالم بھی انہیں خراجِ تحسین پیش کیے بغیر نہیں رہ سکے۔ خدا پچھلوں کو بھی عقل وشعور عطا فرمائے!......

اثری صاحب: حضرت امام صاحب کو مرجئی اور جہمی ثابت کرنے کے لیے سوالیہ عنوان قائم کرکے پھر اس کے حق میں مردود دلائل دیتے ہیں......سوالیہ عنوان یہ ہے:

''کیا امام ابوحنیفہ مرجیانہ اور جہمیانہ خیال رکھتے تھے؟'' (اصلی اہل سنت 33)

میر صاحب: اس کا جواب دیتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''آپ پر یہ بہتان ہے۔ آپ مخصوص فرقہ مرجیہ میں سے نہیں ہو سکتے ورنہ آپ اتنے تقویٰ وطہارت پر زندگی نہ گزارتے''۔

اس کے بعد متعدد حوالہ جات سے امام صاحب کو نہایت متقی وپرہیزگار ثابت کیا ہے ملاحظہ ہو۔ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 41،40)

اثری صاحب: سیرۃ النعمان کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

''انہوں (امام ابوحنیفہ) نے اعلانیہ کہا کہ ایمان اور عمل دو جداگانہ چیزیں ہیں اور دونوں کا حکم مختلف ہے''۔ (اصلی اہل سنت صفحہ 36)

یہ آخری حربہ تھا جسے اثری صاحب نے امام صاحب رضی اللہ عنہ کو مرجئی ثابت کرنے

Marfat.com

کے لیے استعمال کیا کہ ایک تو ایمان گھٹتا بڑھتا نہیں اور دوسرا ایمان اور عمل دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ یعنی اعمال ایمان میں داخل نہیں۔ خدا معلوم عبدالغفور اثری کا ابال ٹھنڈا ہوا یا نہیں، امام صاحب کے متعلق معاندانہ جوش انتقام سرد پڑا یا نہیں، ابراہیم میر صاحب کی سن لیں!...... ممکن ہے اثری صاحب کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا دریائے افتراء بھی تھم جائے۔

میر صاحب: ایمان میں کمی بیشی اور اعمال کا جزو ایمان ہونے یا نہ ہونے کے متعلق گفتگو کرنے کے بعد "محاکمہ" کی سرخی جما کر لکھتے ہیں:

> "اعمال کے جزو ایمان ہونے یا نہ ہونے یعنی داخل ماہیت ایمان ہونے یا نہ ہونے کی بناء ایمان و اسلام کی درمیانی نسبت کے سمجھنے پر ہے کہ ہر دو ایک ہیں یا ان میں کچھ اختلاف ہے اور اس امر میں ائمہ دین میں جو اختلاف ہے وہ معلوم علماء ہے۔ جسے امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں اور حافظ ابن حجر نے اور علامہ عینی حنفی نے بھی شرح صحیح بخاری میں نہایت بسط سے بیان کر دیا ہے اس کے مطالعہ سے صاف معلوم ہو سکتا ہے کہ ہر فریق کے پاس قرآن و حدیث سے دلائل ہیں۔ پس کسی فریق کو بھی ملامت نہیں کر سکتے"۔ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 47)

جب امام صاحب کے پاس اپنے نظریہ کے مطابق قرآن و حدیث سے دلائل موجود ہیں تو پھر اثری صاحب کا امام صاحب کے پیچھے لٹھ لیے پڑنا چہ معنی دارد؟

اثری صاحب! کیا آپ کو قرآن و حدیث کے دلائل سے بھی کوئی سروکار نہیں؟، آپ آؤ دیکھتے ہیں نہ تاؤ۔ بس امام صاحب کے ساتھ خدا واسطے کا بیر رکھتے ہوئے جہاں سے بھی اپنی کم عقلی اور کوتاہ فہمی کے مطابق ذرا سی بات بھی امام صاحب کے خلاف نظر آئی فوراً صفحہ قرطاس پر رقم کر کے اپنے ماؤف دل و دماغ کی بھڑاس نکالنا

Marfat.com

شروع کردی، یہ بھی نہ سوچا کہ بات کہاں سے کہاں تک جا پہنچے گی۔ امام صاحب کو عبور کرتے ہوئے قرآن وحدیث پر قدغن لگا رہے ہیں اور یہ بھی خیال نہ کیا کہ اس مسئلہ میں صرف امام صاحب ہی نے اختلاف نہیں کیا کئی جلیل القدر ائمہ کرام بھی اس مسئلہ میں امام صاحب رضی اللہ عنہ کے ہم نوا ہیں۔

جس کو آپ کے شہر سیالکوٹ کے مولانا ابراہیم میر بھی تسلیم کیے بغیر نہیں رہ سکے۔ اگر اس وجہ سے امام صاحب علیہ الرحمہ پر فتویٰ بازی کا ذوق پورا کرتے ہو تو بقیہ ائمہ کرام کی پوزیشن بھی واضح کرو۔ ورنہ اپنے کیے پہ نادم ہو جاؤ اور حضرت امام والا مقام سے روحانی طور پر معافی مانگو! اور آئندہ کے لیے محتاط و مجتنب رہو۔

از خدا خواہیم توفیق ادب

بے ادب محروم شد از لطف رب

اثری صاحب: امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر بہتانات اور الزامات سے اپنے آلودہ دامن کو عوام الناس کی نظر میں پاک وصاف ظاہر کرنے کے لیے اثری صاحب بڑے معصومانہ انداز میں کہتے ہیں:

"قارئین حضرات کے ملحوظ خاطر ہے کہ ہم نے امام ابوحنیفہ کے بارے میں اپنی طرف سے کچھ تحریر نہیں کیا جو کچھ تحریر کیا ہے وہ سب گذشتہ علمائے کرام کی رائے اور بیان ہے"۔ (اصلی اہل سنت صفحہ ۳۶)

اس رائے اور بیان کی حقیقت کیا ہے وہ آپ پچھلے صفحات میں بقول ابراہیم میر ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ یہ صرف اور صرف جھوٹ، افتراء والزام اور اتہام و بہتان ہے۔ رہ گیا اثری صاحب کا یہ قول کہ یہ علماء کرام کی رائے اور بیان ہے۔ تو ابراہیم میر سیالکوٹی کے بیان کی روشنی میں اس رائے اور بیان کا وزن دیکھ لیں! کہ اس کی کیا حقیقت ہے۔

اول: تو یہ ارجاء ایسا نہیں کہ جس سے آدمی اہل سنت سے خارج ہو جائے۔

Marfat.com

دوم: اگر واقعی ایسے ارجاء کے قائل کو گمراہ فرقوں میں رکھ کر اہل سنت سے خارج کرنا ہے تو اپنی جبیں سے پسینہ پونچھیے! اور ذیل کی عبارت کو بغور پڑھئے!...... ابراہیم میر صاحب امام ذہبی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

میر صاحب: "میں کہتا ہوں کہ ارجاء بہت سے بڑے بڑے علماء کا مذہب ہے پس مناسب نہیں کہ اس کے قائل پر حملہ کیا جائے"۔ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 42)

اس ارجاء میں امام صاحب ؒ کے ساتھ اور بھی کئی جلیل القدر ائمہ اور عظیم الشان علماء شامل ہیں——

قائلین ارجاء کی فہرست:

علامہ محمد بن عبد الکریم شہرستانی کی تحقیق کے مطابق:

1- حضرت حسن بن محمد بن علی بن ابو طالب۔
2- حضرت سعید بن جبیر۔
3- حضرت طلق بن حبیب۔
4- حضرت عمرو بن مرہ
5- حضرت محارب بن زیاد
6- حضرت مقاتل بن سلیمان
7- حضرت ذر
8- حضرت عمرو بن ذر
9- حضرت حماد بن ابو سلیمان
10- حضرت امام ابو حنیفہ
11- حضرت قاضی ابو یوسف

Marfat.com

12- حضرت امام محمد بن حسن

13- حضرت قدیر بن جعفر۔

یہ تمام حضرات بھی ارجاء کے قائل ہیں۔اور سنو!...... یہ کوئی چھوٹے موٹے افراد نہیں کہ جنہیں ٹھکرا دیا جائے، اس فہرست کو تحریر کرنے کے بعد شہرستانی لکھتے ہیں:

ھوء لاء کلھم ائمۃ الحدیث۔(الملل والنحل جز1،صفحہ 130)

ترجمہ: یہ تمام حضرات (علم) حدیث کے امام اور پیشوا ہیں۔

اب یہاں اپنے بزرگ ابراہیم میر کا یہ فرمان بھی نگاہ عبرت خیز سے پڑھیے!

''اس فہرست میں دیگر بزرگوں کے ساتھ امام ابوحنیفہ اور آپ کے استاد حماد کا بھی ذکر ہے جن کے مناسب حال یہ شعر ہے:

نہ تنہا من دریں مے خانہ مستم
جنید و شبلی و عطار شد مست

(تاریخ اہل حدیث صفحہ 42)

یعنی اس مسئلہ میں میں اکیلا نہیں ہوں۔ حضرت جنید، شبلی و عطار علیہم الرحمہ بھی اسی کے قائل ہیں۔

اثری صاحب: کیا ان میں سے کسی پر کوئی فتویٰ نہیں؟، صرف احناف سے ہی جفا مول لے رکھی ہے۔

تمہی منصف بنو خدا کے لیے
کیا ہمی ہیں فقط جفا کے لیے

<u>علماء کیا کہتے ہیں؟:</u>

اثری صاحب کہتے ہیں ''علماء نے امام صاحب کو مرجی کہا''۔

ہمیں کتاب کی طوالت کا احساس نہ ہوتا تو ہم بتاتے کہ کتنے ہی ایسے اقوال ہیں

Marfat.com

جو باوجود کہ علماء کے ارشاد فرمودہ ہیں لیکن وہابی لوگ صرف اس لیے نہیں مانتے کہ وہ ان کے مسلک وعقیدہ کے خلاف ہیں، یہ تفصیل کسی اور فرصت میں عرض کریں گے، یہاں صرف اثری صاحب کو ان کے بزرگ عالم ابراہیم میر کا فرمان سنانا مقصود ہے، میر صاحب فرماتے ہیں:

"حاصل کلام یہ کہ لوگوں کے لکھنے سے آپ کس کس کو ائمہ اہلِ سنت کی فہرست سے خارج کریں گے"۔ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 42)

یہ تو اثری صاحب ہی بتائیں گے کہ کس امام کو زمرۂ اہلِ سنت سے خارج کر کے اپنا نامہ اعمال سیاہ کر کے دونوں جہانوں کی روسیاہی مول لینے کا پروگرام ہے ——

ہم نہ کہتے تھے اے داغ تو زلفوں کو نہ چھیڑ
اب وہ برہم ہے تو ہے تجھ کو قلق یا مجھ کو!!!

اثری صاحب کی چوری اور سینہ زوری:

عبدالغفور اثری نے حضرت امام صاحب کو مرجئی بنانے میں ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگایا، اور کمال کذب بیانی اور بہتان بازی کے باوجود اپنے آپ کو بے گناہ و پاک دامن باور کرانے کے لیے لکھتے ہیں:

"اس سے امام ابوحنیفہ کی تنقیص اور کسرِ شان مطلوب اور نہ توہین اور ذلت مقصود ہے بلکہ حقیقت حال سے آگاہ کیا ہے"۔ (اصلی اہل سنت صفحہ 36)

اس کو کہتے ہیں چوری اور سینہ زوری، کیا کسی شخص کو گمراہ اور جہنمی کہہ دینا کسی تنقیص اور کسرِ شان سے کم ہے؟ کسی انسان کی ذلت، توہین اور تنقیص کیلئے اس سے بڑھ کر شاید ہی کوئی الفاظ ہوں۔

اثری صاحب بقلم خود:

عبدالغفور اثری نے ہماری اسی کتاب کے ایک چیلنج پر اضطراب و سب چینی ...

Marfat.com

مظاہرہ کیا جس کا ہم نے فی الفور محاسبہ کر کے اسے کافور کر دیا تھا، تفصیل کیلئے اسی کتاب کے "اظہارِ حقیقت" کو دیکھیے!......ہم اثری صاحب کی حقیقت کو مزید بے نقاب کرتے ہوئے انہیں کے دو حوالے پیش کر کے دعوتِ فکر دینا چاہتے ہیں...... وھو ھذا۔

﴿۞﴾ اثری صاحب ایک سند پر جرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس میں نعمان بن ثابت کوفی واقع ہوا ہے"۔

(رضا خانی اعتراضات کا علمی وتحقیقی جائزہ صفحہ 61)

یہاں انہوں نے سیدنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر نہایت ہی بد باطنی، بے نصیبی، شقاوت قلبی اور عامیانہ انداز میں کیا ہے، حالانکہ حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے وہابی اکابرین نے نہ صرف امام بلکہ امام اعظم بھی لکھا ہے، جبکہ اثری بدباطن نے معروف طریقے سے ان کی کنیت بھی ذکر کرنا گوارا نہ کی اور بازاری لہجہ میں کہا۔ "واقع ہوا ہے" اور نہ ہی آپ کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ لکھنا گوارا کیا۔ اس انداز و روش پر ان کا اپنا فتویٰ ہی ملاحظہ فرمائیں! کیونکہ:

ع ہم کچھ کہیں گے تو شکایت ہوگی

﴿۞﴾ اثری صاحب نے اپنے ایک مدمقابل پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے:

"ائمہ دین کے اسماء گرامی میں سے کسی ایک پر بھی ایک مرتبہ بھی" "رحمۃ اللہ علیہ"

لکھنا پسند نہ فرمایا جس سے ان کی بد باطنی اور بے نصیبی صاف ظاہر ہے۔

ڈھیٹ اور بے شرم دنیا میں بھی دیکھے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے نصیبی آپ کی

(جائزہ صفحہ 64)

لہٰذا ہمارا مشورہ ہے کہ اثری صاحب اپنی دونوں عبارتیں دیکھیں! اور:

ع اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی

Marfat.com

اثری صاحب! سنو اپنے میر صاحب کی نصیحت:

ہم اثری صاحب کو اپنی طرف سے پھر بھی کچھ نہیں کہیں گے، صرف انہیں ان کے اپنے "مولانا" کا ارشاد پڑھنے کی زحمت دیں گے، تاکہ انہیں ہمارے ساتھ کسی قسم کا شکوہ نہ کرنا پڑے، وہ جو کچھ نہ برا لگنا چاہیں اس کے تحت ان کے اپنے ہی مولانا آئیں، اس لیے انہیں کچھ کہتے ہوئے بھی شرم آئے گی۔ کیونکہ دوسروں سے مخاطب ہوتے وقت اثری صاحب اکثر صبر و تحمل اور بردباری کا دامن چھوڑ بیٹھتے ہیں۔

سنیے!...... میر صاحب لکھتے ہیں:

"اب میں اس مضمون کو ان کلمات پر ختم کرتا ہوں اور اپنے ناظرین سے امید رکھتا ہوں کہ وہ بزرگانِ دین سے خصوصا ائمہ متبوعین سے حسن ظن رکھیں اور گستاخی اور شوخی و بے ادبی سے پرہیز کریں کیونکہ اس کا نتیجہ ہر دو جہان میں موجب خسران و نقصان ہے......

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم شد از لطف رب

(تاریخ اہل حدیث صفحہ 52)

وہابیوں کے شیخ الکل کا فتویٰ:

میر صاحب ہی لکھتے ہیں:

- "شیخ الکل حضرت سید نذیر حسین صاحب مرحوم سے دریافت کیا تو آپ نے جواب میں کہا کہ ہم ایسے شخص کو جو ائمہ دین کے حق میں بے ادبی کرے چھوٹا رافضی (شیعہ) جانتے ہیں"۔ (تاریخ اہل حدیث صفحہ 52 حاشیہ نمبر 1)
- دوسرا فرمان بھی ملاحظہ فرمائیں!

Marfat.com

"آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ائمہ دین اور خصوصاً امام ابو حنیفہ کی بے ادبی کرتا ہے۔ اس کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا"۔ (تاریخ اہلِ حدیث صفحہ 302)

مخلصانہ گذارش:

ہم وہابی حضرات کے غیر محتاط مصنفین اور بے لگام مولفین کی خدمت میں مخلصانہ گزارش کریں گے کہ درج بالا اپنے اکابر علماء کے بیانات کو بار بار پڑھیں! اور اپنی طرزِ تحریر اور اندازِ تبلیغ پر غور فرمائیں!، کہ آپ کے اس اندازِ بیان کی وجہ سے عوام الناس کے دلوں سے حضرات ائمہ دین اور خصوصاً حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی عظمت و رفعت، شان و مقام اور توقیر و تکریم کس طرح تیزی سے رخصت ہو رہی ہے؟ اور وہ بزرگانِ دین کی شان میں بے ادبی اور بے باکی کے مرتکب ہو کر متاعِ ایمان سے محروم، راہِ راست سے دور اور شیطان کیلئے باعثِ سرور اور ذریت ابلیس میں شمول و مغرور ہو رہے ہیں ——

خدارا!...... اپنے اندازِ تحریر کو بدلیئے!...... اختلافِ رائے ہونا کوئی گناہ کی بات نہیں وہ ہوتا رہتا ہے۔ لیکن مخالفت برائے مخالفت سے دین و دنیا کی بربادی اور سوء خاتمہ کا خطرہ ہے۔

للہ!...... ایسی گمراہ کن تحریروں سے باز آیئے!...... ورنہ کل قیامت کے روز ان بزرگانِ دین نے جب خدا تعالیٰ کے روبرو تم سے باز پرس کی تو پھر تم سے کوئی جواب نہیں بن پڑے گا۔

جب وہ سرِ حشر پوچھیں گے بلا کے سامنے
کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

یقیناً ہمیں آپ سے ذاتی کوئی اختلاف نہیں ہے۔ صرف اور صرف دینی اور

Marfat.com

مذہبی اختلاف ہے اور وہ بھی مبنی بر اخلاص، ہمیں انسانیت کے ناطے پھر بھی آپ کا احساس ہے، اگر آپ کا سوء خاتمہ ہو جائے، اور "دولت ایمان" چھن جائے، قبر و حشر میں نقصان و خسران اٹھانا پڑے تو یقیناً ہمیں دکھ اور رنج ہوگا، اور نجانے آپ کی وجہ سے کتنے مسلمانوں کو انہی حالات کا سامنا کرنا پڑے، اس لیے ہم آپ کو ابھی سے سمجھائے دیتے ہیں۔

لو کوئی بجا سہی لیکن، یہ بھی سوچا ہے یہ بھی جانا ہے
جس خدا نے پیدا کیا ہے، مولانا! اس خدا کو بھی منہ دکھانا ہے

اور

کرو توبہ کہ آنے والا ہے روزِ حساب
خدا کے سامنے دو گے بھلا تم کیا جواب

ہماری بات کو ایک مسلمان کی مخلصانہ اور خیر خواہانہ گذارش سمجھیں۔ خود غرضی اور ذاتی منفعت پر محمول نہ کریں...... کیونکہ:

میں خود غرض نہیں میرے آنسو پرکھ کے دیکھ
فکر چمن ہے مجھے غم آشیاں نہیں!!!

بہتر گروہ جہنمی صرف ایک جنتی:

قارئین کرام اس طویل لیکن ضروری بحث کو ملاحظہ کر لینے اور تہتر فرقوں کی نشاندہی سے آگاہی کے بعد اب درج ذیل احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں یہ معلوم کریں کہ تہتر فرقوں میں کون سا گروہ جنتی ہے اور اس کا نام کیا ہے؟

❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

قال رسول اللہ ﷺ لیاتین علی امتی ما اتی علی بنی اسرائیل

Marfat.com

حذو النعل بالنعل حتی ان کان منھم من اتی امه علانیة لکان فی امتی من یصنع ذالك وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین و سبعین ملة و تفترق امتی علی ثلث و سبعین ملة کلھم فی النار الاملة واحدة قالوا من ھی یا رسول اللّٰہ قال ما انا علیه و اصحابی۔[1]

(ترمذی شریف حصہ دوم صفحہ 89، والفظ لہ، مشکوٰۃ شریف صفحہ 30، مستدرک للحاکم جلد اول صفحہ 129)

ترجمہ: رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت پر ایسا وقت ضرور آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا۔ جس طرح جوتا جوتے کے برابر ہوتا ہے، یہاں تک کہ اگر بنی اسرائیل میں کسی شخص نے اپنی ماں سے علانیہ بدکاری کی تھی تو میری امت میں بھی ایسا شخص ضرور ہوگا جو اس طرح کرے گا اور یقیناً بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ ایک فرقہ کے سوا باقی سب جہنمی ہوں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ جنتی جماعت کون سی ہوگی؟ تو آپ نے فرمایا: جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوگی۔

● حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے:

ثنتان و سبعون فی النار و واحد فی الجنة وھی الجماعة۔

(ابوداؤد شریف حصہ دوم صفحہ 275، والفظ لہ، دارمی شریف حصہ دوم صفحہ 158)

1۔ اثری صاحب کا الزام وتحریف:

قارئین کرام! مندرجہ بالا روایت کو وہابی مصنف عبدالغفور اثری نے بھی اپنی کتاب "اصلی اہل سنت" کے صفحہ 22 پر نقل کیا ہے اور اپنی طرف سے حروف اور اشارات کا اضافہ بھی کیا ہے اور ترمذی شریف کا حوالہ دے کر لکھا ہے "والفظ لہ" یعنی یہ روایت لفظ بلفظ ترمذی شریف، حصہ دوم کے مذکورہ صفحہ پر ہے۔ لیکن واضح ہو کہ یہ روایت بقید حروف و اشارات ترمذی شریف کی مذکورہ جلد، صفحہ پر تو کجا پوری ترمذی شریف کے دونوں حصوں میں کہیں بھی نہیں ہے یہ اثری صاحب کا امام ترمذی پر صریح بہتان ہے اور حدیث پاک میں زبردست تحریف۔

Marfat.com

ترجمہ: بہتر فرقے دوزخی اور ایک گروہ جنتی ہے اور وہ جماعت ہے۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی بیان فرمودہ حدیث پاک میں یہ الفاظ ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

والذی نفس محمد بیدہ لتفترقن امتی علی ثلث و سبعین فرقۃ فواحدۃ فی الجنۃ و ثنتان و سبعون فی النار۔ (ابن ماجہ شریف صفحہ 292)

ترجمہ: قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ (قدرت) میں محمد ﷺ کی جان ہے! میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔ صرف ایک گروہ جنتی ہے باقی بہتر گروہ دوزخی ہوں گے"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث یوں ہے: یہود اکہتر فرقوں میں بٹے تھے، نصاریٰ (عیسائی) بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے:

و تفرقت امتی علی ثلثۃ و سبعین فرقۃ کلھا فی النار الافرقۃ واحدۃ من کان علی ما انا علیہ الیوم و اصحابی۔

(الترمذی بحوالہ شرح الخطاب جلد 2 صفحہ 64، والفقائد ابوداؤد جلد 2 صفحہ 275، ابن ماجہ صفحہ 292)

ترجمہ: اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔ تمام فرقے دوزخ میں جائیں گے۔ سوائے ایک گروہ کے، جو اس طریقہ پر ہوگا جس پر آج میں اور میرے صحابہ کرام ہیں۔

دعوتِ فکر:

ان احادیث مبارکہ میں رسول اکرم شفیع معظم ﷺ نے کھلے لفظوں میں دوٹوک فیصلہ فرمادیا ہے کہ جس طرح پہلے لوگوں میں فرقے بنے تھے۔ ایسے ہی مسلمانوں میں کئی فرقے پیدا ہوں گے، لیکن تمام فرقے کلمہ، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ، صدقات ب

Marfat.com

لانے کے باوجود جنت کے حقدار نہیں بن سکیں گے۔ ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے، صرف ایک جماعت جنت میں جائے گی، تاجدار کائنات، فخر موجودات حضرت رسول پاک علیہ الصلوات والتسلیمات اپنی زبان رسالت سے یہ ارشاد فرما رہے ہیں، وہ زبان مبارک جس کے متعلق خدا تعالیٰ اعلان فرما رہا ہے:

وما ینطق عن الھوٰیo ان ھو الا وحی یوحٰی۔(النجم:4،3)

ترجمہ: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو وحی ہے جو انہیں کی جاتی ہے۔

تمام مسلمانوں کو اس فرمان مبارک کی روشنی میں جنتی جماعت کو تلاش کر کے اس میں شامل ہو جانا چاہیے، تاکہ حضور اکرم ﷺ کی رضا و خوشنودی اور دنیا و آخرت میں سرخروئی حاصل ہو سکے۔

ہر کلمہ گو جنتی نہیں:

بعض حضرات اس زعم فاسد میں مبتلا ہیں کہ ہر کلمہ پڑھنے والا جنتی ہے، سارے فرقے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت سے ہیں، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ بجالاتے ہیں، لہٰذا انہیں برا اور جہنمی نہیں کہنا چاہیے...... لیکن

ع ایں خیال است و محال است و جنوں

کیونکہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ظاہری زمانہ مبارکہ میں بھی ایسے لوگ موجود تھے جو کلمہ و نماز، پاکبازی و پارسائی، اسلام و ایمان کا ڈھنڈورا پیٹتے تھے، ان کے دعویٰ کو رد کرتے ہوئے خالقِ ارض و سما نے ارشاد فرمایا:

ومن الناس من یقول اٰمنا باللّٰہ و بالیوم الاٰخر و ما ھم بمؤمنین۔

(البقرہ:8)

Marfat.com

ترجمہ: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور روز قیامت پر حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں۔

یعنی کلمہ پڑھنے اور ایمان کا دعویٰ کرنے کے باوجود وہ ہرگز مومن نہیں، ظاہر ہے کہ جو مومن نہیں وہ جنت کا حقدار بھی نہیں۔

معلوم ہوا کہ نماز، روزہ، مسجد، کلمہ اور دیگر نیک کام تب فائدہ دیں گے جب عقائد درست ہوں گے۔

◉ مزید ارشاد فرمایا:

اذا جآءک المنافقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ واللہ یعلم انک لرسولہٗ واللہ یشھد ان المنافقین لکذبون۔ (المنافقون:1)

"اے محبوب! جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ ضرور اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ آپ اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک منافق جھوٹے ہیں"۔

کیونکہ یہ صرف زبانی دعوے ہیں، ان کے دل اس بات کی تصدیق نہیں کرتے۔

◉ اس لیے فرمایا:

فی قلوبھم مرض۔ (البقرہ:10)

"ان کے دلوں میں (بغضِ رسالت) کی بیماری ہے"۔

◉ مزید فرمایا:

و اذا قاموا الی الصلوۃ ...... الآیہ۔ (النسآء:142)

"اور جب وہ نماز (پڑھنے) کیلئے کھڑے ہوتے ہیں"۔

یعنی منافق نمازیں بھی پڑھا کرتے تھے۔

◉ مزید فرمایا:

Marfat.com

والذین اتخذوا مسجدا ضرارا ...... الآیہ۔(التوبہ:107)

''اور (منافق) وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسجد ضرار بنائی ہے''۔

گویا منافق مسجدیں بھی بناتے تھے، لیکن یہ سارے اچھے امور انہیں فائدہ نہ دے سکے، ان کے کام نہ آئے، بلکہ برباد اور اکارت گئے، کیونکہ ان کے عقیدوں میں خرابی تھی، اس لیے وہ جہنمی قرار پائے۔

ارشادِ ربانی ہے:

ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔(النساء:145)

''بیشک منافقین جہنم کے نچلے طبقہ میں ہوں گے''۔

کون سا گروہ جنتی ہے؟:

یہ بات معلوم کرنے کے بعد کہ مسلمان تہتر فرقوں میں تقسیم ہوں گے۔ بہتر فرقے دوزخ میں جھونک دیئے جائیں گے صرف ایک جماعت حق پر قائم رہے گی جو جنت کی وارث اور حق دار ہوگی۔ یہ جاننا ضروری ہے کہ اس جنتی گروہ کا نام اور پہچان کیا ہے؟ تاکہ اس کی علامت و شناخت معلوم کر کے آدمی اس جنتی جماعت میں شامل ہو جائے اور بقیہ جہنمی گروہوں کی سنگت وصحبت اور قربت و محبت سے گریز کیا جائے، اور جہنم سے نجات اور جنت میں خلود و قرار نصیب ہو سکے۔

اہلِ جنت اہلِ سنت:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں مخبر صادق، عالم ما کان وما یکون، حضور مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں تفرقہ بازی کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

تہتر فرقوں میں صرف ایک گروہ جنتی ہوگا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض گزار ہوئے:

یا رسول اللہ ومن ھم قال اھل السنۃ والجماعۃ۔

(احیاء العلوم جلد 3 صفحہ 244 مطبوعہ دار الفکر بیروت)

Marfat.com

ترجمہ: یارسول اللہ (ﷺ) وہ کون (سا گروہ) ہے تو آپ نے فرمایا: وہ اہل سنت وجماعت ہے۔

- حافظ زین الدین عراقی نے لکھا ہے: و اسانیدھا جیاد اس کی سندیں عمدہ و بہترین ہیں۔ (حاشیہ احیاء العلوم جلد 3 صفحہ 204)
- اور اتحاف السادۃ المتقین شرح احیاء العلوم الدین میں بھی اس حدیث کی توثیق موجود ہے۔

نوٹ: عبداللہ روپڑی وہابی نے لکھا ہے:

یہ حدیث قرنا بعد قرن ایسی مشہور چلی آتی ہے کہ اس شہرت نے اس کو اعلیٰ درجہ کی صحیح بنادیا ہے۔ (فتاویٰ اہلحدیث جلد 1 صفحہ 3)

- علامہ محمد بن عبدالکریم شہرستانی لکھتے ہیں:

جب حضور اکرم ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی کہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی تمام فرقے ہلاک ہو جائیں گے سوائے ایک گروہ کے تو عرض کیا گیا کہ نجات پانے والے گروہ کا کیا نام ہے؟

قال اهل السنة والجماعة۔ (الملل والنحل حصہ اول صفحہ 21 مطبوعہ قاہرہ)

ترجمہ: تو آپ نے فرمایا: اس کا نام، اہل سنت وجماعت ہے۔

- امام ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی مضمون لکھا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عرض پر آپ نے فرمایا جنتی جماعت، اہل سنت وجماعت ہے۔ (تنبیہ الغافلین صفحہ 201)
- حضرت شیخ ابوشکور سالمی فرماتے ہیں:

روی عن النبی ﷺ انه قال ستفترق امتی من بعدی ثلثة و سبعون فرقة كلهم فی النار الا واحدة وهی اهل السنة والجماعة۔

(تمہید ابی شکور سالمی)

Marfat.com

ترجمہ: مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: عنقریب میرے بعد میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔ ایک گروہ کے علاوہ تمام فرقے دوزخ میں جائیں گے......اور (وہ ایک جنتی گروہ) اہلِ سنت و جماعت ہے۔

ان روایات میں نبی مکرم، شفیع معظم ﷺ نے دوٹوک فرمادیا کہ جنتی جماعت صرف ایک ہی ہے۔ جس کا نام اہلِ سنت و جماعت ہے۔ اس کے سوا دنیا کے تمام فرقے جہنمی اور ہلاک ہونے والے ہیں۔

اہلِ سنت سوادِ اعظم ہیں:

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

ان امتی لا تجتمع علی ضلالة فاذا رأیتم اختلافا فعلیکم بالسواد الاعظم ۔ (ابن ماجہ صفحہ 292)

ترجمہ: بیشک میری امت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہوگی جب تم کوئی اختلاف دیکھو تو تم پر بڑی جماعت کے ساتھ رہنا لازم ہے۔

اس حدیث پاک میں حکم دیا گیا ہے کہ اگر لوگوں میں اختلاف پڑ جائے اور امت فرقوں کی بھینٹ چڑھ جائے تو اس وقت کسی اور طرف جانے کی ہرگز ضرورت نہیں صرف اور صرف سوادِ اعظم کی پیروی اور تابعداری ضروری ہے، تم اسی کی صحبت و رفاقت اختیار کرنا۔

سوادِ اعظم سے کیا مراد ہے؟:

سوادِ اعظم کی حقیقت سے آگاہ ہونے کیلئے دیگر اکابرین کی تحریرات و تاثرات سے پہلے سرکارِ دو عالم، تاجدارِ عرب و عجم، فخر آدم و بنی آدم (علیہ السلام)، حضور کرم ﷺ کا

Marfat.com

فیصلہ مبارک کر لیجئے!......

حضرت ابو درداء، حضرت ابو امامہ حضرت واثلہ بن اسقع اور حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہم) یہ چاروں صحابہ کرام ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ:
رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ نے بنی اسرائیل میں گروہ بندی کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

کلھم علی الضلالۃ الا السواد الاعظم قالوا یا رسول اللہ و من السواد الاعظم؟ قال: من کان علی ما انا علیہ و اصحابی۔

(طبرانی کبیر جلد 8 صفحہ 153 حدیث نمبر 7659 والفتال مجمع الزوائد جلد 1 صفحہ 161)

ترجمہ: تمام گروہ گمراہی پر قائم ہیں سوائے سوادِ اعظم کے صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! سوادِ اعظم کون لوگ ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر قائم ہیں۔

ایک روایت میں حضرت ابو غالب علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں:

کنت فی مسجد دمشق فجاءوا بسبعین رأساً من رؤوس الحروریۃ فنصبت علی درج المسجد فجاء ابو امامۃ رضی اللہ عنہ فنظر الیھم فقال: کلاب جھنم، شرقتلی، قتلوا تحت ظل السماء و من قتلوا خیر قتلی تحت السماء و بکی فنظر الی و قال: یا ابا غالب: انک من بلد ھؤلاء؟ قلت نعم، قال أعاذک قال اظنہ قال اللہ منھم، قال: تقرأ آل عمران؟ قلتہ نعم قال "منہ آیات محکمات ھن ام الکتاب و اخر متشابھات فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ و ابتغاء تا ویلہ و ما یعلم تأویلہ إلا اللہ و الراسخون فی العلم"۔ (آل عمران: 7)

Marfat.com

قال: "یوم تبیضّ وجوہ و تسودّ وجوہ فاما الذین اسودت وجوھھم أکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون" قلت یا ابا امامۃ: انی رأیتك تھریق عھد تك قال نعم رحمۃ لھم انھم کانوا من اھل الاسلام قال افترقت بنو اسرائیل علی واحدۃ و سبعین فرقۃ و تزید ھذہ الامۃ فرقۃ واحدۃ کلھا فی النار الا السواد الاعظم، علیھم ما حملوا و علیکم ما حملتم و ان تطیعوہ تھتدوا و ما علی الرسول الا البلاغ السمع و الطاعۃ خیر من الفرقۃ و المعصیۃ فقال لہ رجل: یا ابا امامۃ! أمن رأیك تقول ام شیء سمعتہ من رسول اللہ ﷺ؟...... قال انا لجری قال بل سمعتہ من رسول اللہ ﷺ مرۃ و لا مرتین حتی ذکر سبعاً۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد 7 صفحہ 554 رقم 37892، السنن الکبریٰ للبیہقی 18868، المعجم الکبیر جلد 8 صفحہ 267، 268 رقم 8034، 8035، مسند حارث 2/716 رقم 706)

یعنی میں دمشق کی مسجد میں تھا، اس وقت ستر خارجیوں کے سر مسجد کی سیڑھیوں پر نصب کئے گئے تھے، پھر حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے، آپ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا یہ جہنم کے کتے ہیں اور آسمان کے نیچے تمام مقتولوں سے بدتر ہیں، اور ان کی جماعت نے جن کو شہید کیا وہ زیر آسمان تمام مقتولوں سے بہتر ہیں اور پھر آپ رو پڑے پھر میری طرف دیکھا اور پوچھا: اے ابو غالب!...... کیا تو اس شہر سے ہے؟ میں نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے ان سے محفوظ رکھے، انہوں نے کہا: کیا تم سورۃ آل عمران پڑھتے ہو؟ میں نے کہا ہاں!...... آپ نے یہ آیات پڑھیں (کتاب) میں سے کچھ آیتیں محکم (احکام بیان کرنے والی) ہیں وہی کتاب کی بنیاد ہیں اور دوسری آیات متشابہ ہیں، پس وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں کجی ہے، اس میں صرف

Marfat.com

متشابہات کے پیچھے پڑتے ہیں۔ (صرف) فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اور اپنی مرضی کے معانی بیان کرنے کیلئے، حالانکہ ان کی اصل مراد کو صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور علم میں کامل پختگی رکھنے والے، پھر آپ نے یہ آیات پڑھیں: جس دن کئی چہرے سفید ہوں گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے، تو جن کے چہرے سیاہ ہو جائیں گے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا؟ تو جو تم کفر کرتے تھے اس کے بدلے میں عذاب (کا مزہ) چکھ لو، میں نے عرض کیا۔ اے ابوامامہ!...... میں دیکھتا ہوں کہ آپ رو رہے ہیں؟ فرمایا: ہاں!...... ان لوگوں (خارجیوں) پر ترس کھاتے ہوئے، کہ یہ (پہلے) اہل اسلام میں سے تھے۔ (بعد میں اپنی گستاخیوں کی وجہ سے اسلام سے نکل گئے) اور فرمایا بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور یہ امت ان سے ایک فرقہ بڑھے گی (اور بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی) اور سواد اعظم (بڑی جماعت) کے علاوہ سارے فرقے جہنم میں جائیں گے، وہ اس کے جواب دہ ہیں جو ذمہ داری ان پر ڈالی گئی اور تم جوابدہ اس کے ہو جو ذمہ داری تم پر ڈالی گئی...... اور اگر تم رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے اور آپ کے ذمہ تو صرف (واضح طور پر) پہنچا دینا ہے اور غور سے (احکامات کو) سننا اور ان پر عمل کرنا فرقہ میں پڑنے اور نافرمانی کرنے سے بہتر ہے...... اس کے بعد ایک شخص نے کہا: اے ابو امامہ!...... کیا تم اپنی طرف سے یہ باتیں کہہ رہے ہو یا ان میں سے کچھ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟...... فرمایا: (اگر میں اپنی طرف سے کہوں) تب تو میں بڑی جسارت کرنے والا ہوں۔ نہیں بلکہ میں نے (یہ باتیں) ایک بار یا دو بار نہیں بلکہ سات بار رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں۔

اس روایت میں بھی تمام فرقوں میں صرف سواد اعظم (اہلسنت و جماعت) کو ہی جنتی، نجات یافتہ اور کامیاب ہونے والا قرار دیا گیا ہے۔

Marfat.com

معلوم ہوا کہ اہلِ سنت و جماعت کا طریقہ حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقہ کے مطابق و موافق ہے، اس حدیث پاک میں سوادِ اعظم اہلِ سنت و جماعت کو کہا گیا ہے اور انہیں کے ساتھ منسلک و متعلق رہنے کی تاکید کی جارہی ہے۔

اس حقیقت سے مزید آشنائی حاصل کرنے کیلئے درج ذیل اکابرین و محدثین کرام کی تحریرات و بیانات ملاحظہ فرمائیں!

علامہ طحطاوی کا بیان:

فاضل علامہ سیدی احمد مصری طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ درمختار میں نقل کرتے ہیں:

من شذ عن جمهور اهل الفقه و العلم و السواد الاعظم فقد شذ فيما يدخله في النار فعليكم معاشر المومنين با تباع الفرقة الناجية المسماة باهل السنة و الجماعة فان نصرة الله تعالىٰ و حفظه و توفيقه في موافقتهم و خذ لانه و سخطه في مخالفتهم۔

(حاشیہ الطحطاوی علی الدر المختار، کتاب الذبائح جلد 4 صفحہ 153 مطبوعہ دار المعرفہ، بیروت)

''جو شخص جمہور اہل علم و فقہ و سوادِ اعظم سے جُدا ہو جائے وہ ایسی چیز کے ساتھ تنہا ہوا جو اُسے دوزخ میں لے جائے گی تو اے گروہ مسلمین! تم پر فرقہ ناجیہ اہلسنت و جماعت کی پیروی لازم ہے کہ خدا کی مدد اور اُس کا حافظ و کارساز رہنا موافقت اہلسنت میں ہے اور اُس کا چھوڑ دینا اور غضب فرمانا سُنیوں کی مخالفت میں ہے''۔

شیخ محقق کا بیان:

سوادِ اعظم کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

Marfat.com

سوادِ اعظم در دین اسلام مذہب اہلِ سنت و جماعت است۔

(اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ 141)

ترجمہ: دین اسلام میں سوادِ اعظم سے مراد مسلک اہلِ سنت و جماعت ہے۔

امام ثوری کا بیان:

اسی بات کی وضاحت کرتے ہوئے غوث صمدانی حضرت امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

المراد بالسواد الاعظم هو من كان من اهل السنة والجماعة ولو كان واحدا فاعلم ذالك۔ (المیزان الکبریٰ 1/40 مطبوعہ دار الفکر)

ترجمہ: سوادِ اعظم سے مراد وہ لوگ ہیں جو اہلِ سنت و جماعت ہیں اگرچہ وہ تعداد میں ایک ہی ہو۔ اس بات کو (اچھی طرح) جان لو۔

دیکھیے! اہلِ سنت و جماعت کی پیروی اور ان کے ساتھ وابستگی اختیار کرنے کی کتنی سخت تاکید فرمائی گئی ہے کہ کثرت تو رہی ایک طرف اہلِ سنت و جماعت کا اگر کہیں ایک آدمی بھی ہو، تو بھی اسی کی اتباع و پیروی کرنی ہے، ادھر ادھر جانے کی پھر بھی اجازت نہیں ہے۔

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان:

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سوادِ اعظم اہلسنت کو ہی قرار دیا ہے۔ (مکتوبات دفتر دوم مکتوب نمبر 67)

شیخ تفتازانی کا بیان:

حضرت شیخ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ وہ شخصیت ہیں کہ جن کی کتب تمام مکاتب فکر کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہیں۔ آپ سوادِ اعظم کی وضاحت کرتے ہوئے

Marfat.com

ارقام پذیر ہیں:

السواد الاعظم عامة المسلمين ممن هو امة مطلقة والمراد بالامة المطلقة اهل السنة والجماعة وهم الذين طريقتهم طريقة الرسول و اصحابه۔ (التوضیح والتلویح)

یعنی سوادِ اعظم اور مطلق امت سے مراد اہلسنت و جماعت ہیں اور اہلسنت وہی لوگ ہیں جن کا طریقہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے طریقہ کے مطابق ہے۔

شاہ ولی اللہ کا بیان:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں:

قال رسول اللّٰہ ﷺ اتبعوا السواد الاعظم ولما اندرست المذاهب الحقة الا هذه الاربعة كان اتباعها السواد الاعظم و خروج عنها خروجًا عن السواد الاعظم ۔ (عقد الجید صفحہ 54 کراچی)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بڑی جماعت کی پیروی کرو'' جب ان مذاہب اربعہ (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) کے علاوہ تمام مذاہب حقہ مٹ چکے ہیں تو اب ان چاروں مذاہب کی پیروی سوادِ اعظم کی پیروی ہے اور ان سے خروج سوادِ اعظم سے خروج ہے۔

نتیجۂ کلام:

درج بالا گفتگو سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچی کہ

- اختلاف امت کے وقت سوادِ اعظم کی پیروی و تابعداری ہی سے نجات ممکن ہے۔
- اور سوادِ اعظم سے مراد اہلِ سنت و جماعت ہے۔
- ان کی تابعداری ہر مسلمان پر از حد لازم اور ضروری ہے۔
- اہلِ سنت و جماعت کا طریقہ رسول پاک ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقہ

Marfat.com

کے مطابق ہے۔

- چاروں مذاہب کے علاوہ دیگر مذاہب ختم ہو چکے ہیں لہٰذا ان کی پیروی سواد اعظم کی پیروی اور ان سے اعراض سواد اعظم سے روگردانی ہے۔

جو بچھڑا وہ جہنم گیا:

اہل سنت وجماعت کی اتباع اس قدر ضروری ہے کہ جو شخص ان کے دامن سے دست کشی کرے گا اس کے لیے تاجدار کائنات، منبع فیوض و برکات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

- اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذشذ فی النار۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 30)

ترجمہ: سواد اعظم (اہل سنت وجماعت) کی پیروی کرو جو اس سے جدا ہوا وہ جہنم رسید کیا جائے گا۔

- امام حاکم نے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مختلف اسناد کے ساتھ یہی بات نقل کی ہے۔ (المستدرک جلد 1 صفحہ 115، 116)

علاوہ ازیں امام حاکم نے اس مفہوم کی متعدد روایات درج کی ہیں۔ ملاحظہ ہو!

(المستدرک جلد 1 صفحہ 118)

- ایک اور مقام پر موجود ہے:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الجماعة رحمة والفرقة عذاب۔ (مسند احمد جلد 4 صفحہ 278)

ترجمہ: جماعت (کے ساتھ منسلک رہنا باعث) رحمت ہے اور (اس سے کٹ کر) فرقہ (اپنانا باعث) عذاب ہے۔

- ایک اور مقام پر جماعت کے ساتھ منسلک رہنے اور اس کی اتباع کرنے پر زور دیتے ہوئے حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

میری امت کو خدا تعالیٰ کبھی گمراہی پر اکٹھا نہیں فرمائے گا کیونکہ

و ید اللہ علی الجماعۃ و من شذ شذ الی النار۔

(ترمذی شریف حصہ دوم 39، والفتنۃ، المستدرک جلد 1 صفحہ 115،116؛ مشکوۃ شریف صفحہ 30)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد جماعت پر ہے اور جو اس سے بچھڑ گیا وہ جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

۞ ایک روایت میں ہے: وھی الجماعۃ۔

(ابوداؤد جلد 2 صفحہ 275، المستدرک جلد 4 صفحہ 128)

وہ جنتی گروہ (چند افراد نہیں بلکہ پوری) جماعت ہے۔

۞ ایک مرتبہ حضور اکرم، نبی محترم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان کھڑے ہو کر ایک وصیت فرمائی اور اس کے بعد مزید ارشاد فرمایا:

علیکم بالجماعۃ و ایاکم والفرقۃ فان الشیطن مع الواحد وھو من الاثنین ابعد من اراد بحبوحۃ الجنۃ فلیلزم الجماعۃ۔

(ترمذی شریف حصہ دوم 39)

ترجمہ: تم پر جماعت کا ساتھ دینا اور فرقوں سے کنارہ کشی اختیار کرنا لازم ہے کیونکہ شیطان ایک آدمی کے ساتھ رہتا ہے اور دو آدمیوں سے دور بھاگتا ہے جو آدمی جنت میں سب سے اعلیٰ درجہ حاصل کرنا چاہتا ہے وہ جماعت کے ساتھ مل جائے۔

۞ مزید فرمایا:

علیکم بالجماعۃ و العامۃ۔ (مسند احمد جلد 5 صفحہ 243)

تم جماعت اور عام مسلمانوں کے طریقہ کو لازم پکڑو۔

۞ مزید فرمایا:

Marfat.com

من فارق الجماعة شبراً خلع ربقة الاسلام من عنقه۔

(مستدرک جلد 5 صفحہ 180 والمقتدرک بالمستدرک جلد 1 صفحہ 117)

ترجمہ: جو جماعت سے ایک بالشت بھی دور رہا اس نے اسلام کی رسی کو گردن سے اتار دیا۔

ایک روایت میں ہے:

او صیکم باصحابی ...... فمن اراد منکم بحبوحة الجنة فلیلزم الجماعة۔ (المستدرک جلد 1 صفحہ 114)

میں تم کو صحابہ کی پیروی کی وصیت کرتا ہوں، تو جو شخص جنت کے وسط میں پہنچنا چاہے وہ اس جماعت (صحابہ) کو لازم پکڑے۔

مزید فرمایا:

تلزم جماعة المسلمین و امامھم قلت فان لم یکن لھم جماعة و لا امام قال فاعتزل تلک الفرق کلھا۔

(بخاری جلد 2 صفحہ 1049، مسلم جلد 2 صفحہ 127، مشکوۃ صفحہ 461)

تو مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ وابستہ ہو جا میں (راوی) نے عرض کیا اگر مسلمانوں کی جماعت اور امام نہ ہو تو فرمایا: پھر تمام فرقوں سے الگ ہو جا۔

مزید فرمایا:

من خرج من الجماعة قید شبر فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه حتی یراجعهٗ۔ (المستدرک جلد 1 صفحہ 117)

ترجمہ: جو آدمی جماعت سے ایک بالشت بھی باہر ہوا، اس نے اپنے گلے سے اسلام کی رسی کو اتار دیا جب تک جماعت میں واپس نہ لوٹ آئے۔

Marfat.com

۞ مزید فرمایا:

من فارق الجماعة شبر انمات الامات میتة جاھلیة۔

(مسلم جلد 2 صفحہ 128، بخاری جلد 2 صفحہ 1045)

جو جماعت سے ایک بالشت بھی باہر ہوا وہ مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا ہے۔

۞ مزید فرمایا:

من فارق الجماعة شبراً دخل النار۔ (المستدرک جلد 1 صفحہ 118)

ترجمہ: جو جماعت سے ایک بالشت بھی جدا ہوا وہ آگ میں داخل ہوا۔

دعوت فکر

کتنے واضح الفاظ سے سوادِ اعظم اہلِ سنت و جماعت کے ساتھ وابستہ ہونے کا حکم فرمایا جا رہا ہے۔ اور آخر میں تو فیصلہ ہی کر دیا کہ جماعت سے ہٹنے والا شیطان کے نرغے میں ہے اور جماعت سے وابستہ رہنے والا جنت کے اعلیٰ درجے میں۔

آج کے اس پرفتن اور انتشار و افتراق کے دور میں ہر مسلمان کو سرکار دو جہان، والیِ بطحا، حضور نبی مکرم ﷺ کے مبارک فرمان کے مطابق تمام فرقوں اور ساری جماعتوں کو خیر باد کہہ کر جماعت اہلِ سنت میں شامل ہو جانا چاہیے تا کہ خدائے بزرگ و برتر اور نبی مکرم ﷺ کی رضا و خوشنودی حاصل ہو اور جنت میں اعلیٰ مقام نصیب ہو سکے۔ باطل تو تیں چھٹ جائیں اور گلشن اسلام میں پھر سے بہار آ سکے۔

ہاں اسی شاخِ کہن پر پھر بنا لے آشیاں

اہلِ گلشن کو شہیدِ نغمۂ مستانہ کر!!

ورنہ سید المرسلین، رحمۃ للعالمین، راحۃ العاشقین ﷺ کے ارشاد پاک کے مطابق اہلِ سنت و جماعت سے کٹ کر تفرقوں میں بٹ جانے والے کا ٹھکانہ صرف

Marfat.com

اور صرف جہنم ہی ہوگا۔ اگر آپ جہنم کے بھڑکتے ہوئے شعلوں سے اپنا دامن بچانا چاہتے ہیں تو اہلِ سنت و جماعت کے دامن سے وابستہ ہو جایئے! کامیابی و کامرانی آپ کے قدم چومے گی۔

طائفہ منصورہ:

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لا تزال طائفة من امتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خذلهم حتى ياتي امر الله وهم كذلك۔ (مسلم جلد 2 صفحہ 143)

"میری امت ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا اسے اس کا مخالف نقصان نہ دے گا حتیٰ کہ خدا کا فیصلہ آ جائے گا اور وہ اسی حالت پر ہوگا"۔

یہی مضمون سیدنا مغیرہ، سیدنا جابر بن سمرہ، سیدنا جابر بن عبداللہ، سیدنا معاویہ، سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص، سیدنا عقبہ بن عامر اور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔ ملاحظہ ہو!

(مسلم جلد 2 صفحہ 143، 144، بخاری جلد 1 صفحہ 16، دارمی جلد 1 صفحہ 73، مشکوٰۃ)

بعض روایات میں ہے کہ وہ گروہ حق کیلئے کفار سے جنگ بھی کرے گا۔ اس حقیقت کو بے نقاب دیکھنے کیلئے درج ذیل دو عبارتیں ملاحظہ ہوں!

1- ابنِ تیمیہ نے لکھا ہے:

"خالص اسلام کو اپنانے والے ہر ملاوٹ سے دور اہلسنت و جماعت ہیں...... انہی میں وہ ائمہ دین ہیں جن کی رہنمائی اور درایت پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے اور یہی طائفہ منصورہ ہے۔ (الفرقۃ الناجیۃ صفحہ 406)

2- نواب صدیق بھوپالی نے لکھا ہے:

Marfat.com

اہلحدیث (وہابی حضرات) میں سے کسی نے ملک میں جھنڈا اس جہاد اصطلاحی حال کا کھڑا نہیں کیا اور نہ کوئی ان میں حاکم یا بادشاہ کسی ملک کا بنا۔ (ترجمانِ وہابیہ صفحہ 21)

اور اسی کتاب کے صفحہ 25 پر تسلیم کیا ہے کہ ہندوستان میں جتنے لوگوں نے انگریز کفار کے خلاف جہاد کیا وہ سب حنفی مذہب کے پیروکار تھے۔

جس سے واضح ہے اہلسنت احناف ہی راہِ حق پر گامزن اور کفار سے جہاد کرنے والے ہیں۔ اور یہی طائفہ منصورہ ہے، جس کی حدیث بالا میں صداقت وحقانیت بیان کی گئی ہے۔

صراطِ مستقیم اور اہلِ سنت:

ہر نمازی دورانِ قرأت ان الفاظ سے بارگاہ خداوندی میں دعا کرتا ہے:

اھدنا الصراط المستقیم۔ (الفاتحہ:5)

ترجمہ: ہم کو سیدھے راستے پر چلا۔

اب معلوم ہونا چاہئے کہ صراط مستقیم سے کون سا راستہ مراد ہے؟

- صاحب تفسیر خازن فرماتے ہیں، صراط مستقیم سے مراد:

السنۃ و الجماعۃ۔ (تفسیر خازن جلد اول صفحہ 17،18)

''حضور علیہ السلام کی سنت مبارکہ اور (صحابہ کرام) کی جماعت (کا راستہ)''۔

مطلب یہ ہے کہ ہر نمازی نماز میں حضور علیہ السلام کی سنت مبارکہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقہ پر چلنے کی دعا مانگتا ہے۔

- علامہ ابن کثیر رقمطراز ہیں:

و ذلك هو الصراط المستقیم لان من وفق لما وفق له من انعم

Marfat.com

علیھم من النبیین و الصدیقین و الشھداء و الصالحین فقد وفق للاسلام۔ (تفسیر ابن کثیر جلد 1 صفحہ 24 دارالقرآن الکریم بیروت)

ترجمہ۔ یہ (انعام یافتہ لوگوں کا راستہ) صراط مستقیم ہے جسے انعام یافتہ لوگوں یعنی نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور نیکوں کے راستے کی توفیق دی گئی اسے اسلام کی توفیق مل گئی۔

علاوہ ازیں مفسرین کرام نے اس آیت کی تفسیر میں مختلف اقوال نقل کیے ہیں۔ لیکن صراط مستقیم کی جو تفسیر خود قرآن اور زبان رسالت مآب (ﷺ) نے ارشاد فرمائی ہے اس کو ذکر کر دینا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔

قرآنی فیصلہ:

صراط مستقیم کی وضاحت کرتے ہوئے خود قرآن بیان کرتا ہے:

صراط الذین انعمت علیھم الآیہ۔ (الفاتحہ:6)

''ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا''۔

کس پر انعام فرمایا؟ آیت قرآنی ہے:

انعم اللّٰہ علیھم من النبیین و الصدیقین و الشھدآء و الصالحین و حسن اولئک رفیقًا۔ (النسآء.69)

اللہ تعالٰی نے انعام فرمایا نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور نیکوں پر، اور یہ بہت اچھے دوست ہیں۔

الحمد للہ ہم نماز میں رسول اعظم ﷺ، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، شہید اعظم رضی اللہ عنہ اور غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور دیگر محبوبانِ خدا کا راستہ طلب کرنے کے پابند ہیں۔ نبیوں میں امام الانبیاء ﷺ کا راستہ سب سے بلند ہے اور امتوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ

Marfat.com

سب سے بہتر ہے۔ گویا ہمیں نماز میں اسی راستہ وطریقہ کو اپنانے کی ترغیب دے کر واضح کر دیا کہ تم نماز میں بھی اہلسنت و جماعت بننے اور اسی پر قائم رہنے کی دعا کیا کرو۔

تفسیر نبوی:

صراط مستقیم کی توضیح حدیث نبوی کی روشنی میں ملاحظہ ہو!

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:

خط لنا رسول اللہ ﷺ خطاثم قال هذا سبيل الله ثم خط خطوطاً عن يمينه و عن شماله و قال هذه سبل على كل سبيل منها شيطن يدعو اليه و قرء و ان هذا صراطي مستقيما فاتبعوه۔

(سنن کبریٰ نسائی جلد 6 صفحہ 343، داری جلد 1 صفحہ 671، مسند احمد جلد 1 صفحہ 436، 465، تحفۃ الاشراف جلد 7 صفحہ 25، مشکوۃ شریف صفحہ 30؛ اللفظ لہ ابن ماجہ صفحہ 3)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے (سمجھانے کے) لئے ایک سیدھی لکیر کھینچی پھر فرمایا: یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اس لکیر کے دائیں بائیں کچھ لکیریں کھینچیں اور فرمایا یہ وہ راستے ہیں جن میں ہر راستہ پر شیطان بیٹھا اپنی طرف بلاتا ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی: "یہ میرا سیدھا راستہ ہے پس اس کی پیروی کرو"۔

اس حدیث پاک میں رسول محترم، نبی محتشم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا یہ سیدھی راہ صراط مستقیم اور میرا راستہ ہے لہٰذا تم اس کی اتباع کرو اور اس سیدھے راستے کے علاوہ دوسرے راستوں پر شیطان بیٹھا ہے اور وہ اپنی طرف آنے کی دعوت دیتا ہے۔ جو میرے راستے (صراط مستقیم) کو چھوڑے گا وہ شیطان کے دام فریب میں پھنس کر عذاب نار کا مستحق ٹھہرے گا اور رحمت خداوندی سے کوسوں دور ہو جائے گا۔

گویا اس حدیث پاک میں سرکار کائنات، فخر موجودات ﷺ نے کھلے لفظوں

Marfat.com

میں یہ فرما دیا کہ جس صراطِ مستقیم کے حصول کی ہر نمازی حالت نماز میں دعا مانگتا ہے وہ میرا طریقہ ہے۔

اور یہ یاد رکھیں! حضور اکرم ﷺ کے مبارک طریقہ کو "سنت" کے پیارے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور جو حضور تاجدار انبیاء ﷺ کے طریقہ پر چلتا ہے وہ اہلِ سنت ہوتا ہے، تو گویا ہر نمازی نماز کی حالت میں بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہوتا ہے کہ اے اللہ! مجھے "اہلِ سنت" بنا۔

تو معلوم ہوا "صراطِ مستقیم" پر وہی گامزن ہو سکتا ہے جو اہلِ سنت ہوگا اور جو "اہلِ سنت" نہیں ہے وہ ہرگز ہرگز صراطِ مستقیم کو نہیں پا سکتا بلکہ راہ حق سے بھٹک کر شیطان کے نرغے میں آ کر عذاب و عتاب پائے گا اور رحمت باری تعالیٰ سے بہت دور ہو کر خائب و خاسر اور نامراد و ناکام ٹھہرے گا۔

لمحہ فکریہ:

اہلِ سنت و جماعت سے بلاوجہ اختلاف و افتراق کرنے والے حضرات پورے اخلاص کے ساتھ غور کریں کہ اہلِ سنت و جماعت سے ناراضگی کتنے بڑے نقصان و خسران کا باعث ہے، سارا کیا دھرا اکارت جا رہا ہے، لہٰذا اہلِ سنت و جماعت سے نفرت و بیزاری چھوڑ دیں کیونکہ صرف اسی جماعت میں شمولیت اختیار کر کے بارگاہ رب العزت میں سرخروئی حاصل ہو سکتی ہے اور بس۔

جنہیں حقیر سمجھ کر بجھا دیا تم نے
یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی

اہلِ سنت قرآن کی روشنی میں:

اللہ تعالیٰ نے قیامت کے حاضرین کی منظر کشی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com

یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ فاما الذین اسودت وجوھھم اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون○ و اما الذین ابیضت وجوھھم ففی رحمۃ اللّٰہ ھم فیھا خلدون۔

(آل عمران 106، 107)

ترجمہ: اس دن کئی چہرے روشن ہوں گے اور کئی کالے ہوں گے تو جو سیاہ رو ہوں گے (انہیں کہا جائے گا) کہ کیا تم نے کفر اختیار کر لیا تھا ایمان لانے کے بعد؟ تو اب عذاب (کی اذیتیں) چکھو بوجہ اس کفر کے جو تم کیا کرتے تھے۔ اور وہ (خوش نصیب) لوگ جن کے چہرے روشن ہوں گے تو وہ رحمت الٰہی (کے سائے) میں ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

دو گروہ کون سے ہیں؟

اس آیت مبارکہ میں دو گروہوں کی حالت کو بیان کیا گیا ہے کہ روز حشر ایک گروہ کے چہرے سیاہ ہوں گے اور وہ عذاب نار میں گرفتار ہوگا اور دوسرا گروہ وہ ہوگا جس کے چہرے سفید اور چمک دار ہوں گے اور یہ گروہ رحمت خداوندی کا مستحق ٹھہر کر جنت کی پرشکوہ نعمتوں پر نازاں و فرحاں اور خوش و خرم ہوگا۔ یہ دونوں گروہ کون سے ہیں؟ اور ان کی پہچان کیا ہے؟، اس بات سے متعارف ہونے کیلئے درج ذیل تفسیر نبوی کو پڑھیئے!

تفسیر نبوی:

رحمت دو عالم، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مذکورہ بالا دونوں گروہوں کا تعارف جن الفاظ سے کرایا ہے انہیں مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مختلف الفاظ سے بیان کیا ہے۔

- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں حضرت نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے خدا تعالیٰ کے فرمان: یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

تبیض وجوہ اهل السنة و تسود وجوہ اهل البدعة۔[1]

(تفسیر در منثور جلد 1 جز 2 صفحہ 63، القنادر تفسیر مظہری جلد 2 صفحہ 116، تفسیر قرطبی جلد 2 صفحہ 167)

ترجمہ: قیامت کے دن اہلِ سنت کے چہرے روشن ہوں گے اور اہلِ بدعت کے چہرے سیاہ ہوں گے۔

﴿۞﴾ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ آیات مقدسہ کو تلاوت فرمایا اور ان کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

تبیض وجوہ اهل الجماعات و السنة و تسود وجوہ اهل البدع و الاهواء۔ (تفسیر در منثور جلد 1 جز 2 صفحہ 63)

ترجمہ: (روز قیامت) اہلِ سنت و جماعت کے چہرے چمکدار ہوں گے اور بدعات و خواہشات والوں کے چہرے کالے ہوں گے۔

﴿۞﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کریمہ کی تفسیر ان الفاظ سے بیان فرمائی ہے:

تبیض وجوہ اهل السنة و الجماعة و تسود وجوہ اهل البدع و الضلالة۔

---

[1] قارئین کرام! اس روایت کو غیر مقلد عبدالغفور اثری صاحب نے اپنی تصنیف "اہلِ سنت" کے صفحہ 62 پر بھی نقل کیا ہے اور اس میں اپنی طرف سے کئی الفاظ و حروف کا اضافہ کیا ہے، جو کہ مندرجہ حوالہ میں مذکور نہیں ہیں۔ یا اثری صاحب کا یہ صرف امام سیوطی پر بلکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضور اکرم ﷺ پر بیادہ بہتان ہے، جو کہ اثری صاحب کی عادت مستمرہ کا ایک ادنیٰ مظاہرہ ہے۔

Marfat.com

(تفسیر در منثور جلد 1 ج2، صفحہ 63، تفسیر مظہری جلد 2 صفحہ 116، تفسیر قرطبی جلد 2 حصہ 4 صفحہ 167، تفسیر ابن کثیر جلد 1 صفحہ 584، تفسیر خازن جلد 1 صفحہ 369)

ترجمہ: اہلِ سنت و جماعت کے چہرے منور ہوں گے اور بدعتی اور گمراہوں کے چہروں پر مردنی چھائے گی۔

نوٹ: یہی مضمون سرفراز گکھڑوی دیوبندی نے اہلِ سنت کی پہچان صفحہ 3 پر محمد یحییٰ گوندلوی نجدی نے مقدمہ دین الباطل جلد 2 صفحہ 30 اور عبد الغفور اثری نے اصلی اہلِ سنت صفحہ 62،61 پر بھی نقل کیا ہے۔

﴿۞﴾ علامہ خطیب بغدادی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے:

یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ فاما الذین اسودت وجوھھم فاھل البدع و الاھواء و اما الذین ابیضت وجوھھم فاھل السنۃ و الجماعۃ۔ (تاریخ بغداد جلد 7 صفحہ 379)

اس روایت کو امام سیوطی نے تین مختلف اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے، ملاحظہ ہو!
(تفسیر درمنثور جلد 2 صفحہ 63)

یعنی قیامت کے دن کئی چہرے سفید اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے پس جن لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے وہ بدعات اور نفسانی خواہشات والے ہوں گے اور جن لوگوں کے چہرے سفید ہوں گے وہ اہلِ سنت و جماعت ہوں گے۔

﴿۞﴾ وہابیوں کے مجتہد قاضی شوکانی نے لکھا ہے:

اخرج ابن ابی حاتم و الخطیب عن ابن عباس فی قولہ (یوم تبیض وجوہ) وجوہ اھل السنۃ و الجماعۃ (و تسود وجوہ) وجوہ اھل البدع و الضلالۃ۔ و اخرجہ الخطیب و الدیلمی عن ابن عمر مرفوعاً و اخرجہٗ ایضاً مرفوعاً ابو نصر السنجری فی الا

Marfat.com

بابانۃ عن ابی سعید۔ (تفسیر فتح القدیر جلد ا صفحہ 371)

"ابن ابی حاتم اور خطیب نے حضرت ابن عباس سے فرمانِ باری تعالیٰ کہ "کچھ چہرے سفید ہوں گے" کی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ اہل سنت و جماعت کے چہرے سفید ہوں گے" اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے" کے متعلق کہا ہے کہ بدعتوں اور گمراہی والوں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ اسے خطیب اور دیلمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً بیان کیا ہے اور ابونصر سنجری نے بھی حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے ابانہ میں مرفوعاً ہی ذکر کیا ہے۔

نتیجۂ گفتگو:

تمام حوالہ جات سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوئی کہ قیامت کے ہولناک اور لرزا دینے والے مناظر میں بھی جو گروہ رحمت خداوندی کے زیر سایہ اور انوار ربانی سے منور اور روشن چہرے والے ہوں گے وہ صرف اہلِ سنت و جماعت ہی ہوں گے۔ بقول فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام

اور یہ بات بھی پایہ ثبوت کو پہنچی کہ اہل سنت و جماعت کے علاوہ بقیہ تمام فرقے اور گروہ بدعتی اور گمراہ ہیں، صرف اہل سنت ہی نجات حاصل کرنے والی جماعت ہے اہل سنت و جماعت کیلئے جنت کے باغ و بہار ہیں جبکہ بدعتی اور گمراہ فرقوں کیلئے عذاب نار کے علاوہ ذلت و روسیاہی ہے۔

سنی خوش نصیب کو باغ و بہار ہے
بد بخت بدعتی کو جہنم کی مار ہے

Marfat.com

سنی بنو! حکم قرآنی:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ اتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ۔ (سورہ لقمان:15)

''اور اس کے طریقے کی پیروی کر جو میری طرف رجوع لایا''۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس ہستی کے طریقے کی پیروی کرنے کا حکم دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لائی۔ اب وہ ہستی کون ہے؟ اس کی نشاندہی کرتے ہوئے مفسرین فرماتے ہیں:

وَ هُوَ النَّبِيُّ صلی اللّٰه علیه وسلم وَ اَصْحَابُهٗ۔

(معالم التنزیل جلد 5 صفحہ 216، بر حاشیہ خازن، لباب التاویل فی معانی التنزیل جلد 5 صفحہ 216 طبع مصر، التفسیر المظہری جلد 7 صفحہ 257 دہلی'' الفتوحات الالہیہ الجمل جلد 3 صفحہ 405 طبع مصر، حاشیہ الصاوی علی تفسیر الجلالین جلد 3 صفحہ 213 طبع مصر)

وہ ہستیاں جن کی اتباع کا حکم ہے وہ نبی ﷺ اور آپ کے اصحاب کرام ہیں۔

نتیجہ ظاہر ہے کہ اس آیت میں بھی طریقۂ نبوی ﷺ اور جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کو لازم پکڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔

سنی بنو!...... حکم نبوی:

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھا کر اپنا رخ انور ہماری طرف پھیرا اور ہمیں دلوں میں اتر جانے والا وعظ فرمایا، جس سے آنکھیں بہہ گئیں اور دل دہل گئے، ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لگتا ہے آپ کا یہ وعظ الوداعی وعظ ہے؟ آپ ہم سے کس بات کا وعدہ لینا چاہتے ہیں؟، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں تقویٰ و پرہیزگاری کا حکم دیتا ہوں اور حق بات سننے اور امیر کی اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں

Marfat.com

اگرچہ تم پر ایک ادنیٰ حبشی غلام ہی امیر کیوں نہ مقرر کر دیا جائے، آگے ارشاد فرمایا:

فانه من يعش منكم بعدي، فسيرى اختلافاً كثيراً فعليكم بسنتي و سنة الخلفاء الراشدين المهديين-

(ابوداؤد حصہ دوم صفحہ 279 والفاظ لہ، ابن ماجہ شریف صفحہ 5، ترمذی جلد 2 صفحہ 92 مشکوٰۃ صفحہ 30 المستدرک صفحہ جلد 1 صفحہ 96)۔

ترجمہ: جو شخص میرے بعد زندہ رہا وہ (امت میں) بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا لہٰذا تم میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنتوں کو لازم پکڑنا۔

— اس حدیث پاک میں نبی محترم ﷺ نے بواسطہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی ساری امت کو سختی کے ساتھ اپنی سنتوں اور اپنے پیارے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے طریقوں پر عمل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

واضح رہے! حضورِ مکرم، نبی محترم ﷺ کی سنت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقوں پر عمل پیرا ہونے والے کو "اہلِ سنت و جماعت" کہا جاتا ہے، تو گویا آقائے کائنات ﷺ اپنی امت کو یہ حکم دے رہے ہیں کہ اختلافِ امت کے وقت تم میری اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنتوں پر عمل کر کے "اہلِ سنت و جماعت" بننا۔

بات وہی ہے جو اوپر بیان ہو چکی ہے کہ جب مسلمان اختلاف و انتشار کا شکار ہو جائیں تو تم سوادِ اعظم اہلِ سنت و جماعت کی پیروی کر کے سنی بننا اور باقی مذاہب باطلہ سے دامن بچا کر اسی کا ہو رہنا۔

اہلِ سنت گمراہ نہیں ہو سکتے:

بعض نادان اہلِ سنت و جماعت پر بات بات پہ بدعت و ضلالت کے فتوے چسپاں کرتے رہتے ہیں۔ ان لوگوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں، اہلِ سنت و جماعت ہرگز ہرگز گمراہ اور بدعتی نہیں، کیونکہ:

Marfat.com

- یہ وہ ناجی جماعت ہے جس کا ہر دور میں ہمیشہ غلبہ اور بول بالا رہا ہے۔
- یہی وہ جماعت ہے کہ شدید اختلاف وافتراق کے دور میں بھی مدنی محبوب ﷺ نے اسی جماعت کے ساتھ منسلک رہنے کا حکم فرمایا ہے۔
- یہی وہ جماعت ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک ﷺ کی منتخب فرمودہ ہے۔

اہلِ سنت و جماعت کی تغلیط و تردید کرنے والے حضرات حقیقت پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے سوچیں کہ اہلِ سنت و جماعت کو برا کہتے کہتے در پردہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اعلیٰ ﷺ کے انتخاب و اعتبار کو برا کہہ رہے ہیں اور خدا و مصطفیٰ (جل جلالہٗ و ﷺ) سے براۃ و بغاوت کر رہے ہیں۔ معاذ اللہ۔

بے گناہوں کو بھی پامال کیے جاتے ہو
پاؤں رکھتے ہو کہاں اور کہاں پڑتے ہیں!

حدیث پاک سے تائید:

مندرجہ بالا بات ایجاد بندہ نہیں، بلکہ سرور کائنات، فخر موجودات، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے درج ذیل ارشادات عالیہ کا خلاصہ ہے ملاحظہ ہو!

- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

قال رسول اللہ ﷺ ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب اللہ و سنة رسوله۔الخ (موطا امام مالک صفحہ 702 مشکوٰۃ صفحہ 31)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں۔ جب تک انہیں تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ ان میں ایک اللہ کی کتاب اور دوسری اس کے رسول ﷺ کی سنت۔

- دوسرے مقام پر موجود ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

یا ایھا الناس انی قد ترکت فیکم ما ان اعتصمتم بہ فلن تضلوا ابدا کتاب اللہ و سنۃ نبیہ ﷺ۔

(سنن کبریٰ جلد دہم صفحہ 114 مستدرک للحاکم جلد 1 صفحہ 93 و الفتاویٰ)

ترجمہ: اے لوگو! میں نے تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑی ہیں اگر تم مضبوطی سے ان سے وابستہ رہو گے تو کبھی گمراہ نہ ہوسکو گے، اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت مبارکہ۔

کتنے واضح الفاظ میں فیصلہ سنا دیا کہ کتاب اللہ اور حضور اکرم ﷺ کی سنت سے وابستہ رہنے والا (اہل سنت) کسی صورت بھی راہ راست سے بھٹک نہیں سکتا۔ بلکہ وہ ہر آن راہ راست اور جادۂ جنت پہ گامزن رہے گا، اس حدیث پاک میں کتاب و سنت پر عمل کرنے والے (اہل سنت) کو زبان رسالت ﷺ نے ہمیشہ کیلئے ہدایت و کامیابی کا سرٹیفکیٹ مرحمت فرما دیا ہے کیونکہ انہیں ایسا راستہ نصیب ہوا ہے جو سیدھا

ے۔ مندرجہ بالا روایت کو غیر مقلد عبدالغفور اثری نے اپنی کتاب "اصلی اہل سنت" کے صفحہ 18 پر حروف کے اضافے کے ساتھ نقل کیا ہے اور موطا امام مالک کے علاوہ مشکوٰۃ شریف صفحہ 31 کا حوالہ بھی دیا ہے۔ واضح ہو کہ مندرجہ بالا روایت بقید حروف موطا اور مشکوٰۃ شریف صفحہ 31 پر تو کجا پوری موطا و مشکوٰۃ شریف کے کسی بھی صفحہ پر ہرگز موجود نہیں ہے۔ یہ اثری صاحب کا امام مالک اور امام محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی پر زبردست جھوٹ اور صریح بہتان ہے جس میں اثری صاحب خوب ماہر ہیں۔

اثری صاحب! آپ شکایت تو علامہ ضیاء اللہ قادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کرتے ہیں جبکہ آپ خود تحریف اور کذب بیانی کے میدان کے شہسوار ہیں دوسروں کو ہدف طعن بنانے کے بجائے آپ کو اپنی گفتار و کردار کی فکر کرنا چاہئے تھی بقول کے

اوروں کے عیب بے شک ڈھونڈا کرو رات دن
چشم عبرت سے کبھی اپنی بھی سیاہ کاری دیکھ!

Marfat.com

جنت اعلیٰ کو جاتا ہے۔

شفاعت اور حصول جنت اہلِ سنت کی پیروی میں:

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رجلان لاتنا لهم شفاعتي و في رواية اخرىٰ صنفان من امتي لاتنا لهما شفاعتي امام ظلوم وغال في الدين مارق منه يعني الذى يغلو في دينه حتى يخرج من طريق السنة و الجماعة۔

(تنبیہ الغافلین صفحہ 301 از امام ابو اللیث سمرقندی)

ترجمہ: دو آدمیوں کو میری شفاعت نصیب نہ ہو گی، ایک تو ظالم حکمران اور دوسرا غلو کر کے دین سے نکلنے والا، یعنی جو آدمی گمراہی اختیار کر کے سنت، جماعت کے طریقے سے خارج ہو جائے۔

﴿◆﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دوران خطبہ ارشاد فرمایا:

فان سركم ان تسكنو بحبوحة الجنة و نعيمها فالزموا السنة و الجماعة۔ (ایضاً صفحہ 302)

ترجمہ: اگر تم جنت اعلیٰ اور اس کی پر شکوہ نعمتوں میں سکونت اختیار کرنا چاہتے ہو تو سنت، جماعت کو لازم پکڑو۔

احادیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور جنت اعلیٰ کا حصول صرف ''اہلِ سنت و جماعت'' کو نصیب ہو گا ——

مسلک سنت پہ اے سالک چلا جا بے دھڑک
جنت الفردوس کو جاتی ہے سیدھی یہ سڑک

Marfat.com

اہلِ سنت کو دیکھنا عبادت ہے:

مفسر قرآن علامہ محمد بن عبداللہ قرطبی علیہ الرحمہ اپنی مایہ ناز تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے لکھتے ہیں:

النظر الی الرجل من اهل السنة يدعو الی السنة و ينهی عن البدعة عبادة (تفسیر قرطبی جلد چہارم ج 7، صفحہ 141)

ترجمہ: اہلِ سنت کے آدمی کو دیکھنا عبادت ہے (کیونکہ) وہ سنت پر عمل کرنے کی دعوت دیتا ہے اور بدعت سے بچاتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اہلِ سنت و جماعت سے اسقدر الفت و پیار فرماتے ہیں کہ ان کی زیارت کو باعث ثواب قرار دیتے ہیں، اگر اہلِ سنت و جماعت کے احباب اور افراد کی زیارت باعث عظمت ہے تو اہلِ سنت و جماعت میں شمولیت دونوں جہاں کی رحمت و رفعت کا سبب کیوں نہیں؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مسلک:

مسلک اہلِ سنت و جماعت کوئی جدید یا خود ساختہ مسلک نہیں بلکہ اس کا دور ابتداء اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ سنت نبوی کا، جیسے سنت نبوی زمانہ نبوی سے متعلق و منسلک ہے ایسے ہی اہلِ سنت و جماعت بھی سرکار دو جہاں خاتم مرسلاں صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ سے وابستہ اور مقترن ہیں۔ اس لئے سب سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی اہلِ سنت قرار پاتے ہیں، کیونکہ یہی وہ پاک نفوس ہیں جنہیں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہونے کا اولین درجہ حاصل ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد جس کو بھی سنت محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا نور حاصل ہوا ہے وہ انہیں بابرکات ذوات کے وسیلہ و توسط کا فیضان ہے۔

Marfat.com

امام ابن شہاب زہری کی تائید:

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

ان الناس کانوا فی حیاۃ رسول اللّٰہ ﷺ اھل سنۃ۔

(منتخب کنز الاعمال بر حاشیہ مسند احمد جلد 5 صفحہ 420)

ترجمہ: بیشک رسول اللہ ﷺ کی مبارک زندگی میں موجود لوگ اہلِ سنت تھے۔

رسول مکرم ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں جو لوگ اہل سنت تھے وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی تو تھے جو خیر امتی قرنی (بخاری جلد 1 صفحہ 515) یعنی سب سے بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے، کے فرمان سے مشرف وممتاز تھے۔

تابعین عظام رحمہم اللہ کا مسلک:

حضور تاجدار انبیاء، محبوب کبریا ﷺ کی بحالت ایمان زیارت یا صحبت سے مشرف ہونے والا خوش نصیب جس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہو، صحابی کے پیارے نام سے موسوم ہوتا ہے اور مذکورہ قیود وحدود کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت وصحبت کا شرف حاصل کرنے والے سعادت مند کو تابعی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، گویا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد تابعین عظام کا مقام ومرتبہ ہے، جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم لقب اہل سنت کے اولین مصداق ہیں ایسے ہی ان کے بعد تابعین عظام رحمہم اللہ بھی اسی مبارک مسلک اور پیارے نام کے لائق ہیں۔ کیونکہ تاحیات وہ اسی مسلک پر عمل پیرا رہے ہیں۔

امام ابن سیرین کی گواہی:

جلیل القدر تابعی امام ابوبکر بن سیرین رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے امام مسلم اور امام ترمذی علیہما الرحمۃ نے نقل کیا ہے

Marfat.com

لم یکونوا یسئلون عن الاسناد فلما وقعت الفتنة قالوا سموا لنا رجالکم فینظر الی اھل السنة فیوخذ حدیثھم و ینظر الی اھل البدع فلا یوخذ حدیثھم ۔ (مسلم شریف جلد اول صفحہ ۱۱ و الفتاویٰ ترمذی جلد 2 صفحہ 236)

ترجمہ: پہلے زمانہ میں (محدثین) اسناد کے متعلق سوال نہیں کرتے تھے۔ لیکن جب فتنہ برپا ہو گیا تو (محدثین) کہتے حدیث بیان کرنے والے آدمیوں کے نام لو! تو اہلِ سنت کی (روایت کردہ) احادیث کو قبول کرلیا جاتا اور اہل بدعت کی روایات کو رد کر دیتے۔

نوٹ: یہی بات امام بخاری کی طرف منسوب کتاب جزء رفع الیدین صفحہ 43 مترجم از خالد گرجاکھی، صفحہ 47 مترجم از زبیر علی زئی پر بھی موجود ہے کہ

"زائدہ سلف کے طریقہ کے مطابق صرف اہل سنت سے حدیثیں بیان کرتے تھے۔ گویا تمام اسلاف صرف اہل سنت کی روایات قبول کرتے تھے"۔

یعنی تابعین عظام کے دور میں جب فرقہ واریت کی وباء چلی تو اہل سنت اور بدعتی دونوں قسم کے لوگ احادیث روایت کرتے تھے۔ لیکن محدثین کرام حدیث کے متعلق رواۃ کے نام اور مسلک تک کی چھان پھٹک کرتے تھے اگر راویوں کا تعلق مسلک اہل سنت و جماعت سے ہوتا تو محدثین کرام بخوشی نہ صرف اس حدیث کو قبول فرماتے تھے بلکہ بڑے اہتمام کے ساتھ اس حدیث کو اپنی اپنی کتب میں درج بھی فرماتے۔

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ جس طرح حضور نبی کریم ﷺ کے مبارک دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اہلِ سنت کے نام سے موسوم تھے اسی طرح دور تابعین اور بعد کے زمانوں میں بھی مسلک اہلِ سنت مشہور و متداول تھا اور اسی نام و مسلک سے صحیح العقیدہ مسلمان کی شناخت ہوا کرتی تھی، کیونکہ اس دور میں رافضی، خارجی اور معتزلی

Marfat.com

جیسے ضال و مضل (گمراہ اور گمراہ کن) فرقے پیدا ہو چکے تھے۔

ابن تیمیہ کی گواہی:

اہلِ سنت و جماعت کا مبارک نام و پیارا مسلک دورِ نبوی اور زمانہ تابعین و تبع تابعین سے چلا آرہا ہے یہ نام و مسلک آج کی پیداوار نہیں، ہمارے اس دعویٰ کی گواہی مخالفین کے امام ابن تیمیہ یوں دیتے ہیں:

و من اهل السنة و الجماعة مذهب قديم معروف قبل ان يخلق الله ابا حنيفة و مالكا و الشافعي و احمد فانه مذهب الصحابة الذين تلقوه عن نبيهم و من خالف ذالك كان مبتدعا عند اهل السنة و الجماعة۔ (منہاج السنہ جلد اول صفحہ 254)

ترجمہ: اہل سنت و جماعت قدیم و معروف مذہب ہے یہ مسلک امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد (رحمہم اللہ) کی پیدائش سے بھی پہلے کا ہے اور یہ مذہب صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کا مذہب ہے، انہوں نے یہ مذہب اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے حاصل کیا تھا جو شخص اس کے خلاف چلے گا وہ اہلِ سنت و جماعت کے نزدیک بدعتی قرار پائے گا۔

حاصل کلام:

ابن تیمیہ کی اس عبارت سے درج ذیل باتیں واضح ہوتی ہیں

- اہل سنت و جماعت نیا مذہب نہیں بلکہ یہ جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین عظام علیہم الرحمۃ اور صلحائے ملت و علماء امت کا مسلک و مذہب ہے۔
- صحابہ کرام نے یہ مسلک حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا تھا۔
- یہ مسلک کوئی عامۃ الناس کی اختراع و ایجاد نہیں بلکہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا

Marfat.com

فرمودہ و پسندیدہ ہے۔

◉ اہلِ سنت و جماعت کی مخالفت کرنے والے بدعتی ہیں۔

ہر دور میں مسلک اہلِ سنت:

مسلک اہلِ سنت و جماعت سرکار دو عالم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام و اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کے زمانہ مبارک سے چلا آرہا ہے دور تابعین میں بھی اس مسلک کو چار دانگ عالم میں شہرت و قبولیت حاصل ہوئی اور آج بھی اسی مسلک پر اعتماد و اعتقاد رکھنے والے مسلمانوں کی اکثریت و افضلیت ہے۔ آں دم تا ایں دم یہی مسلک ائمہ و فقہاء، مفسرین و محدثین اور اولیاء کرام رضی اللہ عنہم کا مختار و پسندیدہ ہے اور بزرگانِ دین اسی مسلک کے مطابق اپنے عقائد کی ترتیب اور اعمال کی تعمیل کرتے رہے ہیں اور اپنے متوسلین و معتقدین کو اسی مسلک کے ساتھ منسلک رہنے اور اسی پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے رہے ہیں تاکہ خدا و مصطفیٰ (عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات تک وصول اور جنت کا حصول ہو سکے۔

اہلِ سنت اور صلحائے امت:

چونکہ ہر دور میں اہلِ سنت و جماعت کی کثرت و شہرت رہی ہے اس لئے تمام ادوار کے مفسرین، محدثین اور اولیاء کرام کے اقوال عالیہ اور ارشادات مقدسہ کا احاطہ اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے اور ہماری یہ مختصر تالیف اس کی متحمل بھی نہیں۔ تاہم بمصداق مشتے نمونہ از خروارے چند ایک معتبر و مستند اکابرین کے ارشادات و فرمودات ذکر کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

حضور داتا گنج بخش علی ہجویری:

حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں:

آں امام اماماں و مقتدائے سنیاں۔ (کشف المحجوب)

Marfat.com

ترجمہ: آپ اماموں کے امام اور اہلِ سنت کے پیشوا ہیں۔

اس عبارت سے حضور داتا صاحب علیہ الرحمۃ کی حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ سے عقیدت والفت اور مسلک اہلِ سنت سے محبت وچاہت کا اندازہ ہو رہا ہے۔

حضرت امام حسن بصری:

جلیل القدر تابعی، حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق صاحب نبراس علامہ شیخ عبدالعزیز پرہاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

ان الحسن من اماثل اهل السنة۔ (النبراس)

ترجمہ: اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضرت امام حسن بصری اہلِ سنت کے اکابرین سے ہیں۔

حضرت امام ابوالحسن اشعری:

حضرت امام ابوالحسن اشعری علیہ الرحمہ جو کہ صحابی رسول، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں۔ آپ کے متعلق امام ربانی، حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

شیخ ابو الحسن اشعری رئیس اهلِ سنت است۔ (دفتر دوم مکتوب نمبر 67)

ترجمہ: حضرت شیخ ابوالحسن اشعری اہلِ سنت کے پیشوا ہیں۔

اور صاحب نبراس علامہ عبدالعزیز پرہاری بھی فرماتے ہیں:

و ابو الحسن هو رئیس اکثر المتکلمین من اهل السنة۔ (نبراس)

ترجمہ: امام ابوالحسن اشعری اکثر متکلمین (فلاسفہ) اہلِ سنت کے سردار اور استاذ ہیں۔

Marfat.com

حافظ ابن حجر عسقلانی:

شارح بخاری، امام حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ بدعتی کی پہچان کراتے ہوئے اہلِ سنت کی حقانیت کو یوں بیان فرماتے ہیں:

المبتدع من اعتقد شیئا مما یخالف اهل السنة و الجماعة۔

(حاشیہ بخاری جلد 1 صفحہ 96، فتح الباری جلد اول)

ترجمہ: بدعتی (بدمذہب) وہ آدمی ہے جس نے اس چیز کو اپنایا جو اہلِ سنت و جماعت کے مخالف ہے۔

معلوم ہوا حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کے نزدیک وہ شخص بدعتی ہے جو اہلِ سنت کا مخالف ہے اور دوسری چیز یہ واضح ہوئی کہ بدعت سے وہی آدمی بچ سکتا ہے جس کا عقیدہ اہلِ سنت و جماعت کے عقیدہ کے مطابق ہو۔ کیونکہ جہاں سنت ہو وہاں بدعت کا کیا کام ——

حضور غوث پاک اور اہلِ سنت:

قطب ربانی، حضرت غوث پاک، شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو مخالفین بھی ولی کامل مانتے ہیں اور آپ کی طرف منسوب کتاب "الغنیہ" کو آپ کی تصنیف جانتے ہیں۔ لہذا غنیۃ الطالبین کے حوالے سے چند حقائق پیش خدمت ہیں:

غنیۃ الطالبین کے مختلف صفحات پر عقائد کا ذکر کیا گیا ہے تقریباً ہر عقیدہ کے شروع میں مندرجہ ذیل الفاظ استعمال کئے گئے ہیں:

و یعتقد اهل السنة اهل السنة یعتقدونه اجمع اهل السنه اتفق اهل السنة۔ (الغنیہ اول صفحات 71-79)

ترجمہ: اہلِ سنت کا یہ عقیدہ ہے، اہلِ سنت یہ عقیدہ رکھتے ہیں، اس مسئلہ پر

Marfat.com

اہلِ سنت کا اجماع ہے، (اس بات پر) اہلِ سنت متفق ہیں"۔

ان الفاظ سے حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی مذہب اہلِ سنت و جماعت سے محبت و پیار اور آپ کے اپنے مسلک کا بھی اہلِ سنت کے عقائد کے مطابق ہونے کا جو اظہار ہو رہا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔

ناجی گروہ اہلِ سنت:

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ مختلف فرقوں کا ذکر کرنے کے بعد جو فیصلہ فرمایا وہ یہ ہے کہ باقی سارے فرقے دوزخی ہیں صرف اہلسنت جنتی ہیں:

و اما الفرقة الناجية فهي اهل السنة و الجماعة۔ (الغنیہ، اول صفحہ 85)

ترجمہ: اور نجات پانے والا گروہ صرف اہلِ سنت و جماعت ہے۔

عقائد اہلِ سنت کی تالیف:

حضرت غوثِ پاک رضی اللہ عنہ نے اسی کتاب "الغنیہ" کے صفحہ 58 تا 81 پر عقائد کے متعلق گفتگو کرنے کے بعد فرمایا: هذا آخر ما الفنا في معرفة الصانع والاعتقاد على مذهب أهل السنة والجماعة۔ (الغنیہ جز 1، صفحہ 80)

ترجمہ: یہ آخری بات ہے جو ہم نے خدا تعالیٰ کی پہچان اور مذہب اہلِ سنت و جماعت کے مطابق عقیدہ سنوارنے کے متعلق لکھی ہے۔

اس عبارت سے صاف صاف معلوم ہوا کہ حضرت غوث پاک رحمہ اللہ کے نزدیک صرف اور صرف اہلِ سنت و جماعت کے عقائد و نظریات معتبر و معتمد علیہ ہیں کسی اور مذہب و گروہ کے نہیں۔

مبتدیٔ طریقت پر ضروری ہے:

شریعت کے ساتھ ساتھ طریقت سے منسلک ہونا بھی اکابرین و بزرگانِ دین کا

Marfat.com

طریقہ ووطیرہ رہا ہے، حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ بھی اس بات کی تائید فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر آدمی طریقت کے ساتھ وابستہ ہونا چاہتا ہے تو اس پر سب سے پہلے کونسا "فرض" عائد ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں:

یجب علی المبتدی فی ھذہ الطریقۃ الاعتقاد الصحیح الذی ھو الاساس۔ (الغنیہ حصہ 2 صفحہ 163)

ترجمہ: طریقت کی ابتداء کرنے والے پر عقیدہ کو درست کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ بنیاد ہے۔

ظاہر ہے جب بنیاد ہی ٹھیک نہ ہو تو عمارت کس طرح درست ہو گی۔

اب سوال پیدا ہوا کہ آدمی کس مسلک کے ساتھ وابستگی اختیار کرے تا کہ اس کا عقیدہ درست ہو سکے؟ تو حضرت غوث پاک فرماتے ہیں کہ کسی اور طرف نظر اٹھانے کی ضرورت نہیں

فیکون علی عقیدۃ السلف الصالح اھل السنۃ القدیمۃ سنۃ الانبیاء والمرسلین والصحابۃ والتابعین والاولیاء والصدیقین۔

(الغنیہ حصہ 2 صفحہ 163)

ترجمہ: وہ نیک بزرگوں کے عقیدہ و مسلک اہلِ سنت کے مطابق عقیدہ بنائے (کیونکہ اہلِ سنت) قدیم ہیں (اور یہ) انبیاء کرام، مرسلین عظام، تابعین، اولیاء اور سچے لوگوں کے طریقہ پر ہیں۔

کتنے احسن پیرایہ میں مذہب اہلِ سنت کی قدامت و صداقت اور عظمت و رفعت کو اجاگر فرمایا ہے۔

حضرت غوثِ پاک کی دعا:

اہلِ سنت و جماعت کی قدامت و صداقت کو بیان کرنے کے بعد حضرت غوث

Marfat.com

پاک رضی اللہ عنہ باطل فرقوں سے بچنے کیلئے خدا تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں یوں دست بدعا ہیں:

اعاذنا اللّٰہ و ایاکم من شر ھذہ المذاھب و اھلھا و اماتنا علی الاسلام والسنۃ فی الفرقۃ الناجیۃ برحمتہ۔(الغنیہ حصہ اول صفحہ 95)

''اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو ان مذاہب باطلہ اور صاحبانِ مذاہب کے شر سے بچائے اور اپنی رحمت سے ہمیں اسلام اور سنت اور فرقہ ناجیہ (اہلسنت و جماعت) کے زمرہ میں وفات نصیب فرمائے''۔(آمین)

دعوت فکر:

حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے مندرجہ بالا فرمودات اور دعائیہ کلمات تمام پیران عظام خصوصاً قادری سلسلہ سے منسلک ہونے والے افراد کیلئے مشعل راہ اور نشان منزل ہیں۔لہٰذا آپ بقیہ باطل فرقوں سے دستبردار ہو کر اہلسنت و جماعت ہی سے وابستگی پر اکتفاء فرمائیں۔آپ کیلئے دین و دنیا کی بہتری اسی میں مضمر ہے۔

نوٹ: کیا ''الغنیہ'' حضرت غوث پاک کی کتاب ہے؟ اس بات کی وضاحت کیلئے اور غوث پاک کے عقائد و نظریات سے آگاہ ہونے کیلئے ہماری کتاب 'غنیۃ الطالبین تحقیق کے آئینہ میں' کا مطالعہ فرمائیں۔

حضور امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ اور اہلسنت:

امام ربانی، مجدد الف ثانی، حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ عنہ جن کی علمی جلالت اور علو مرتبت کے مخالفین بھی قائل و معترف ہیں۔

آپ نے بھی اپنے مکتوبات شریفہ میں جا بجا اہلسنت و جماعت سے منسلک اور وابستہ رہنے کی تلقین فرمائی ہے، جن میں سے چند ایک کا بیان درج ذیل ہے۔

Marfat.com

فرقہ ناجیہ اہلسنّت:

آپ فرماتے ہیں:

اولاً بتصحیح عقائد است بمقتضائے آرائے فرقہ ناجیہ اہلسنت و جماعت اندو ثانیا باتمان احکام شرعیہ عملیہ است بروفق آرائے مجتہدین ایں فرقہ علیّہ و ثالثاً بتصفیہ و تزکیہ است برطبق سلوک صوفیہ علّیہ ایں فرقہ سنیّہ۔(دفتر اول مکتوب 71)

"سب سے پہلے عقائد کو صحیح کرنا چاہئے اہلسنت وجماعت کی شروحات کے مطابق، کیونکہ یہ نجات پانے والا گروہ ہے۔ پھر احکام شرعیہ عملیہ کو اپنانا چاہئے اس گروہ کے ائمہ مجتہدین کی تصریحات کے مطابق اور تیسرے نمبر پر قلبی تزکیہ وتصفیہ کرنا چاہئے اس گروہ کے صوفیہ کرام کی تعلیمات کے مطابق"۔

یعنی عقائد، اعمال شرعیہ عملیہ اور امور طریقت وتصوف تمام تر ہی مسلکِ اہلِ سُنت کے مطابق استوار کرنے چاہئیں۔

اخروی نجات اہلسنت کی اتباع میں:

حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:

طریقۃ النجاۃ متابعۃ اھل السنۃ و الجماعۃ کثرھم اللّٰہ سبحانہ فی الاقوال و الا فعال و فی الاصول و الفروع فانھم الفرقۃ النأجیۃ و ما سواھم من الفرق فھم فی معرض الزوال و شرف الھلاك علمہ الیوم احد اولم یعلم اما فی الغد فیعلمہ کل احد و لا ینفع۔

(دفتر اول مکتوب ۔۔۔)

"نجات کا راستہ اقوال وافعال اور اصول وفروع میں اہلسنت وجماعت

Marfat.com

(اللہ انہیں زیادہ کرے) کی پیروی میں ہے کیونکہ یہی نجات پانے والا گروہ ہے اور اس کے علاوہ تمام فرقے مقام زوال اور ہلاکت کے دھانے پر کھڑے ہیں، آج کوئی اس بات کو جانے یا نہ جانے کل (روز قیامت) ہر کوئی اس سے آگاہ ہو جائے گا (لیکن کل کا جاننا) فائدہ نہ دے گا"۔

یعنی وہ لوگ جو اہلسنت و جماعت سے الگ ہو کر بے دین اور گمراہ فرقوں میں بٹ چکے ہیں اور اپنے زعم فاسد کے مطابق انہی کو حق اور جنتی سمجھتے ہیں اور اہلسنت و جماعت کو چھوڑے ہوئے ہیں، انہیں اس بات سے بخوبی آگاہ ہو جانا چاہئے کہ یہ سارے خود ساختہ فرقے مقام زوال اور ہلاکت کے کنارے کھڑے ہیں ان کی تعلیمات پر چل کر انہیں ہرگز راہ ہدایت اور درجہ قبولیت نصیب نہیں ہو سکتا ——— اگر جہنم سے رستگاری اور نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پھر آج اور ابھی مسلک حق اہلسنت و جماعت میں شمولیت اختیار کر لیں ورنہ قیامت کے روز سوائے پچھتاوے کے اور کچھ نہیں ملے گا اور اس وقت کا پچھتاوا کام نہیں آئے گا، کیونکہ

وقت پر کافی ہے قطرہ آب خوش ہنگام کا
جل گیا جب کھیت برسا مینہ تو پھر کس کام کا

اہلسنت کی مخالفت زہر قاتل:

اہل سنت و جماعت سے وابستگی ضامن نجات ہے، جبکہ اہل سنت و جماعت کی مخالفت زہر قاتل ہے، حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

انسان کیلئے مسلک اہلسنت و جماعت کے نظریات کے مطابق عقیدہ رکھنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں، کیونکہ یہی سواد اعظم اور جم غفیر ہے اور آخرت کی کامیابی اور جہنم سے رستگاری کا یہی راستہ ہے

Marfat.com

و خبث اعتقاد کہ مخالفت مقتدائے اہل سنت است سم قاتل

است کہ بموت ابدی و عذاب سرمدی برساند۔ (دفتر دوم مکتوب 67)

یعنی اکابرین اہلسنت کی مخالفت بدعقیدگی بھی ہے اور زہر قاتل بھی جو کہ ابدی موت اور دائمی عذاب کا موجب ہے۔

اہل سنت کی بال برابر مخالفت بھی باعث خطرہ:

ایک اور مقام پر آپ فرماتے ہیں:

اہلسنت و جماعت کہ فرقہ ناجیہ اند نجات بے اتباع ایں بزرگواراں

متصور نیست و اگر سر مو مخالف است خطر در خطر است۔ (دفتر اول مکتوب ۵۹)

یعنی نجات پانے والی جماعت، اہلسنت و جماعت کے بزرگوں کی پیروی کے بغیر نجات کا تصور بھی نہیں ہو سکتا اگر ان سے بال برابر بھی مخالفت کی تو خطرہ ہی خطرہ ہے۔

اہلِسنّت کی مخالفت باعث ضلالت:

مزید فرماتے ہیں:

فطوبی لمن وفق لمتا بعتهم و شرف بتقليدهم و ويل لمن

خالفهم و اعتزل عنهم و رفض عن اصولهم و خرج عن زمرتهم

فضلوا و اضلوا۔ (دفتر اول مکتوب 59)

یعنی مبارک ہو اس شخص کو جسے اہلسنت و جماعت کی پیروی کی توفیق ملی اور ان کی تقلید کا شرف حاصل ہوا اور ہلاکت ہے اس کیلئے جس نے اہلسنت کی مخالفت کی، ان سے منہ موڑا اور ان کے زمرہ سے نکل گیا۔ (ایسے لوگ) خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والے ہیں۔

Marfat.com

عقلمند پر اولین فرض:

فرض نخستین بر عقلاء تصحیح عقائد است بموجب آرائے صائبہ اہلسنت و جماعت شکر اللہ سعیہم کہ فرقہ ناجیہ اند۔ (دفتر اول مکتوب 266)

یعنی عقلمندوں پر اولین فرض یہ ہے کہ وہ اہلسنت و جماعت (اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں کو شرف قبولیت سے نوازے) کے مطابق اپنے عقائد درست کریں کیونکہ یہ ناجی گروہ ہے۔

پیر اپنے مرید کو نصیحت کرے:

دیگر حضرات کو عمومی نصیحت فرمانے کے بعد آپ مسند خلافت پر براجمان پیران عظام کو تلقین فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی شیخ یا پیر کے پاس بیعت ہونے کیلئے حاضر ہو تو اس پیر و مرشد پر ضروری ہے کہ وہ مرید کو دیگر وظائف کے علاوہ تصحیح عقائد کی بھی نصیحت کرے۔ آپ فرماتے ہیں:

تصحیح عقائد بمقتضائے آرائے فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت نصیحت نماید و بتعلیم احکام فقہیہ ضروریہ و عمل بموجب آں علم تاکید فرماید کہ طیران دریں راہ بے ایں دو جناح اعتقادی و عملی میسر نیست۔ (مبداء و معاد: منہا نمبر ۱۰)

شیخ اپنے مریدوں کو نجات پانے والی جماعت ''اہلسنت و جماعت'' کی تعلیمات کے مطابق عقائد درست کرنے کی نصیحت بھی کرے اور یہ بھی فرمائے کہ وہ فقہ کے ضروری احکام سیکھ کر اپنے علم کے مطابق عمل کریں۔ کیونکہ اس راہ (طریقت) میں ان (اعتقادی و عملی) دو بازوؤں کے بغیر پرواز کرنا محال ہے۔

ملاحظہ فرمائیں! کتنی سختی سے اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات پر کاربند رہنے کا حکم فرمایا جا رہا ہے۔

Marfat.com

لمحہ فکریہ! آج کل کے پیران عظام، خلفاء کرام اور گدی نشینان کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ جو ہر ایک کو سینے سے لگائے ان کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور بڑی سادگی سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم کسی کو برا نہیں کہتے، ہم کسی سے جھگڑنا نہیں چاہتے، باطل فرقوں کی تردید کر کے ان کی دل آزاری نہیں کرنا چاہیے۔ فقیر کا کام لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا، ہم تو صرف باطن کی اصلاح کرتے ہیں، ہماری نظر میں سبھی ایک جیسے ہیں۔ مخالفت کرنے سے فساد پیدا ہوتا ہے۔ استغفر اللہ۔

رسمی پیروں سے چند سوالات:

جعلی اور رسمی پیر کیا درج ذیل سوالات کے جوابات دینے کی زحمت گوارا فرمائیں گے؟...... کہ کیا

- آپ کا درجہ زیادہ ہے یا حضرت غوث پاک اور حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہما کا؟
- شریعت پر آپ زیادہ کاربند ہیں یا حضرت غوث پاک اور حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہما؟
- آپ ہی باطن کی اصلاح کرتے ہیں یا حضرت غوث پاک اور حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہما بھی یہ فریضہ سرانجام دیتے تھے؟
- تصوف و فقر سے آپ زیادہ آشنا ہیں یا حضور غوث پاک اور حضور امام ربانی رضی اللہ عنہما؟
- اگر شریعت کی اتباع اور مسلک کی قید کے بغیر بھی کوئی ولی بن سکتا ہے تو حضور غوث اعظم اور حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہما کو یہ خفیہ راستہ کیوں نہ سوجھا؟
- حضرت غوث پاک اور حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہما جلیل القدر محدث، زبردست عالم، بلند پایہ صوفی اور سید الاولیاء و سند العلماء ہونے کے باوجود فرماتے ہیں کہ صرف اور صرف اہل سنت و جماعت ہی جنتی اور صحیح العقیدہ جماعت ہے۔ اس کے علاوہ باقی تمام گروہ جہنمی اور غلط ہیں، جبکہ آپ فرماتے ہیں کہ سارے فرقے اچھے

Marfat.com

ہیں کسی کو غلط نہیں کہنا چاہئے، اب آپ ہی فرمائیے! کہ آپ کی بات درست ہے یا حضرت غوث پاک اور حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہما صحیح فرماتے ہیں؟

اور یاد رہے یہ بات صرف حضرت غوث پاک اور حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہما کی ارشاد فرمودہ ہی نہیں بلکہ جملہ فقہاء، محدثین، مفسرین، تابعین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ خود سرکار ابد قرار، محبوب کبریاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی فرمان واجب الاذعان ہے۔

لہٰذا تمام پیران عظام بالخصوص سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ اور سلسلہ عالیہ قادریہ کے متعلقین و منسلکین کو چاہئے کہ وہ حضرت غوث پاک اور حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہما کے ان جملہ ارشادات مقدسہ کی روشنی میں خود بھی اور اپنے مریدوں کو بھی دیگر اوراد و وظائف کے ساتھ ساتھ اہل سنت و جماعت سے وابستہ رہنے اور اسی جماعت کے عقائد و نظریات کے مطابق اپنے عقائد و اعمال کو سنوارنے کی تلقین فرمائیں اور دیگر تمام فرقوں سے اجتناب و احتراز کرنے کا حکم فرمائیں تا کہ اللہ تعالیٰ اور محبوب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ جملہ صحابہ کرام، تابعین عظام، فقہاء، صلحاء اور اولیاء ذی احترام کے حضور ناز اور بارگاہ بندہ نواز میں سرخروئی مل سکے۔ ان حضرات و شخصیات کی خوشنودی راہ سلوک میں پیش آمودہ مشکلات کے حل کیلئے تریاق کا اثر رکھتی ہے اگر آپ نے اپنے مریدین کو گمراہ جماعتوں اور جہنمی فرقوں کے ساتھ تعلقات قائم کرنے سے نہ روکا تو ان کی بداعمالیوں اور غلط کاریوں کا بوجھ صرف انہی پر نہیں بلکہ آپ کی گور گردن پر بھی ہوگا اور روز حشر آپ سے یہی سوال ہوگا، بقول شاعر:

نہ ادھر ادھر کی بات کر یہ بتا کہ قافلہ کیوں لٹا
ہمیں رہزنوں سے گلہ نہیں تیری رہبری کا سوال ہے

Marfat.com

قرآن وحدیث کے معانی صرف علماء اہلسنت کے بیان کردہ ہی معتبر ہیں:

حضرت امام ربانی فرماتے ہیں:

(ترجمہ:) شرح شریف کے مکلف حضرات پر سب سے پہلے ضروری ہے کہ علماء اہلسنت و جماعت (اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو قبول فرمائے) کی آراء کے مطابق اپنے عقائد کو درست کریں کیونکہ آخرت کی نجات ان ہی بزرگواروں کی بے خطا آراء و اقوال کی تابعداری پر موقوف ہے، اور فرقہ ناجیہ بھی یہی لوگ اور ان کے متبعین ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو حضور اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کے مبارک طریق پر قائم ہیں اور وہ علوم جو کتاب وسنت سے حاصل ہوئے ہیں ان کے معانی و مطالب وہی معتبر ہیں جو ان پاکبازوں نے سمجھے ہیں اور اخذ کئے ہیں کیونکہ ہر بدعتی اور گمراہ (فرقہ) اپنے فاسد عقائد کو اپنے خیال فاسد سے کتاب وسنت ہی سے بیان کرتا ہے، لیکن ان کے بیان کردہ معانی معتبر نہیں ——— (دفتر اول مکتوب 193)

﴿ مزید فرماتے ہیں:

(ترجمہ:) اللہ تعالیٰ سبحانہ کی پناہ! اگر عقائد ضروریہ کے مسائل میں سے کسی مسئلہ میں خلل واقع ہو گیا تو نجات اخروی کی دولت سے محرومی ہے اور اگر عمل میں تساہل ہو گیا تو ممکن ہے کہ توبہ کے بغیر بھی معاف کر دیا جائے اور اگر مواخذہ کیا گیا تو آخر نجات ہو ہی جائے گی۔ پس عمدہ کام عقائد کی درستی ہے، حضرت خواجہ احرار قدس سرہٗ فرمایا کرتے تھے کہ "اگر تمام احوال و مواجید ہم کو دے دیئے جائیں اور ہماری حقیقت کو اہل سنت و جماعت کے عقائد سے آراستہ نہ کیا جائے تو ہم سوائے خرابی و بربادی کے اور کچھ نہیں دیکھ سکتے اور اگر تمام خرابیوں کو ہمارے ساتھ جمع کر دیا جائے لیکن ہماری حقیقت کو اہل سنت و جماعت کے عقائد سے نواز دیا جائے تو پھر ہم کو کوئی خوف نہیں ——— (دفتر اول مکتوب نمبر 193)

Marfat.com

لہٰذا عقائد کی درستی اور اسلامی تعلیمات کے حصول کیلئے صرف علماء اہلسنت کی تصنیفات ہی پڑھیں، کسی دوسرے کی بات پر قطعاً توجہ نہ دیں، کیونکہ گمراہ فرقے اپنے فاسد عقائد کو پھیلانے کیلئے قرآن وسنت کا ہی نام لیتے ہیں۔

دعائے حضرت امام ربانی:

امام ربانی حضرت سیدنا مجدد الف ثانی، شیخ احمد فاروقی حنفی نقشبندی ماتریدی علیہ الرحمۃ نہ صرف عمر بھر اہلسنت و جماعت سے وابستہ رہنے کی ترغیب دیتے رہے، بلکہ آپ بارگاہ رب العزت میں اہلسنت و جماعت سے ہمیشہ منسلک رہنے اور اسی عقیدہ پر وفات پانے کی دعائیں بھی مانگتے رہے، آپ کی دعا کے الفاظ یہ ہیں:

اللہم ثبتنا علی معتقدات اہل السنۃ و الجماعۃ و امتنا فی زمرتھم و احشرنا معھم۔ (دفتر دوم مکتوب 67)

یعنی اے اللہ ہمیں اہلسنت و جماعت کے عقائد پر ثابت قدم رکھنا اور اہلسنت و جماعت کے گروہ میں وفات دینا اور (بروز حشر) انہی کے ساتھ اٹھانا۔

حضرت امام ربانی رضی اللہ عنہ کی مذکورہ دعائیہ کلمات طیبات تمام مسلمانوں کیلئے مشعل راہ اور باعث نجات ہیں اور مصنوعی ورسمی پیروں کیلئے فکر و عبرت کے نشانات ہیں۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ:

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ صداقت اہلسنت کو یوں بیان فرماتے ہیں:

پس بدانکہ غذائی جملہ خلق است اشارت کنیم وآں اعتقاد اہل سنت است تاہر کسے ایں اعتقاد در دل خود قرار دہد کہ ایں اعتقاد تخم سعادت خواہد بود پیدا کردن۔ (کیمیائے سعادت صفحہ 85،89)

یعنی تو جان لے! اس چیز کو جو تمام مخلوق کی غذا ہے اور وہ اہلسنت کے عقائد ہیں ہم انہیں بیان کرتے ہیں تاکہ ہر شخص ان عقائد کو دل میں جما سکے۔ کیونکہ یہی عقائد

Marfat.com

اس کی خوش بختی کا بیج بوئیں گے۔

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی سعادت مند اور خوش نصیب بننے کا خواہاں ہو تو اسے اہلسنت و جماعت کے عقائد کو اپنانا چاہئے۔ باطل اور گمراہ فرقوں کے نظریات سے بچنا چاہئے، کیونکہ اہلسنت و جماعت کے عقائد ہی دونوں جہان کی سعادتوں اور برکتوں کا سبب ہیں۔

علامہ ابن کثیر:

حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے: یہ امت کئی گروہوں میں بٹ گئی ہے۔ سارے گمراہ ہیں سوائے ایک کے، اور وہ اہلسنت و جماعت ہیں، جو کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے وابستہ ہیں۔ اور اس طریقہ سے منسلک ہیں جو زمانہ اولی میں صحابہ، تابعین، ائمہ مسلمین میں قدیم و جدید تمام میں جاری ہے...... جیسا کہ حاکم نے اپنی مستدرک میں روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ نجات پانے والی کونسی جماعت ہے تو ارشاد فرمایا جو آج میرے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہیں۔

(تفسیر ابن کثیر جلد 3 صفحہ 433)

امام ثوری اور امام ذہبی کا فیصلہ، نماز صرف اہلسنت کے پیچھے

فن رجال کے مانے ہوئے امام، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ مخالفین اہلسنت سے نفرت اور اہلسنت کی حقانیت و صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے حضرت امام سفیان ثوری علیہ الرحمۃ کی وصیت نقل فرماتے ہیں۔

لا تصلی الاخلف من تثق به و تعلم انه من اهل السنة هذا ثابت عن سفیان۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد 1 صفحہ 207)

تو صرف اس آدمی کے پیچھے نماز پڑھ جس پر تجھے وثوق (اور اعتماد) ہو اور تو جانتا

Marfat.com

ہو کہ اس کا تعلق اہل سنت کے ساتھ ہے، امام ذہبی فرماتے ہیں یہ بات حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت ہے۔

حضرت امام ثوری اور امام ذہبی دیو بندی اور وہابی حضرات کے بھی معتمد اور قابل وثوق ہیں حدیث کے راویوں کی چھان پھٹک میں ان کی رائے کو ایک امتیازی حیثیت دی جاتی ہے اب ان حضرات کو چاہئے کہ جس طرح روایت اور اسماء الرجال میں ان کی بات کو قابل عمل سمجھتے ہیں ویسے ہی ان کے اس نعرہ حق پر لبیک کہتے ہوئے صداقت اہلسنت کا اعلان کریں، سنی حضرات کی امامت و پیشوائی پر اعتماد اور وثوق کا اظہار کریں۔

عوام الناس بھی ذہن نشین فرمالیں! کہ یہ صرف آج کی بات نہیں اکابرین اور سلف صالحین بھی بدمذہبوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکتے تھے اور صرف اہلسنت کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔

علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ:

شارح شفا علامہ خفاجی نے بھی لکھا ہے کہ نجات پانے والی صرف ایک جماعت ہے۔ اہلسنّت و جماعت، جو کتاب وسنت سے وابستہ ہے۔ (نسیم الریاض جلد 3 صفحہ 154)

علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ:

جلیل القدر محدث حضرت علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری تہتر فرقوں والی روایت نقل کرنے کے بعد جنتی گروہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

هم اهل السنة و الجماعة من الفقهاء كالائمة الاربعة و المحدثين و المتكلمين من الاشعرة و الماتريدية لخلو مذاهبهم من البدعة۔ (شرح شفا جلد 1 صفحہ 679 مصری جلد 3 صفحہ 154 ملتان)

اور وہ (نجات پانے والی جماعت) اہلسنّت و جماعت ہے یعنی فقہاء میں سے

Marfat.com

چاروں امام اور محدثین کرام اور اشاعرہ اور ماتریدیہ کے متکلمین حضرات، کیونکہ ان کے مذاہب بدعت (وگمراہی) سے پاک ہیں۔

❁ مزید لکھتے ہیں:

فتلك اثنان و سبعون فرقة كلهم في النار والفرقة الناجية هم اهل السنة۔ (مرقاۃ جلد 1 صفحہ 204)

"یہ بہتر فرقے ہیں سب دوزخی ہیں اور نجات پانے والا گروہ صرف اہلسنت ہے"۔

❁ ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:

فلا شك و لا ريب انهم هم اهل السنة و الجماعة۔

(مرقات شرح مشکوٰۃ جلد 1 صفحہ 248)

"اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ وہ نجات پانے والا گروہ اہل سنت و جماعت ہے"۔

حضرت شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ:

شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت اند۔ (اشعۃ اللمعات جلد 1 صفحہ 140)

"یعنی نجات پانے والا گروہ اہل سنت و جماعت ہے"۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ:

قطب زماں، خواجہ خواجگان حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

"عقیدۂ اہل سنت و جماعت کا التزام کر کے حدیث وفقہ کی تعلیم حاصل کرو"۔ (مقامات مظہری مترجم صفحہ 338)

Marfat.com

حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ:

شیخ المحدثین حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

اسماعیل فقیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حافظ ابو حامد حاکم کو خواب میں پوچھا کہ تمہارے نزدیک کون سی جماعت نجات حاصل کرے گی۔

فقال اهل السنة۔ (شرح الصدور صفحہ 370)

''تو انہوں نے فرمایا: اہلسنّت''۔

علامہ شہرستانی:

حضرت علامہ محمد بن عبدالکریم شہرستانی رحمۃ اللہ علیہ (دیوبندی نجدی وہابی حضرات کے معتمد علیہ) نے اپنی مشہور و معروف تصنیف ''الملل و النحل'' میں جا بجا اہلسنت و جماعت کا تذکرہ فرمایا ہے اور مسائل میں اختلاف کے وقت اہلسنت و جماعت کے اعتقادات و نظریات کو ترجیح دی ہے۔ مثلاً انہوں نے صداقت اہلسنت و جماعت کو یوں خراج تحسین پیش کیا ہے:

کما قال اهل السنة۔

یعنی جس طرح اہل سنت و جماعت نے فرمایا ہے

◈ کبھی فرماتے تھے:

فعند اهل السنة۔

یعنی یہ اہل سنت کا موقف ہے۔ (ملاحظہ ہو الملل والنحل صفحات حصہ ا صفحہ 104، 184)

اس کے علاوہ بیسوں مسائل ایسے ہیں جن میں علامہ شہرستانی نے مسلک اہلسنت و جماعت کو ترجیح دے کر اس مسلک کی حقانیت پر مہر تصدیق ثبت فرمائی ہے۔

Marfat.com

حضرت شیخ روح اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت:

مفسر قرآن حضرت امام اسماعیل حقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ہمارے شیخ مکرم حضرت روح اللہ نے اپنے وصال سے ایک دن قبل اپنے متوسلین ومعتقدین کو بلایا اور ارشاد فرمایا: سن لو! میرے پاس دنیا کا مال نہیں ہے کہ میں اس کی وصیت کروں:

و لكني على مذهب اهل السنة و الجماعة شريعةً و طريقةً و معرفةً و حقيقةً فاعرفوني هكذا و اشهدوني بهذا في الدنيا و الاخرة فهذا وصيتي۔ (تفسیر روح البیان جلد پنجم صفحہ 101)

لیکن میں شریعت، طریقت، معرفت اور حقیقت کے اعتبار سے اہلسنت وجماعت کے مذہب پر ہوں، مجھے اسی حوالہ سے پہچانو! اور دنیا و آخرت میں اسی حوالہ سے میرے گواہ بن جاؤ، میں اسی (مسلک پر قائم رہنے کی) کی وصیت کرتا ہوں۔

ملاحظہ فرمائیں! بلند پایہ شیوخ اور عالی مرتبت عرفا بھی اپنے متعلقین ومریدین کو مسلک اہلسنت وجماعت پر کاربند رہنے کی وصیت فرما رہے ہیں۔

حضرت شیخ جزولی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا:

شیخ العرفا، حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ بھی نہ صرف مذہب اہلسنت وجماعت کو برحق سمجھتے ہیں، بلکہ اس مسلک اور عقیدہ پر خاتمہ کیلئے بارگاہ رب العزت میں یوں دعا گو ہیں:

و امتنا على السنة و الجماعة۔ (دلائل الخیرات صفحہ 82)

یعنی اے اللہ! ہمیں (اہل) سنت وجماعت کے مسلک پر وفات نصیب فرما۔

حضرت علامہ احمد جیون علیہ الرحمۃ:

مفسر قرآن علامہ احمد المعروف ملا جیون علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

Marfat.com

بالتحقیق و الصدق من کان علی طریق السنة و الجماعة۔

(تفسیرات احمدیہ صفحہ 407)

یعنی تحقیق اور صدق سے (یہ بات واضح ہوئی ہے کہ کامیاب وہی ہے) جو اہلسنت وجماعت (کے مسلک پر) ہے۔

اتباع اہلسنت وجماعت واجب:

چونکہ مذہب اہلسنت وجماعت ہی نجات کا ضامن ہے، اس لئے حضرت علامہ جیون علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

و وجوب الاتباع لسبیل المومنین سیما اھل السنة و الجماعة۔

(تفسیرات احمدیہ صفحہ 10)

یعنی مومنوں کے طریقہ پر خصوصا اہلسنت وجماعت کے راستے پر چلنا (لوگوں) پر واجب اور ضروری ہے۔

کیونکہ ان کی پیروی کے بغیر چارہ نہیں اور نجات کا امکان بھی نہیں ہے۔

علامہ جیون کی دعا:

حضرت علامہ جیون علیہ الرحمہ اس کے بعد بارگاہ خداوندی میں یوں دعا گو ہیں:

ثبتنا اللّٰہ تعالٰی علی عقیدة اھل السنة و الجماعة و حفظنا اللّٰہ تعالٰی عن البدعة و الضلالة۔ (تفسیرات احمدیہ صفحہ 410)

یعنی اللہ تعالٰی ہمیں اہلسنت وجماعت کے طریقہ پر ثابت قدم رکھے اور بدعت وضلالت سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

غور فرمائیں! جلیل القدر حضرات مسلک اہلسنت وجماعت پر قائم و دائم رہنے کی دعائیں مانگ رہے ہیں۔ اللھم اجعلنا منھم۔

Marfat.com

علامہ تفتازانی کی تائید:

نجم الدین والملۃ حضرت شیخ عمر بن محمد نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل سنت و جماعت کے نظریات واعتقادات پر مشتمل ایک کتاب بنام "العقائد" تحریر فرمائی ہے، جس کی شرح عالم اسلام کے مایہ ناز مصنف حضرت علامہ مسعود بن عمر المعروف شیخ سعد الدین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی شرح عقائد تقریباً تمام مکاتب فکر میں مشہور و متداول اور شامل تعلیم و تدریس ہے، اس کتاب میں علامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ ہے کہ آپ جب اہلسنت و جماعت کا ذکر کرتے ہیں تو یوں گوہرافشانی فرماتے ہیں:

قال اهل الحق۔ (شرح عقائد صفحہ 7)

"اہل حق نے یوں کہا"۔

حضرت شاہ عبدالعزیز کی شرح:

شرح "العقائد" کے محشی حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

قال اهل الحق .... اهل السنة و الجماعة۔ (شرح عقائد صفحہ 7 حاشیہ نمبر 14)

یعنی اہل حق اہلسنت و جماعت ہیں۔

مزید لکھتے ہیں:

"بندہ ضعیف عبدالعزیز عفی عنہ کہتا ہے کہ فقیر کا مذہب اہلِ سنت و جماعت کا مذہب ہے اور جو لوگ اہلِ سنّت و جماعت کے مخالف ہیں خواہ کفار ہوں خواہ اسلام کا کلمہ پڑھنے والے مثلاً روافض اور خوارج اور نواصب وغیرہ جو مخالفین اہلِ سُنّت و جماعت سے ہیں فقیر ان سب فرقوں کو باطل جانتا ہے اور بزار دل سے ان سب فرقوں سے بیزار ہے۔ لیکن اہل سنت

Marfat.com

و جماعت کے جو مذاہب مختلف ہیں، جیسے اشعریہ اور ماتریدیہ ان میں عقائد میں باہم اختلاف ہے۔ جیسے حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی کہ ان میں مسائل فقیہ میں باہم اختلاف ہے جیسے قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور سہروردیہ کہ ان میں سلوک میں باہم اختلاف ہے۔ تو فقیر مانتا ہے کہ یہ فرقے برحق ہیں"۔ (فتاویٰ عزیزیہ صفحہ 230 طبع کراچی 1973ء)

علامہ پرہاری کی تائید:

شرح عقائد نسفی کے شارح حضرت شیخ عبدالعزیز پرہاری علیہ الرحمہ نے بھی حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی تائید کرتے ہوئے لکھا ہے:

اهل الحق ای اهل السنة و الجماعة۔ (نبراس شرح شرح عقائد صفحہ 25)

یعنی اہل حق سے مراد اہلسنت و جماعت ہیں۔

علامہ پرہاری کا مذہب:

حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاری رحمۃ اللہ علیہ اپنا مسلک بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

مذهبنا بمذهب السنة و الجماعة۔ (نبراس صفحہ 19)

یعنی ہمارا مذہب اہل سنت و جماعت کے مذہب کے مطابق ہے۔

تمام اولیاء کرام اہلسنت:

صرف یہی بزرگ ہی مسلک اہلسنت و جماعت پر قائم نہ تھے بلکہ ان سے قبل جتنے بھی اولیاء کرام اور صلحاء عظام ہو گزرے ہیں وہ بھی اسی مسلک اہلسنت پر کاربند رہے ہیں جیسا کہ شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا فرمان اس بات پر واضح دلالت کرتا ہے۔

Marfat.com

آپ فرماتے ہیں:

بتواتر اخبار معلوم شدہ و بہ تتبع و تفحص احادیث و آثار متعین گشتہ کہ سلف صالح از صحابہ و تابعین باحسان و من بعد ہم ہمہ بریں اعتقاد و بریں طریقہ بودہ اند۔

(اشعۃ اللمعات جلد 1 صفحہ 140)

یعنی متواتر اخبار اور احادیث مبارکہ و آثار شریفہ کے بالاستیعاب مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ پہلے نیک لوگ صحابہ کرام، تابعین عظام اور ان کے بعد آنے والے تمام بزرگ و متقی لوگ اسی (اہلسنت و جماعت کے) طریقہ پر قائم تھے۔

معلوم ہوا کہ جملہ اولیاء کرام مثلاً حضرت غوث پاک، حضرت داتا علی ہجویری، حضرت سید احمد کبیر رفاعی، حضرت خواجہ باقی اللہ دہلوی، حضرت خواجہ شاہ نقشبند بخاری، حضرت امام ربانی، حضرت خواجہ بہاؤ الحق زکریا ملتانی، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی، سلاسل اربعہ (نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ) کے جملہ متوسلین و معتقدین وغیرہم بھی اہلسنت و جماعت کے مسلک و مذہب پر قائم تھے۔

فقہاء و محدثین بھی اہلسنت:

صرف معروف صوفیہ کرام ہی مسلک اہلسنت پر گامزن نہیں تھے بلکہ امت محمدیہ کے تمام فقہاء کرام اور محدثین عظام نے بھی اسی مسلک کو اختیار فرمایا ہے۔ حضرت شیخ محقق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

محدثین اصحاب کتب ستہ وغیرہا از کتب مشہورہ معتمدہ مبنی و مدار احکام اسلام بر آنہا افتادہ و آئمہ فقہائے ارباب مذاہب اربعہ وغیرہم از انہا در طبقہ ء ایشاں بودہ اندبھمہ

Marfat.com

بریں مذہب بودہ اند۔ (اشعۃ اللمعات جلد 1 صفحہ 140)

وہ محدثین (جو صحاح) ستہ کے مصنف ہیں اور ان کے علاوہ وہ مشہور و معتمد کتب جن پر احکام اسلام کا دارومدار ہے ان کے مصنفین اور مذاہب اربعہ اور بقیہ ارباب فقہ بھی یہی مسلک و مذہب رکھتے تھے۔

معلوم ہوا کہ حضرت امام اعظم، حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی، حضرت امام احمد بن حنبل، حضرت قاضی ابو یوسف اور حضرت امام محمد علیہم الرحمہ کے علاوہ جملہ ارباب فقہ اور امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام ابوداؤد اور امام طحاوی کے علاوہ جتنے بھی مستند اور قابل ذکر محدثین کرام گزرے ہیں ان کا اختیار فرمودہ اور پسندیدہ مسلک و مذہب صرف اہلسنت و جماعت ہی ہے۔ (رضوان اللہ علیہم اجمعین)

دعوت اتحاد:

قارئین کرام! کتنا پیارا ہے مسلک اہلسنت کہ ہر عالم، ہر فقیہ اور ہر محدث اسی مسلک و مذہب کو اختیار فرما رہا ہے، اگر اب بھی کوئی اس مسلک کو چھوڑ بیٹھے تو یہ اس کی بدنصیبی اور محرومی کی علامت ہے، ہم تمام اہل اسلام اور بالخصوص باطل فرقوں اور گمراہ جماعتوں سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ اپنے خود ساختہ مذاہب کو خیر باد کہہ کر مسلک اہلسنت و جماعت میں شامل ہو جائیں کیونکہ یہ صحابہ کرام، صدیقین، شہداء، صالحین اور ائمہ دین کی جماعت ہے اور اسی کے دامن سے دنیا و آخرت کی نجات وابستہ ہے۔

Marfat.com

اہل سنت مخالفین کے نزدیک

وہابی حضرات کا اعتراف:

درج ذیل سطور میں وہابی حضرات کے اکابر واصاغر علماء اور مستند ومعتمد علیہ مصنفین ومؤلفین کے چند حوالہ جات سے حقیقت واضح کی جارہی ہے۔ پڑھیے! اور اہلسنت وجماعت کی قدامت، صداقت اور حقانیت کی داد دیجیے!

ابن تیمیہ کا بیان:

وہابی حضرات کے شیخ الاسلام اور امام، ابن تیمیہ نے لکھا ہے:

الفرقة الناجية بانها اهل السنة و الجماعة۔ (فتاوی ابن تیمیہ جلد 3 صفحہ 345)

یعنی نجات پانے والا گروہ اہلسنت وجماعت ہے۔

- ابن تیمیہ نے دوسرے مقام پر لکھا ہے:

"نجات پانے والا فرقہ اہلسنت والجماعت .... جو قیامت تک غالب رہیں گے"۔ (عقیدہ واسطیہ مترجم صفحہ 6 مطبوعہ گوجرانوالہ)

- مزید لکھا ہے: آپ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص میرے اور میرے صحابہ کی راہ پر ہے، خالص اسلام کو اپنانے والے ہر ملاوٹ سے دور اہل سُنّت و جماعت ہیں، انہی میں صدیق، شہید اور نیک لوگ ہوتے ہیں، انہی میں ہدایت کے جھنڈے اور تاریکیوں کے چراغ، بڑی منقبت والے اور بلند فضیلت والے ہیں، انہی میں وہ ائمہ

Marfat.com

دین ہیں جن کی رہنمائی اور درایت پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے اور یہی طائفہ منصورہ (نجات پانے والے لوگ) ہیں۔(الفرقۃ الناجیہ صفحہ 406)

﴿۞﴾ ابن تیمیہ نے ایک اور مقام پر لکھا ہے:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ آپ کی امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی وہ سب دوزخی ہوں گے مگر ایک فرقہ اور وہ ہے جماعت۔اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا وہ لوگ ہیں جن کا مذہب وہ ہوگا جو آج میرا اور میرے صحابہ کا مذہب ہے ان لوگوں نے اس خالص اسلام کو پکڑا جس میں کوئی ملاوٹ نہیں ہے اور وہ ہیں اہل السنت والجماعت اور انہیں میں صدیق، شہید اور صالح ہیں اور انہی میں ہدایت کے مینار اور اندھیرے کے چراغ ہیں جو مناقب ماثورہ اور فضائل مذکورہ کے مالک ہیں اور انہی میں ابدال اور انہی میں ائمہ دین ہیں جن کی ہدایت پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے اور وہ ہے طائفہ منصورہ جن کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں سے ایک فرقہ حق پر ہمیشہ غالب رہے گا۔جو ان کی مخالفت کرے گا یا ان کو ذلیل کرنا چاہے تو وہ ان کا قیامت تک کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔(عقیدہ واسطیہ صفحہ 212،213)

﴿۞﴾ مزید لکھا ہے: اہلسنت کا لفظ نص (کتاب وسنت) کو شامل ہے اور جماعت کا لفظ اجماع کو حاوی ہے، لہٰذا اہلسنت و جماعت وہ لوگ ہیں جو نص اور اجماع کے پیروکار ہیں۔(منہاج السنۃ جلد 3 صفحہ 272 مصر)

حجاز میں اہل سنت کی کثرت:

شیخ ابن سعود کے سوانح نگار، حجاز (حرمین شریفین) میں اہلسنت کی کثرت کا یوں اعتراف کرتے ہیں:

''حجاز میں عام آبادی سنی المذہب ہے''۔(سوانح ابن سعود صفحہ 4)

Marfat.com

ابن حزم کی گواہی:

غیر مقلدین کے پیشوا ابن حزم لکھتے ہیں:

اور اہلسنت جن کو ہم اہل حق کے نام سے یاد کریں گے اور ان کے مخالفین کو اہل باطل کے نام سے، وہ (اہلسنت) تو صحابہ کرام ہیں اور خیار تابعین ہیں جو ان کے طریقہ پر چلے، پھر محدثین ہیں اور فقہاء، جو ان کے طریقہ پر چلے، اور جس نے بھی ان کی پیروی کی ہے، زمین کے مشرق و مغرب میں، ان سب پر خدا کی رحمت ہو۔

(الملل والنحل جلد 2 صفحہ 113)

نواب صدیق کی گواہی:

وہابی حضرات کے امام نواب صدیق حسن خان بھوپالوی قدامت اہلسنت کی یوں گواہی دیتے ہیں:

ہندوستان کے اکثر مسلمان مذہب سنی رکھتے ہیں۔ (ترجمان وہابیہ صفحہ 14 مطبع محمدی)

◈ انہی نواب صاحب کے صاحبزادے نواب نور الحسن لکھتے ہیں:

و حق دائر است در مذہب اهل سنت و جماعت۔

(النہج المقبول صفحہ 11 مطبوعہ بھوپال)

اور حق اہل سنت و جماعت کے مذہب میں جاری ہے۔

قارئین کرام! اگر کبھی اہل سنت یہ بات کہہ بیٹھیں کہ حق اہلسنت میں دائر و سائر ہے تو مخالفین آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں، لیکن آج یہی برصداقت آواز ان کے ایوانوں میں بھی گونج رہی ہے۔ و الحمد للہ علی ذلك۔

سچ ہے:

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

Marfat.com

● یہی نواب نور الحسن کہتے ہیں:

و فرقہ ناجیہ گروہ اہلسنت ست کہ ماشی ست بر سیرت نبوی و سیرت صحابہ مصطفوی صلعم ما انا علیہ و اصحابی بین دلیل ست بر آن۔ (النہج المقبول من شرائع الرسول صفحہ 13)

● اور اہلسنّت ناجی گروہ ہے جو سیرت نبوی اور سیرتِ صحابہ پر گامزن ہے، جس پر حدیث نبوی کا جملہ "ما انا علیہ و اصحابی" واضح دلیل ہے۔

ابراہیم میر کی شہادت:

وہابی حضرات کے نامور مصنف اور امام العصر، ابراہیم میر سیالکوٹی، مسلک اہلسنت و جماعت کے قدیم ہونے کی شہادت دیتے ہوئے، ابن تیمیہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

''اور اہلسنت والجماعت میں سے ایک قدیم و معروف مذہب ہے جو اس وقت سے بھی بیشتر کا ہے جبکہ خدا تعالیٰ نے حضرات ائمہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد کو پیدا کیا تھا کیونکہ وہ مذہب آنحضرت صلعم کے صحابہ کا ہے جنہوں نے وہ (مذہب) اپنے نبی صلعم سے سیکھا تھا اور جو کوئی اس مذہب کے خلاف چلے وہ اہلسنت کے نزدیک بدعتی ہے کیونکہ سب اہلسنت اس بات پر متفق ہیں''۔

(تاریخ اہلحدیث صفحہ 65 مطبوعہ مکتبہ الرحمن السلفیہ سرگودھا)

نوٹ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کے ساتھ پورا درود شریف لکھنا چاہئے، صلعم، ؐ، ص، اور صل وغیرہ لکھنا غلط ہے۔

ثناء اللہ امرتسری کی وضاحت:

وہابی حضرات کے مجدد اور مفسر ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری نے قدامت اہلسنت کو

Marfat.com

یوں آشکارا کیا ہے:

"۸۰ (اسی) سال پہلے قریباً سب مسلمان اسی خیال کے تھے جن کو آج کل بریلوی حنفی خیال کہا جاتا ہے"۔

(شمع توحید صفحہ 53 مطبوعہ مکتبہ عزیزیہ چوک دالگراں لاہور)

نوٹ: شمع توحید مطبوعہ کراچی و مکتبہ قدوسیہ لاہور سے اس عبارت کو کاٹ کر زبردست تحریف، خیانت اور تعصب کا ثبوت دیا گیا ہے——

محمد شاہجہانپوری کی صراحت:

وہابیوں کے بزرگ محمد شاہ نے لکھا ہے:

"اسی طرح تابعین اور تبع تابعین بھی جو قدم بقدم صحابہ کے اصلی وسیدھے رستے پر چلے آتے تھے ان کا رد کرتے تھے جو ان مستحدث فرعون کے مقابلے میں اہل السنۃ والجماعۃ کہلائے"۔ (الارشاد الی سبیل الرشاد صفحہ 60،61 لاہور)

عبدالرحمٰن مبارکپوری کی وضاحت:

وہابی حضرات کے معتبر محدث عبدالرحمٰن مبارکپوری لکھتے ہیں:

اهل السنة و الجماعة وهي الفرقة الناجية۔ (تحفۃ الاحوذی جلد 3 صفحہ 367)

اہل سنت وجماعت ہی نجات حاصل کرنے والی جماعت ہے۔

داؤد غزنوی کا اعتراف:

وہابی حضرات کے مقتدر بزرگ داؤد غزنوی لکھتے ہیں:

۔ جماعت سے مراد اصحاب کرام ہی ہیں، اسی سے فرقہ حقہ کیلئے اہل السنۃ والجماعۃ کا نام تجویز ہوا اور انہی کیلئے سواد اعظم (بڑی جماعت) کا لفظ ایک حدیث میں استعمال کیا گیا ہے۔ (الاعتصام صفحہ 185 دسمبر 1959ء)

Marfat.com

محمد اسماعیل دہلوی کی دعا:

دیوبندیوں، وہابیوں کے مشترک پیشوا اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے:

''اے مالک ہمارے...... بدعتی اور بدمذہبوں میں سے نکال کر ہم کو پاک تبع سنت کا کر''۔ (تقویۃ الایمان صفحہ 100)

فقیر اللہ مدراسی کا نعرۂ حق:

غیر مقلدین کے مفسر فقیر اللہ مدراسی لکھتے ہیں:

یاد رکھو جب تک آدمی کل معجزات وسائر دینیات کا مقر، معتقد باعتقاد اہل سنت نہ ہو تب تک وہ اہل سنت بلکہ اہل اسلام سے خارج ہے۔ (تنبیہ السلف صفحہ 17)

عبداللہ روپڑی کی صراحت:

وہابی حضرات کے بحر العلوم، عبداللہ روپڑی حضرت امام احمد رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

و اهل السنة المتمسكين بعروقها المعروفين المقتدى بهم فيها من لدن اصحاب النبی ﷺ الی يومنا هذا۔

(فتاوی اہلحدیث جلد اول صفحہ 73 حاشیہ مطبوعہ سرگودھا)

اور اہلِ سنت کے جو سنت کے دستاویز سے تمسک کرنے والے ہیں جو اس میں مشہور اور مقتدی ہیں اصحاب رسول ﷺ کے زمانہ سے آج تک۔

﴿●﴾ مزید کہتے ہیں:

اس حقیقت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اہل سنت کوئی فرقہ نہیں بلکہ وہی اصل لوگ ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تھے، جبکہ تفریق اسلامی کا نام ونشان تک نہ تھا فرقہ وہ لوگ ہیں جو ان سے الگ ہو گئے۔ (فتاوی اہلحدیث جلد 1 صفحہ 74 حاشیہ)

Marfat.com

صادق سیالکوٹی کا اعلان:

صادق سیالکوٹی حقانیت اہلسنت کا یوں اعلان کرتے ہیں:

ثابت ہوا کہ اہل سنت والجماعت وہ ہیں جو فرقے بندی سے الگ تھلگ براہ راست صرف رحمت عالم ﷺ کے نقش قدم پر بہ اجماع صحابہ گامزن ہیں۔

(جماعت مصطفیٰ صفحہ 19)

حافظ محمد گوندلوی کا اظہار:

وہابی حضرات کے شیخ الاسلام حافظ محمد گوندلوی، ہندوستان کی صورت حال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

برادران اسلام پر مخفی نہیں کہ ہندوستان کے اکثر حصہ میں اہلسنت کے..... گروہ ہیں۔ (رسالہ حنفی اور اہلحدیث صفحہ 2)

خالد گرجاکھی کی تائید:

وہابی حضرات کے معتبر مصنف خالد گرجاکھی "منہاج السنۃ" کے حوالے سے لکھتے ہیں:

اہلسنت کا ایک پرانا اور مشہور مذہب ہے جو ان ائمہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور احمد رحمہم اللہ کی پیدائش سے بھی پہلے تھا یہ صحابہ کا مذہب تھا جو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے سیکھا تھا جو اس کی مخالفت کرے وہ اہلسنت کے نزدیک بدعتی ہے۔ (فضائل اہلحدیث صفحہ 2)

خالد گرجاکھی کی تحریف معنوی:

خالد گرجاکھی صاحب نے اس عبارت کے دوران ترجمہ میں زبردست تحریف معنوی کا ثبوت دیا ہے۔ کیونکہ وہ جس عربی عبارت کا ترجمہ کر رہے تھے اس میں "اہل السنۃ" کے ساتھ "والجماعۃ" کا لفظ بھی تھا جو کہ ان کی مترجم کتاب "فضائل اہلحدیث" کے

Marfat.com

صفحہ 2 پر بھی موجود ہے۔ لیکن ترجمہ میں اس کا معنی "وجماعت" نہ کر کے انہوں نے اپنے امام ابن تیمیہ پر صریح بہتان لگایا ہے اور ذکر صحابہ رضی اللہ عنہم سے روگردانی کی ہے۔

؎ چپ رہنا تو ہے ظلم کی تائید میں شامل
حق بات کہو جرأتِ اظہار نہ بیچو!

اثری و گوندلوی تصدیق:

ابن تیمیہ کے حوالہ سے یہی عبارت ان کی کتاب کا حوالہ دیئے بغیر محمد یحییٰ گوندلوی نے اپنی تازہ تصنیف ''عقیدۂ اہلحدیث'' کے صفحہ 45 پر (اور اب یہ اس کتاب کے نئے ایڈیشن بنام عقیدۂ مسلم صفحہ 56 پر ہے) اور محمد عبدالغفور اثری نے اپنی بچگانہ تصنیف ''اصلی اہلسنت'' کے صفحہ 39 پر نقل کر کے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ یقیناً اہلسنت و جماعت کا مسلک آج کا پیدا شدہ نہیں بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور سے چلا آرہا ہے۔

گوندلوی صاحب کی بددیانتی:

ابن تیمیہ کی گذشتہ عبارت کو محمد یحییٰ گوندلوی صاحب نے بھی اپنی کتاب ''عقیدہ اہلحدیث'' صفحہ 45 اور اس کے نئے ایڈیشن بنام عقیدۂ مسلم صفحہ 56 پر نقل کیا ہے۔ لیکن اس عبارت سے انہوں نے جو نتیجہ نکالا ہے وہ بھی پڑھنے کے لائق ہے، گوندلوی صاحب فرماتے ہیں:

''اس سے واضح ہو گیا کہ اہلحدیث ہی سب سے قدیم مذہب ہے''۔

(عقیدہ اہلحدیث صفحہ 45)

یحییٰ گوندلوی صاحب کی چالاکی اور بددیانتی ملاحظہ فرمائیں کہ ابن تیمیہ تو بات کر رہے ہیں مذہب اہلسنت و جماعت کے قدیم ہونے کی جبکہ گوندلوی صاحب ہاتھ

Marfat.com

کی صفائی سے ان کی عبارت میں تحریف کر کے بددیانتی کا حق ادا کرتے ہوئے اور اپنے خودساختہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ پر بہتان تراشی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مذہب اہلحدیث قدیم اور پہلے کا ہے ——— ملخصاً!

گوندلوی صاحب!...... اگر آپ نے اپنی بات ہی منوانی تھی تو ابن تیمیہ کی عبارت نقل نہ کرتے اور اگر ابن تیمیہ کی عبارت نقل کی ہے تو پھر کم از کم اس کا آپریشن ہی نہ کیا ہوتا۔ اب آپ ہی بتائیں کہ آپ سچے ہیں یا آپ کے مظلوم شیخ الاسلام ابن تیمیہ؟ کیونکہ ابن تیمیہ کی عبارت میں مذہب اہلحدیث کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں ہے اور آپ ہیں کہ مذہب اہلحدیث کو قدیم قرار دینے پہ تلے ہوئے ہیں۔ اگر آپ منقولہ عبارت میں یہ الفاظ دکھادیں تو ہم سے منہ مانگا انعام حاصل کر سکتے ہیں ورنہ اپنی بد دیانتی سے توبہ کریں اور آئندہ علمی خیانت سے مجتنب رہیں۔

مجھ میں یہ وصف ہے کہ واقف ہوں تیرے عیوب سے
تجھ میں دو عیب ہیں کہ کذاب بھی ہو مکار بھی

سوہدروی صاحب کی جہالت:

سابقہ اوراق میں یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ اہلسنت و جماعت حضور نبی اکرم ﷺ کے مبارک دور میں پروان چڑھے اور آج تک خطہ ارضی میں پھیلے ہوئے ہیں وہابی حضرات کے پیشواؤں نے بھی اس بات کا اقرار اور اظہار کیا ہے۔ لیکن نہایت افسوس ہے کہ وہابی حضرات کے مشہور اہل قلم محمد عبدالمجید خادم سوہدروی (مولف کتاب کرامات اہلحدیث، شاگرد ابراہیم میر سیالکوٹی) اتنی واضح بات بھی نہ سمجھ سکے۔ اختلاف امت کے متعلق بات کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"آخر اختلافات کا وہ آتش گیر مادہ جو ڈیڑھ دو سو سال سے امت محمدیہ میں پک

Marfat.com

رہا تھا چوتھی صدی ہجری میں پھوٹ پڑا اور اس کے پھوٹنے سے مسلمان دو گروہوں میں بٹ گئے ایک گروہ اہل السنت یا اہلحدیث کے نام سے موسوم ہوا۔ دوسرا اہل رائے کہلانے لگا''۔(سیرت ثنائی 41)

دیکھ لیا آپ نے؟ کیسی واضح جہالت اور لاعلمی ہے کہ اہلسنت کے متعلق جھوٹ بولتے ہوئے ایسے حواس باختہ ہوئے کہ اپنی بھی خبر نہ رہی۔ آگے پیچھے عوام الناس کو بہکانے کیلئے دن رات یہ کہتے نہیں تھکتے کہ ''ہم تو نبی علیہ السلام کے زمانے سے چلے آرہے ہیں'' یہاں سوہدروی صاحب نے اس دعوے کے خود ہی بخیے ادھیڑ دیئے ہیں کہ اہلحدیث نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے نہیں آرہے بلکہ زیادہ سے زیادہ بھی چار سو سال بعد کی پیداوار ہیں۔

یہ الگ بات ہے کہ سوہدروی صاحب اس دعویٰ میں بھی کذب بیانی اور دروغ گوئی سے باز نہیں آئے کیونکہ یہ تو کل کی پیدوار ہیں۔ اب سوہدروی صاحب تو دنیائے فانی سے جا چکے ہیں، آج کوئی مولوی صاحب اگر سوہدروی صاحب کی وکالت کرتے ہوئے، ان کی صفائی پیش کریں اور ہمیں کسی مسلمہ کتاب سے یہ بات دکھائیں کہ اہلسنت و جماعت کی ابتداء حضور نبی مکرم ﷺ کے زمانہ مبارکہ سے نہیں ہوئی بلکہ آپ کے مبارک دور سے چار سو سال بعد میں ہوئی ہے۔

زندگی اک دوڑ ہے تو سانس پھولے گی ضرور
یا بدل مفہوم اس کا یا پھر فریاد نہ کر

خلاصہ گفتگو:

قارئین کرام! وہابی حضرات کے اکابر کی مذکورہ بالا تحریرات و تصریحات کو پڑھنے کے بعد یقیناً آپ اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہوں گے کہ

Marfat.com

- تہتر فرقوں میں صرف ایک ہی جماعت نجات پائے گی۔ جس کا نام اہلسنت و جماعت ہے۔
- مسلک اہلسنت و جماعت کو یہ شرف حاصل ہے کہ یہ مسلک حضور ﷺ کے مبارک زمانہ میں موجود تھا۔
- اہلسنت و جماعت کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ یہ گروہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بے مثال دور سے لے کر آج تک لوگوں کا امام، مقتداء اور پیشوا رہا ہے کسی اور کو یہ درجہ نصیب نہیں ہوا۔
- اہلسنت و جماعت کو یہ رتبہ بھی میسر ہے کہ صدیق، شہید، صالح، ابدال، ائمہ دین اور اولیاء کرام اسی جماعت میں ہوتے ہیں کسی اور جماعت میں صالحین اور بزرگان دین و اولیاء کرام قطعاً نہیں ہوتے۔
- اہلسنت و جماعت تمام فرقوں سے پہلے کے ہیں بقیہ تمام فرقے بعد کی پیداوار ہیں۔
- اہلسنت و جماعت گروہ بندی اور فرقہ بازی سے الگ تھلگ ہیں۔
- اہلسنت و جماعت فرقہ نہیں ہیں بلکہ ان سے الگ ہونے والے لوگ بذات خود فرقہ اور ٹولہ ہیں۔
- اہلسنت و جماعت باجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم براہ راست حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش قدم پر گامزن ہیں۔
- دیگر ممالک کے علاوہ ہندوستان میں بھی اہلسنت و جماعت ہی کی اکثریت و غلبیت ہے۔
- خود حجاز مقدس یعنی مکہ و مدینہ اور دیار عرب میں عام آبادی اور اکثر شہری سنی المذہب ہیں۔

Marfat.com

❁ آج کل لوگوں نے نئے عقائد گھڑے ہیں ورنہ اسی سال قبل سب مسلمان ایسے ہی عقائد رکھتے تھے جیسے آج کل کے حنفی بریلوی حضرات کے عقائد ونظریات ہیں۔

الحمدللہ!...... یہ تمام حقائق ان حضرات کے لٹریچر سے واضح ہوئے جو بات بات پر اہلسنت و جماعت کے خلاف لڑائی جھگڑا اور عناد وفساد برپا کئے ہوئے ہیں اور انہیں بدعتی، مشرک اور نجانے کن کن الفاظ سے یاد کرتے ہیں: لیکن

چہرۂ تاریخ پر تھے گونقابوں پر نقاب
پر حقیقت، پھر حقیقت تھی نمایاں ہو گئی

اور بقول کسے:

وہ باتیں ان کی نگاہیں بتائے دیتی ہیں
جنہیں وہ اپنی زبان سے ادا نہیں کرتے

دیوبندی اکابر کا اعتراف

دیوبندی حضرات کے رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں:

''پس جملہ محدثین وفقہاء عامل کتاب اللہ تعالیٰ وسنت رسول اللہ ﷺ کے ہیں اور وہ سب فرقہ ناجیہ وسنت وجماعت سے ہیں کہ حدیث صحیح میں وارد ہوگیا ہے، بیان فرقہ ناجی میں کہ جب پوچھا صحابہ علیہم الرضوان نے کہ وہ کون ہیں فرمایا آپ نے "ما انا علیه و اصحابی "الحدیث پس صحابہ کا طریق اوران کا اتباع راہ نجات ہے اور وہی فرقہ ناجیہ لہٰذا جملہ مجتہدین اور ان کے اتباع اور جملہ محدثین فرقہ ناجیہ اہل سنت و الجماعت ہوگئے بحکم حدیث صحیح، البتہ جو جہال کہ محدثین مقبولین کو اپنی تقلید کے جوش تعصب میں طعن وتشنیع کرتے ہیں یا جو عامل بحدیث بزعم خود ہو کر فقہاء و مجتہدین راسخین پر سب وشتم کرتے ہیں اور فقہ کے مسائل مستنبط عن النصوص کو بنظر حقارت

Marfat.com

یہ کرزشت وزبوں جانتے ہیں وہ لوگ خارج از فرقہ ناجیہ اہل سنت اور تبع ہوائے نفسانی اور داخل گروہ اہل ہوا کے ہیں"۔ (مجمل ارشاد مع فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 516 قول نجم)

◉ دیوبندی محدث خلیل احمد انبیٹھوی، حدیث افتراق امت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

(ثنتان و سبعون فی النار) ای نار جهنم (و واحد فی الجنة و هی الجماعة) ای وهی اهل السنة و الجماعة۔

(بذل المجہود شرح سنن ابی داؤد جلد 6 صفحہ 189)

بہتر فرقے جہنم کی آگ میں داخل ہوں گے اور ایک گروہ جنت میں جائے گا اور وہ جماعت ہے یعنی اہل سنت و جماعت ہیں۔

◉ مسلک دیوبند کے ترجمان محمد سرفراز گکھڑوی لکھتے ہیں:

"فرقہ ناجیہ صرف اہل السنۃ والجماعۃ کا گروہ ہے اس کے بغیر باقی تمام فرقے ہلاکت کا شکار ہوں گے...... دوزخ سے اول تا آخر بچنے والا فرقہ صرف فرقہ ناجیہ اور اہل السنت والجماعت کا طبقہ ہوگا"۔ (اہل سنت کی پہچان صفحہ 9)

شیعہ اکابرین کا اقرار:

ابن بابویہ قمی حدیث نقل کرتے ہیں:

ان امتی ستفترق علی اثنین و سبعین فرقة یهلك احدی و سبعون یتخلص فرقة قالوا یا رسول اللہ ﷺ من تلك قال الجماعة الجماعة الجماعة۔ (کتاب الخصال جلد 2 صفحہ 141 مطبوعہ ایران)

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اکہتر فرقے ہلاک (جہنمی) ہوں گے اور ایک جماعت نجات پائے گی۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ وہ فرقہ کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ جماعت ہے، جماعت ہے، جماعت ہے۔

❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

خیر الناس فی حالی النمط الا وسط فالزموا السواد الاعظم فان ید اللّٰہ علی الجماعة۔ (نہج البلاغہ مصری قسم ا صفحہ 141)

بہترین وہ لوگ ہیں جو میرے حالات میں افراط وتفریط سے بچتے ہیں۔ پس بڑی جماعت کی پیروی کا التزام کرو، بے شک اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔

❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

انا و اللّٰہ اھل السنة و الجماعة۔ (رسالہ تبراء صفحہ 15 مطبوعہ یوسفی دہلی)

اللہ کی قسم ہم قطعی طور پر اہل سنت و جماعت ہیں۔

❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اما اھل السنة فا لمتمسکون لما سنہٗ اللّٰہ و رسولہ۔

(احتجاج طبرسی صفحہ 90 مطبوعہ نجف اشرف)

اہل سنت وہ حضرات ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے جاری کئے ہوئے طریقوں پر قائم ہیں۔

❁ شیعہ مذہب کی مستند کتاب ''جامع الاخبار'' میں ایک طویل حدیث قدسی نقل کی گئی ہے اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم ﷺ کو اہل سنت و جماعت کیلئے یہ عظیم خوشخبری سنائی کہ

لیس علی من مات علی السنہ و الجماعة عذاب القبر و لا شدة یوم القیمة یا محمد من احب الجماعة احبہ اللّٰہ و الملئکة اجمعین۔

(جامع الاخبار صفحہ 90 فصل بی و ششم طبع تہران)

جو شخص مذہب اہل سنت و جماعت پر مرے گا اسے نہ قبر میں عذاب ہوگا اور نہ

Marfat.com

روز قیامت کی سختی۔ اے محمد ﷺ جو اس جماعت سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے اس سے محبت کریں گے۔

اختلاف ختم ہو سکتا ہے:

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ موجودہ تمام فرقوں اور جماعتوں میں سے صرف ایک جماعت جنتی اور راہ حق پر گامزن ہے اور اس جماعت کا نام ہے "اہلسنت وجماعت" اس کے علاوہ باقی تمام فرقے گمراہ، باطل اور جہنمی ہیں قرآن و حدیث، صحابہ کرام، تابعین و تبع تابعین، بزرگان دین، ائمہ کبار رضی اللہ عنہم اپنے اور بیگانے حضرات اسی بات کا اعلان کر رہے ہیں۔

اگر آپ سچے دل سے اس بات کے خواہاں ہیں کہ یہ دور اختلاف وانتشار کی باد سموم سے محفوظ ہو کر اتفاق واتحاد اور محبت و پیار کی پر کیف اور سکون بخش فضا سے ہمکنار ہو جائے۔ تو وہ صرف اسی ایک صورت میں ہو سکے گا کہ تمام کلمہ گو مسلمان ابھی اور اسی وقت دنیا کی تمام پارٹیوں اور تمام ٹولیوں سے دستبرداری کا اعلان کر کے فی الفور مسلک حق اہلسنت وجماعت میں شامل و داخل ہو جائیں۔ ورنہ بمصداق:

ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اختلاف وافتراق بڑھتا ہی جائے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکے گی۔ اور امت کا اتفاق پارہ پارہ ہو جائے گا۔ معاذ اللہ

دیگر فرقوں میں بٹنے والے تمام افراد اس گناہ عظیم اور جرم کبیر میں برابر کے شریک قرار پائیں گے اور خدا اور رسول (جل جلالہ و ﷺ) کی بارگاہ میں روز حشر بطور مجرم بلائے جائیں گے جہنم کی سزا پائیں گے اور کوئی حیلہ و بہانہ کام نہیں آئے گا۔

مخلصانہ گذارش:

لہٰذا ہم آپ کی خدمت میں بصد ادب واحترام مخلصانہ گذارش کرتے ہیں کہ

Marfat.com

ابھی وقت ہے، گریبان میں جھانک کر سوچ لیں!...... ہم نے خلوص وللہیت سے قرآن وحدیث کی واضح نصوص، اپنے اور بیگانے اکابرین کے ظاہر و باہر دلائل سے آپ پر یہ حقیقت سورج سے زیادہ واضح کر دی ہے کہ جنتی جماعت صرف "اہلسنت و جماعت" ہے، اس میں کوئی ابہام نہیں، کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں، ہم نے اپنی ذمہ داری نبھا دی، آپ کو سیدھی راہ دکھا دی، آگے ماننا یا نہ ماننا آپ کا کام ہے، روز قیامت جواب طلبی ہوئی تو پھر یہ نہ کہنا کہ ہمیں کسی نے بتایا نہ تھا، سیدھا راستہ دکھایا نہ تھا، اگر کوئی سمجھا دیتا تو ہم اہلسنت و جماعت سے ہرگز نہ کٹتے، نظریات اہلسنت سے ذرا بھر نہ ہٹتے، لیکن آج بتانے والے بتا رہے ہیں۔ سمجھانے والے سمجھا رہے ہیں۔

؎ یہ وہ لمحہ ہے کہ اب بھی نہ اگر ہوش آیا
موت کو سامنے پاؤ گے جدھر جاؤ گے

اور روز قیامت سر محشر یوں نہ کہنا پڑے

؎ کہہ رہی تھی حشر میں وہ آنکھ شرمائی ہوئی
ہائے کیسی اس بھری بزم میں رسوائی ہوئی

-----☆☆☆-----

Marfat.com

کیا بریلوی نیا فرقہ ہے

عوام الناس کو بہکانے کیلئے مخالفین کی طرف سے عام طور پر یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ "اہل سنت وجماعت" کا نام حدیث نبوی سے ثابت اور ان کا برحق، نجات یافتہ اور جنتی ہونا درست ہے، لیکن "اہل سنت" سے "بریلوی فرقہ" مراد نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ایک نیا فرقہ ہے جس کا اہل سنت سے کوئی تعلق نہیں ہے...... العیاذ باللہ۔

جبکہ حقیقت آفتاب نصف النہار کی طرح واضح اور عیاں ہے۔ دوپہر کے وقت جبکہ سورج پوری آب وتاب سے چمک رہا ہو، اور مطلع پر ابر کا نام ونشان تک نہ ہو، ایسی حالت میں کسی کے سورج کا انکار کر دینے سے یہ لازم نہیں آتا کہ واقعۃً سورج غائب ہے ایسے ہی ضد، تعصب، عناد اور بغض کی وجہ سے اہل سنت وجماعت کے ساتھ لفظ "بریلوی" دیکھ کر یا رلوگوں کا انہیں محض "بریلوی" کہہ کر ان کے اہل سنت ہونے سے انکار کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ "بریلوی ایک نیا فرقہ ہے"...... کیونکہ ہمارا اہل سنت وجماعت ہونا کسی دلیل کا محتاج نہیں ہے اور نہ ہی ہمیں اپنے مسلک کی حقانیت پر کسی سے مہر لگوانے کی ضرورت ہے۔

بریلوی کوئی فرقہ نہیں:

ہمارے مخالفین جان لیں کہ "بریلوی" کوئی فرقہ، نہیں ہے۔ بلکہ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان قادری محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے افکار ونظریات کی بے پناہ مقبولیت سے پریشان ہو کر اور فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی بد مذہبوں، دین کے

Marfat.com

رہزنوں اور گستاخانِ رسول کے غیر اسلامی افکار و نظریات کی سرکوبی اور بیخ کنی کے ردِ عمل کے طور پر محض ضد اور عناد کی بناء پر مخالفین نے انہیں اور ان کے ہم مسلک علماء و مشائخ کو "بریلوی" کا نام دے دیا، اور یہ گھناؤنی چال اس لئے چلی تا کہ وہ ناواقف لوگوں کو یہ باور کرا سکیں کہ دوسرے فرقوں کی طرح یہ بھی ایک فرقہ ہے جو سرزمین ہند میں پیدا ہوا ــــــ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ۔

ہم سطور ذیل میں اپنوں اور بیگانوں کی تحریروں سے یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ بریلوی کوئی فرقہ نہیں ہے بلکہ یہ وہی لوگ ہیں جنہیں اہل سنت و جماعت ہونے کا اعزاز حاصل ہے، اور مخالفین نے انہیں بدنام کرنے کیلئے اس کا نام "بریلوی فرقہ" رکھا تھا۔

علمائے اہل سنت کی وضاحت:

ہمارے متعدد علماء نے اس حقیقت کو بے نقاب کیا ہے۔ چند حوالہ جات درج ذیل ہیں:

1- امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے پڑپوتے حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا خان بریلوی الازہری مدظلہ سے ایک انٹرویو کے دوران جب سوال کیا گیا کہ پاکستان میں بعض لوگ اپنے آپ کو بریلوی کہتے ہیں اور بعض اپنے آپ کو دیوبندی، کیا یہ اچھی بات ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: "بریلوی کوئی مسلک نہیں ہم مسلمان ہیں، اہل سنت و جماعت ہیں ہمارا مسلک یہ ہے کہ ہم حضور ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں، حضور ﷺ کے صحابہ کا ادب کرتے ہیں، حضور ﷺ کے اہل بیت سے محبت کرتے ہیں، حضور ﷺ کی امت کے اولیاء اللہ سے عقیدت رکھتے ہیں، فقہ میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں ہم اپنے آپ

Marfat.com

کو ''بریلوی'' نہیں کہتے، ہمارے مخالف ہمیں ''بریلوی'' کہتے ہیں......

(ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، فروری 1988ء صفحہ 14)

2- مبلغ اسلام حضرت علامہ سید محمد مدنی فرماتے ہیں:

''غور فرمایئے کہ فاضل بریلوی کسی نئے مذہب کے بانی نہ تھے از اول تا آخر مقلد رہے، ان کی ہر تحریر کتاب و سنت اور اجماع و قیاس کی صحیح ترجماں رہی، نیز سلف صالحین و ائمہ مجتہدین کے ارشادات اور مسلکِ اسلاف کو واضح طور پر پیش کرتی رہی، وہ زندگی کے کسی گوشے میں ایک پل کیلئے ''سبیل مومنین صالحین'' سے نہیں ہٹے، اب اگر ایسے شخص کے ارشاداتِ حقانیہ اور توضیحات و تشریحات پر اعتماد کرنے والوں، انہیں سلف صالحین کی روش کے مطابق یقین کرنے والوں کو ''بریلوی'' کہہ دیا گیا تو کیا بریلویت و سنیت کو بالکل مترادف المعنی نہیں قرار دیا گیا؟ اور بریلویت کے وجود کا آغاز فاضل بریلوی کے وجود سے پہلے ہی تسلیم نہیں کر لیا گیا؟''——

(تقدیم دور حاضر میں بریلوی اہل سنت کا علامتی نشان مکتبہ حبیبیہ لاہور صفحہ ۱۰،۱۱)

3- ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری مدظلہ اس بے بنیاد الزام کی تردید یوں فرماتے ہیں:

''امام احمد رضا پر ایک الزام یہ ہے کہ وہ ''بریلوی'' فرقے کے بانی ہیں۔ اگر تاریخ کی روشنی میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ''بریلوی'' کوئی فرقہ نہیں بلکہ سواد اعظم اہل سنت کے مسلک قدیم کو عرف عام میں ''بریلویت'' سے تعبیر کیا جاتا ہے اور یہ عرف بھی اب چند [illegible] ہے۔ اصل میں امام احمد رضا اور اس مسلک قدیم کے محققین نے اس [illegible]

Marfat.com

''بریلویت'' کے نام سے یاد کیا ہے اور بقول ابو یحییٰ امام خان نوشہروی ''یہ نام علماء دیو بند کا دیا ہوا ہے'' پروفیسر ڈاکٹر جمال الدین (جامعہ حنفیہ دہلی) نے بھی اپنے ایک تحقیقی مقالے میں یہی تحریر فرمایا ہے کہ وہ یہ نام مخالفین کا دیا ہوا ہے''۔

(آئینہ رضویات۔مطبوعہ کراچی 1993ء صفحہ 300۔تقدیم البریلویہ کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ صفحہ 20)

4- آستانہ عالیہ شاہ آباد شریف (گڑھی اختیار خاں) کے سجادہ نشین صاحبزادہ سید محمد فاروق القادری صاحب مدظلہ اسے جاہلانہ اقدام قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

اہل سنت و جماعت کو بریلوی کہنا کسی طرح درست نہیں، اگر آج جماعت اسلامی کے افراد کو مودودی پارٹی یا مودودیے کہنا اور تبلیغی جماعت کو الیاسی جماعت کہنا درست نہیں تو آخر ملک کے سواد اعظم کو بریلوی کہنا کس منطق کی رو سے درست ہے؟ تعجب ہے کہ خود کو اہل سنت کے بعض اصحاب کو بھی اس کا احساس نہیں اور وہ بڑے فخر سے اپنے آپ کو ''بریلوی'' کہہ کر متعارف کراتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام بریلی یا دیو بند کی سرزمین سے نہیں پھوٹا۔لہٰذا اس طرح کی تراکیب و نسبتیں اپنانا عالمانہ نقطہ نظر سے فریقین کیلئے ایک جاہلانہ اقدام ہے''۔

(فاضل بریلوی اور امور بدعت ،مطبوعہ لاہور 1981ء صفحہ 69)

5- شہر اقبال سیالکوٹ کے معروف عالم دین مفتی حافظ محمد عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اسے مخالفین کی سازش قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''بریلوی ہمارا مسلک نہیں یہ یونہی ہے جیسے لوگ معراج الدین کو''ماجا'' اور نور الدین کو ''نورا'' کہہ دیتے ہیں، تو اسے بُرا نہیں منانا چاہئے تاہم جیو بھی سنت و جماعت تھے اور رہیں گے۔اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان

Marfat.com

بریلوی علیہ الرحمۃ ہمارے بزرگ اور قابلِ احترام شخصیت ہیں ان کی نسبت سے اگر لوگ ہمیں "بریلوی" کہہ دیتے ہیں تو ہمیں خود کو "بریلویت" کے تنگ حصار میں بند نہیں کر دینا چاہئے یہ ہمارے خلاف ایک سازش ہے کہ ہم اجماعِ امت کے مسلک حقہ اہلِ سنت کی وسیع شناخت کھو کر بریلویت کا لیبل لگا لیں اور بقیہ فرقہ وارانہ جماعتیں خود کو اہلِ سنت کہلوائیں"۔ (ماہنامہ العلماء لاہور دسمبر جنوری 96، 1995، صفحہ 52)

6- شرف العلماء حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ رقمطراز ہیں:

"امام احمد رضا بریلوی کے افکار و نظریات کی بے پناہ مقبولیت سے متاثر ہو کر مخالفین نے ان کے ہم مسلک علماء و مشائخ کو بریلوی کا نام دے دیا۔ مقصد یہ ظاہر کرنا تھا کہ دوسرے فرقوں کی طرح یہ بھی ایک نیا فرقہ ہے جو سرزمین ہند میں پیدا ہوا ہے، جبکہ حقیقت حال اس سے مختلف ہے، امام اہلِ سنت شاہ احمد رضا بریلوی کے القاب میں سے ایک لقب ہی عالم اہل السنۃ تھا"۔ (البریلویہ کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ صفحہ 35،34)

7- جناب سید صابر حسین شاہ بخاری لکھتے ہیں:

"سب جانتے ہیں کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے پوری قوت کے ساتھ سوادِ اعظم اہلِ سنت کے عالمی مسلک کی حفاظت اور موافقت فرمانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی لیکن دشمنوں نے اہلِ سنت سے الگ کرنے کیلئے "فرقہ بریلویہ" مشہور کر دیا اور آپ کو "بریلوی" فرقے کا بانی کہنے لگے"۔

(امام احمد رضا کاملین کی نظر میں صفحہ 29)

8- مفتی غلام فرید ہزاروی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

"بریلوی مسلک نیا نہیں۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ وہابی دیوبندی اس

Marfat.com

دور میں یہ پیگنڈا زور وشور سے کر رہے ہیں کہ بریلوی کہلانے والے اب پیدا ہوئے ہیں، ان کے عقائد نئے گھڑے ہوئے ہیں، یہ گذشتہ چودھویں صدی کی پیداوار ہیں وغیرہ وغیرہ مگر ہم بانگِ دھل کہتے ہیں کہ ہمارے عقائد ونظریات قدیمی اور بہت پرانے ہیں اور یہی عقائد صحابہ کرام و تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین وتمام بزرگان دین کے رہے۔

(المجددیت بجواب البریلویت صفحہ 50،49)

9۔ مناظر اسلام مولانا محمد سعید احمد اسعد لکھتے ہیں:

''مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی کی تابناک مساعی سے گھبرا کر مخالفین نے اعلیٰ حضرت اور ان کے مریدین، متوسلین اور شاگردوں کو صرف اور صرف بدنام کرنے کیلئے کہیں ''رضاخانی فرقہ'' کے نام سے یاد کرنا شرع کیا اور کہیں ''بریلوی فرقہ'' کے نام سے اور اس نام کو خوب اچھالا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ بے علم حضرات کو یہ تاثر دیا جائے کہ یہ نیا فرقہ ہے، لیکن چونکہ اس عظیم المرتبت شخصیت کی تعلیمات و کردار قرآن وسنت کا چلتا پھرتا نمونہ تھا، عشق رسالت مآب کا مجسمہ عوام کو اعلیٰ حضرت کی ذات میں نظر آیا اس لئے عشاق نے اس لقب کو اپنے لئے اعزاز سمجھا۔ اب ہم عشاقان: مسلم ہیں، کافروں کے مقابلہ میں—— اہل سنت ہیں، شیعوں اور بدعتیوں کے مقابلہ میں۔ بریلوی ہیں، گستاخان رسول کے مقابلہ میں''۔

اسی لئے پورے عالم اسلام میں آپ کو ان گنت اور بے شمار افراد ایسے ملیں گے جن کے معمولات اور عقائد وہی ہیں جو اعلیٰ حضرت کے ہیں خواہ انہوں نے ''مولانا احمد رضا خاں'' کا نام بھی نہ سنا ہو۔ معلوم ہوا بریلویت نہ تو کوئی نیا مذہب ہے اور نہ ہی فرقہ''۔

(وہابیت اور بریلویت بجواب البریلویت 46،45)

Marfat.com

اہل بریلی اہل سنت ہی کہلاتے رہے:

مخالفین کے قابل اعتماد مؤرخ و محقق سلیمان ندوی نے لکھا ہے:

"تیسرا فریق وہ تھا جو شدت کے ساتھ اپنی روش پر قائم رہا اور اپنے آپ کو اہل السنۃ کہتا رہا۔ اس گروہ کے پیشوا زیادہ تر بریلی اور بدایوں کے علماء تھے"۔ (حیات شبلی صفحہ 46 بحوالہ البریلویہ کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ صفحہ 36)

معلوم ہوا کہ اہل بریلی بھی دیگر علمائے اسلام کی طرح خود کو مسلکاً اہل سنت ہی کہتے تھے۔ انہوں نے فرقہ و گروہ کے اعتبار سے خود کو "بریلوی" نہیں بلکہ سنی ہی کہلایا ہے۔

لفظ "بریلوی" کے استعمال کی حقیقت:

ہر چند کہ واضح ہو گیا کہ "بریلوی" کوئی فرقہ نہیں، بلکہ یہ مخالفین کی چالاکیوں کا نتیجہ ہے لیکن یہاں یہ بھی واضح رہے کہ جب اہل سنت و جماعت کے ساتھ لفظ "بریلوی" استعمال کیا جاتا ہے تو وہ بطور علامتی نشان اور فصل ممیز کے طور پر ہے...... کیونکہ شیعوں اور بدعتیوں کے مقابلہ میں اہل سنت کا لفظ بولا جاتا ہے۔ تاکہ اہل حق اور اہل باطل میں فرق ہو سکے بدمذہبوں اور گستاخوں کے مقابلہ میں "بریلوی" کا لفظ بولا جاتا ہے تاکہ اصلی اور نقلی کی پہچان ہو سکے، کیونکہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے اہل سنت و جماعت کی ترجمانی کی ہے اور گستاخ فرقوں نے "اہل سنت" کے لفظ کو دھوکہ دینے کیلئے استعمال کیا ہے۔

مخالفین کا اعتراف، پہلے مسلمان حنفی بریلوی تھے:

یہ ایسی حقیقت ہے کہ مخالفین کو بھی چار و ناچار بالآخر ماننا ہی پڑا کہ اہل سنت و جماعت (بریلوی) کے عقائد و نظریات نئے اور منگھڑت نہیں بلکہ قدیمی اور ہمیشہ سے چلے آرہے ہیں اور چار دانگ عالم میں انہی کا پھریرا اور بسیرا رہا ہے۔

Marfat.com

1- ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے:

"اسی (۸۰) سال پہلے قریباً سب مسلمان اسی خیال کے تھے، جن کو آج کل بریلوی حنفی خیال کیا جاتا ہے"۔

(شرح توحید صفحہ 53 طبع مکتبہ عزیزیہ لاہور۔ صفحہ 40 طبع امرتسر و سرگودھا)

امرتسری نے یہ بات 1938-4-4 میں لکھی، اس تاریخ سے اسی سال قبل کا دور تقریباً 1858ء کا زمانہ بنتا ہے، اور یہ دور وہابیوں کی سرکار انگریز اور غیر مقلدیت و وہابیت کے فتنہ و فساد کا دور ہے، جس سے واضح ہے کہ فتنہ وہابیت سے پہلے تمام مسلمان حنفی بریلوی عقائد کے حامل تھے۔

اس عبارت کا نتیجہ یہی ہے کہ اہل سنت و جماعت (بریلوی) اپنے افکار و عقائد کے اعتبار سے قدیم اور پرانی جماعت ہے اور دیگر فرقے نئے اور خود ساختہ ہیں۔

اس بات کی صداقت اس سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ جس وہابی سے بھی اس کا شجرۂ نسب پوچھیں گے تو معلوم ہوگا کہ وہ خود پہلے سنی تھا یا اس کا باپ اور دادا سنی ہوگا یا کم از کم برصغیر میں ایسا کوئی وہابی نہ ملے گا جو مسلسل کئی پشتوں سے وہابی ہو کیونکہ پاک و ہند میں اسلام لانے والے اور اسلام کی تبلیغ و تشہیر کرنے والے لوگ وہی عقائد و نظریات رکھتے تھے جو آج ان لوگوں کے ہیں جنہیں حنفی بریلوی کہا جاتا ہے۔

نوٹ: صد افسوس!...... کہ حقائق پر پردہ ڈالنے کیلئے بعض نجدی اداروں نے امرتسری کی مذکورہ عبارت کو نکال دیا ہے۔ مثلاً مکتبہ قدوسیہ لاہور اور اہلحدیث ٹرسٹ کراچی۔

بریلوی عقائد چار دانگ عالم میں:

احسان الٰہی ظہیر غیر مقلد نے اہل سنت و جماعت کو بدنام اور غلط قرار دینے کیلئے دھوکہ و فریب کا مجموعہ "بریلویت" کے نام سے شائع کیا...... لیکن قدرت نے اہل

Marfat.com

سنت کی قدامت پر خود انہی کے قلم سے یوں تائید کرادی.....لکھا ہے:

انها جديدة من حيث النشأة و الاسم، و من فرق شبه القارة من حيث التكوين و الهيئة و لكنها قديمة من حيث الافكار و العقائد۔ (البریلویہ صفحہ ۷ عربی)

یہ جماعت اپنی پیدائش اور نام (بریلوی) اور برصغیر کے فرقوں میں سے اپنی شکل و شباہت کے اعتبار سے اگرچہ نئی ہے لیکن افکار اور عقائد کے اعتبار سے قدیم اور پہلے کی ہے۔

اس عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ اہل سنت و جماعت کوئی نیا فرقہ نہیں ہے، اہل سنت و جماعت عقائد وافکار کے اعتبار سے قدیم ہیں۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے کسی نئے مذہب یا مسلک کی بنیاد نہیں رکھی بلکہ قدیمی عقائد کا پرچار کیا ہے۔

نوٹ: احسان الٰہی ظہیر کی کتاب کا اردو ترجمہ عطاء الرحمان ثاقب نامی آدمی نے کیا ہے اور بجائے اس کے کہ وہ حقیقت پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے تسلیم کر لیتے کہ اہل سنت کو بریلوی کہہ کر ''نیا فرقہ'' قرار دینا غلط اور جھوٹ ہے، یہ لوگ قدیمی عقائد کے حامل ہیں، لیکن حیرت وافسوس ہے کہ اس مترجم نے ترجمہ میں ان الفاظ کو ہی ہضم کر ڈالا جن کا معنی تھا کہ ''اہل سنت افکار وعقائد کے اعتبار سے قدیم ہیں''......اور مقصد صرف یہ تھا کہ عوام کی آنکھوں میں دھول جھونک سکیں، اور انہیں دھوکہ دے سکیں العیاذ باللہ۔ لیکن ایسے اوچھے ہتھکنڈوں سے حق کو دبایا نہیں جا سکتا۔

(●) یہی احسان الٰہی ظہیر لکھتے ہیں:

''ابتداً میرا گمان تھا کہ یہ فرقہ پاک و ہند سے باہر موجود نہیں ہوگا، مگر یہ گمان زیادہ دیر قائم نہیں رہا۔ میں نے یہی عقائد مشرق کے آخری حصے سے

Marfat.com

مغرب کے آخری حصے تک اور افریقہ سے ایشیا تک اسلامی ممالک میں دیکھے"۔(ملخصاً-البریلویہ صفحہ 10 اردو)

معلوم ہوا کہ تمام اسلامی ممالک میں وہی عقائد ونظریات ہیں جو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔

اب ظاہر ہے پوری روئے زمین پر فاضل بریلوی کو جانے کا اتفاق تو نہیں ہوا اور نہ ہی تمام اسلامی ممالک کے ہر ہر فرد نے آپ کی کتب پڑھی ہیں تو پھر تمام مسلمانوں کا انہی عقائد کا حامل ہونا اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ فاضل بریلوی کے عقائد خودساختہ اور منگھڑت نہیں تھے بلکہ انہوں نے تمام مسلمانوں کے عقائد کی ترجمانی کی ہے۔

حقیقت واقعی:

جبکہ حقیقت بھی یہی ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مسلک اہل سنت کے ترجمان تھے اور آپ کے عقائد ونظریات تمام مسلمانوں کے ہاں موجود ہیں——

اس سلسلے میں درج ذیل واقعات بھی مؤید ہیں:

۱۔ شارح مکتوبات امام ربانی، سراج العارفین حضرت ابوالبیان علامہ محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ ایک بار جب حج بیت اللہ کی سعادت کیلئے حرمین طیبین حاضر ہوئے تو آپ کی ملاقات دمشق سے تعلق رکھنے والے ایک شیخ مکرم (جن کا نام آپ نے بتایا تھا، لیکن راقم کو ازبر نہ رہا) سے ہوئی، دوران گفتگو جب عقائد پر بحث چلی تو انہوں نے وہی عقائد بیان کئے جو پاک و ہند میں اہل سنت (بریلوی) کے ہاں پائے جاتے ہیں، آپ نے یہ بات برسر عام بیان فرمائی اور مزید فرمایا کہ ہمیں اس واقعہ سے حق الیقین ہو گیا کہ اعلیٰ حضرت مسلک اہل سنت کے ترجمان تھے۔

Marfat.com

2- خطیب اعظم دمشق شیخ عبدالہادی 1998ء میں جب پاکستان کے دورہ پر تشریف لائے اور دارالعلوم نقشبندیہ امینیہ 477/A ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ بھی جلوہ افروز ہوئے تو انہوں نے خطابت کے جلوے لالٹاتے ہوئے اپنی عقائد ونظریات اور استدلالات کو پیش کیا جو مسلک اہل سنت کے عین مطابق تھے۔

3- علاوہ ازیں مناظر اسلام علامہ محمد عباس رضوی ریسرچ آفیسر آف دبئ جب پاکستان سے دبئ منتقل ہوئے تو کئی ممالک کے علماء ومشائخ سے ملاقات کا اتفاق ہوا، جن میں ابوظہبی، دبئ، شام، عرب امارات ودیگر ممالک کے علماء ومشائخ قابل ذکر ہیں، ان کے عقائد کو دیکھنے سے واضح ہوا کہ ان کے افکار بھی فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ جیسے ہیں۔

4- حرمین طیبین پر نجدیوں کے تسلط کے بعد اہل سنت کے خلاف کثیر تعداد میں لٹریچر شائع کیا گیا، ان کتب میں ایک کتاب ابن منیع نامی شخص نے حوار مع المالکی کے نام سے لکھی اور اس کا رد اس وقت کے وزیر اوقاف آف کویت حضرت الشیخ السید یوسف رفاعی ہاشمی نے ادلۃ اھل السنۃ والجماعۃ کے نام سے تحریر فرمایا اور اس میں بعینہٖ فاضل بریلوی کے عقائد کی ترجمانی کی ہے۔

نوٹ: اس کتاب کا ترجمہ شرف العلماء، علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ نے "اسلامی عقائد" کے نام سے فرمایا ہے۔

5- السید محمد بن علوی مالکی مفتی مکہ کی کتب ملاحظہ فرمالیں، ان کی کتب فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی ترجمان ہیں۔

اس جیسی سینکڑوں مثالیں ہیں، جو ببانگ دہل اعلان کرتی ہیں کہ فاضل بریلوی مسلک اہل سنت کے ہی ترجمان تھے، انہوں نے کسی نئے فرقہ کی بنیاد نہیں رکھی۔

Marfat.com

''بریلوی فرقہ'' مخالفین کا دیا ہوا نام ہے:

غیر مقلدین کے مؤرخ ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی نے لکھا ہے:

یہ جماعت (اہل سنت بریلوی) امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کی مدعی ہے مگر دیوبندی یعنی تعلیم یافتگانِ مدرسہ دیوبند اور ان کے اتباع انہیں بریلوی کہتے ہیں۔ (تراجم علمائے حدیث ہند صفحہ 376، بحانی اکیڈمی لاہور)

معلوم ہوا کہ اہل سنت و جماعت کے برخلاف مخالفین نے لوگوں میں ''بریلوی فرقہ'' وغیرہ کے الفاظ سے یاد کرتے ہیں، جبکہ اہل سنت کا کسی نئے فرقہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور اسی طرح غیر مقلد وہابی اہلسنت کو ''رضاخانی'' نام سے موسوم کرتے ہیں، اور آج دیوبندی اور نجدی ایک دوسرے کی نقل بھی کر رہے ہیں۔

اعلیٰ حضرت مخالفین کی نظر میں:

یہ بات واضح ہو جانے کے بعد کہ بریلوی کوئی نیا فرقہ نہیں ہے بلکہ یہ مسلمانوں کا قدیمی مکتبۂ فکر ہے جسے اہل سنت و جماعت کہا جاتا ہے اور فاضل بریلوی نے کسی بھی نئے فرقے کی بنیاد نہیں رکھی، اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ لاکھ مخالفت اور بغض و عناد کے باوجود مخالفین نے بالآخر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی عظمت و شان کو مان ہی لیا ہے، بمصداق ''مشتے نمونہ از خروارے'' چند معتبر و مستند حوالہ جات ملاحظہ ہوں!

غیر مقلد علماء کی تصریحات:

ثناء اللہ امرتسری اور احسان الٰہی ظہیر کی عبارات گذر چکی ہیں وہابیوں کے ذمہ دار افراد کی چند مزید عبارات درج ذیل ہیں:

﴿●﴾ وہابی ترجمان ہفت روزہ الاعتصام لاہور میں ہے:

Marfat.com

فاضل بریلوی نے ترجمہ اور ترجمانی کی درمیانی راہ اختیار کی اور ان کی تمام تر توجہ اس امر پر رہی کہ قرآن مجید کے ان بعض الفاظ جو عربی اور اردو زبانوں میں مختلف مفہوم رکھتے ہیں کا ایسا ترجمہ کیا جائے کہ غیر مسلم ان پر جو اعتراض کرتے ہیں اس کی نوبت ہی نہ آئے۔ (الاعتصام 22 ستمبر 1981ء بحوالہ ضیائے مصطفیٰ دسمبر 1989ء)

🟊 ابو سلیمان شاہجہانپوری نے لکھا ہے:

مولانا بریلوی ایک اچھے نعت گو تھے، سیرت نبوی سیرت اصحاب و اہل بیت، تذکار اولیائے کرام، تفسیر، حدیث، فقہ نیز مسائل نزاعیہ وغیرہ میں آپ کی تصنیفات و تالیفات ہیں۔ مولانا آزاد اور مولانا احمد رضا خاں میں کسی قسم کے ذاتی یا علمی تعلقات نہ تھے لیکن وہ مولانا آزاد بایں ہمہ ان کا بے حد احترام کرتے تھے۔ (مکاتیب ابوالکلام آزاد صفحہ 313)

🟊 وہابیوں کے شیخ الکل ابوالبرکات احمد نے لکھا ہے:

بریلوی کا ذبیحہ حلال ہے کیونکہ وہ اہل قبلہ مسلمان ہے۔ (فتاویٰ برکاتیہ صفحہ 178)

نوٹ: یہی فتویٰ "فتاویٰ علمائے حدیث جلد 2 صفحہ 243" اور "ہفت روزہ الاعتصام لاہور 20 نومبر 1959ء" پر بھی موجود ہے۔

🟊 اہل حدیث سوہدرہ میں ہے:

"(بریلوی کی اقتداء میں) نماز ادا کر لینی چاہئے، یہ لوگ اہل سلام سے ہیں، رشتہ ناطہ میں کوئی حرج نہیں"۔

(اہل حدیث سوہدرہ جلد 15 شمارہ 20، فتاویٰ علمائے حدیث جلد 2 صفحہ 243 طبع لاہور)

🟊 ثناءاللہ امرتسری نے لکھا ہے:

"مولانا احمد رضا بریلوی مرحوم" (مجدد دمائۂ حاضرہ)۔

(فتاویٰ ثنائیہ جلد 1 صفحہ 263-264)

Marfat.com

یعنی اعلیٰ حضرت کو مسلمان اور صحیح العقیدہ ماننا تو ایک طرف رہا انہیں چودھویں صدی کا مجدد بھی مان لیا ہے۔ و للہ الحمد۔

- محمد حنیف یزدانی نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و نظریات کو سراہتے ہوئے پوری کتاب بنام "تعلیمات شاہ احمد رضا خاں بریلوی" ترتیب دی ہے، جس میں فاضل بریلوی کو "اعلیٰ حضرت شاہ احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھا: (صفحہ 7) شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور کی ہر قسم کی خرابیوں اور گمراہیوں کے خلاف پوری قوت سے قلمی جہاد کیا ہے۔
- مزید لکھا: آپ توحید کے متعلق مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی المتوفیٰ ۱۳۴۰ھ-۱۹۲۲ء کے فرمودات اور ان کے متعلقین و معتقدین کے خیالات بار بار پڑھیے۔ آپ پر حقیقت واضح ہو جائے گی اور آپ صراط مستقیم پر گامزن ہو جائیں گے۔ (صفحہ ۲۰)

معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اپنے دور کے بہت بڑے اسلامی مجاہد ہیں اور آپ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے والا صراط مستقیم پر گامزن ہو جاتا ہے۔ جس سے واضح ہے کہ فاضل بریلوی صراط مستقیم پر فائز تھے اور اسی طریقہ کی دعوت دیتے رہے۔

نوٹ: یاد رہے یہ حنیف صاحب کے صرف ذاتی خیالات نہیں ہیں بلکہ اس پر وہابی مذہب کے ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث اور الاعتصام نے تبصرہ و تصدیق کر کے ان کا ساتھ دیا ہے اور کتاب کی اہمیت کو دو چند کر دیا۔

دیوبندی علماء کی تصریحات:

فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی عظمت کے اعتراف پر دیوبندی علماء کی تصریحات بھی ملاحظہ ہوں۔

Marfat.com

1- دیوبندی مسلک کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مفتی محمد حسن کہتے ہیں:

"حضرت تھانوی نے فرمایا: اگر مجھے مولوی احمد رضا صاحب بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ملتا تو میں پڑھ لیتا"۔

(حیات امداد صفحہ 38 طبع کراچی، انوار ارضا صفحہ 389، اسوۂ اکابر صفحہ 15 طبع لاہور، ہفت روزہ چٹان لاہور 10 فروری 1962ء)

2- تھانوی صاحب نے خود کہا ہے:

"وہ (بریلوی) نماز پڑھاتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں"۔

(افاضات یومیہ جلد 7 صفحہ 56 طبع ملتان)

3- زمانہ جانتا ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تھانوی صاحب کی توہین آمیز عبارات پر شرعی گرفت کرتے ہوئے فتویٰ کفر جاری کیا لیکن تھانوی صاحب کو نہ تو توبہ کی توفیق ہوئی اور نہ ہی اپنی صفائی پیش کرنے کیلئے سر دمیداں بنے اور اعلیٰ حضرت کے دلائل کا جواب بھی نہ دے سکے۔ وہ خود کہتے ہیں:

"احمد رضا خاں (بریلوی) کے جواب میں کبھی (میں نے) ایک سطر بھی نہیں لکھی، کافر خبیث، ملعون سب کچھ سنتا رہا"۔ (حکیم الامت صفحہ 188 طبع لاہور)

4- ایک شخص نے پوچھا کہ ہم بریلی والوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہو جائے گی یا نہیں فرمایا: حضرت حکیم الامت (تھانوی)...... نے ہاں (ہو جائے گی)۔

(قصص الاکابر صفحہ 252 طبع لاہور)

5- حضرت مولانا احمد رضا خان مرحوم و مغفور کے وصال کی اطلاع حضرت تھانوی کو ملی تو حضرت نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھ کر فرمایا:

"فاضل بریلوی نے ہمارے بعض بزرگوں یا ناچیز کے بارے جو فتوے دیئے ہیں وہ حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبے سے مغلوب و مجبور ہو کر دیئے

Marfat.com

ہیں، اس لئے انشاء اللہ تعالیٰ عنداللہ معذور اور مرحوم و مغفور ہوں گے۔ میں اختلاف کی وجہ سے خدانخواستہ ان کے متعلق تعذیب کی بدگمانی نہیں کرتا۔(مسلک اعتدال صفحہ 87 طبع کراچی)

6- دیوبندی ادیب، فاضل دیوبند، کوثر نیازی لکھتے ہیں:

''مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی سے میں نے سنا، فرمایا: جب حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب کی وفات ہوئی تو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کو کسی نے آکر اطلاع کی مولانا تھانوی نے بے اختیار دعا کیلئے ہاتھ اٹھا دیئے جب وہ دعا کر چکے تو حاضرین مجلس میں سے کسی نے پوچھا وہ تو عمر بھر آپ کو کافر کہتے رہے اور آپ ان کیلئے دعائے مغفرت کر رہے ہیں۔فرمایا اور یہی بات سمجھنے کی ہے کہ مولانا احمد رضا خان نے ہم پر کفر کے فتوے اس لئے لگائے کہ انہیں یقین تھا کہ ہم نے توہین رسول کی ہے اگر وہ یہ یقین رکھتے ہوئے ہم پر کفر کا فتویٰ نہ لگاتے تو خود کافر ہو جاتے''۔

(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی ایک ہمہ جہت شخصیت صفحہ 7 طبع نارووال، روزنامہ جنگ لاہور 3، اکتوبر 1990ء، روزنامہ جنگ راولپنڈی 10 نومبر 1981ء)

7- مزید لکھا ہے:

''ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت تھانوی ایک بڑے جلسے میں خطاب فرما رہے تھے کہ اطلاع ملی، مولوی احمد رضا بریلوی انتقال کر گئے ہیں، آپ نے تقریر کو ختم کر دیا اور اسی وقت خود اور اہل جلسہ نے آپ کے ساتھ دعائے مغفرت فرمائی''۔(ہفت روزہ چٹان لاہور 15 دسمبر 1962ء)

8- ایک جگہ لکھا ہے:

Marfat.com

مولانا تھانوی فرمایا کرتے تھے کہ میرے دل میں احمد رضا کیلئے بے حد احترام ہے وہ ہمیں کافر کہتا ہے لیکن عشق رسول کی بناء پر کہتا ہے کسی اور غرض سے تو نہیں۔(ہفت روزہ چٹان لاہور 23اپریل1962ء)

9- دیو بندی مذہب کے قطب، رشید احمد گنگوہی نے متعدد مسائل میں فاضل بریلوی کے فتاوٰی مبارکہ پر اعتماد کرتے ہوئے انہیں نقل بھی کیا اور ان کی تصدیق کر کے اعلیٰ حضرت کے علم و فضل کو تسلیم بھی کیا ہے ملاحظہ ہو! فتاوٰی رشیدیہ صفحہ 245 وغیرہ طبع کراچی۔

10- ایسے ہی "کتاب القول البدیع و اشتراط المصر للتجمیع" صفحہ 24 پر رشید گنگوہی اور محمود الحسن نے فاضل بریلوی کا فتوٰی بالتفصیل درج کر کے اس کی تائید کی ہے۔

11- محدث دیو بند انور شاہ کشمیری کہتے ہیں:

"جب بندہ ترمذی شریف اور دیگر کتب احادیث کی شروح لکھ رہا تھا تو حسب ضرورت احادیث کی جزئیات دیکھنے کی ضرورت درپیش آئی تو میں نے شیعہ حضرات و اہل حدیث حضرات و دیو بندی حضرات کی کتابیں دیکھیں مگر ذہن مطمئن نہ ہوا بالآخر ایک دوست کے مشورے سے مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کی کتابیں دیکھیں تو میرا دل مطمئن ہو گیا کہ میں اب بخوبی احادیث کی شروح بلا جھجک لکھ سکتا ہوں، تو واقعی بریلوی حضرات کے سرکردہ عالم مولانا احمد رضا خان صاحب کی تحریریں شستہ اور مضبوط ہیں جسے دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مولوی احمد رضا خان صاحب ایک زبردست عالم دین اور فقیہ ہیں"۔

(رسالہ دیو بند صفحہ 21، جمادی الاول 1330ھ بحوالہ حاشیہ صفحہ 39، فقیہ، بیہ، 114)

Marfat.com

12- دیوبند کے شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں:

''مولانا احمد رضا خان کو تکفیر کے جرم میں برا کہنا بہت ہی برا ہے کیونکہ وہ بہت بڑے عالم اور بلند پایہ محقق تھے۔ مولانا احمد رضا خان کی رحلت عالم اسلام کا ایک بہت بڑا سانحہ ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا''۔

(رسالہ ہادی، دیوبند صفحہ 20 ذوالحج 1329ھ بحوالہ سفید و سیاہ صفحہ 112، طمانچہ صفحہ 41، 42)

13- دیوبند کے شیخ الادب مولوی اعزاز علی لکھتے ہیں:

''جیسا کہ آپ کو معلوم ہے، کہ ہم دیوبندی ہیں اور بریلوی علم و عقائد سے ہمیں کوئی تعلق نہیں مگر اس کے باوجود بھی یہ احقر یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ اس دور کے اندر اگر کوئی محقق اور عالم دین ہے تو وہ احمد رضا خان بریلوی ہے کیونکہ میں نے مولانا احمد رضا خان کو جسے ہم آج تک کافر بدعتی اور مشرک کہتے رہے ہیں بہت وسیع النظر اور بلند خیال، علو ہمت، عالم دین صاحب فکر و نظر پایا ہے آپ کے دلائل قرآن و سنت سے متصادم نہیں بلکہ ہم آہنگ ہیں لہٰذا میں آپ کو مشورہ دوں گا اگر آپ کو کسی مشکل مسئلہ جات میں کسی قسم کی الجھن درپیش ہو تو آپ بریلی میں جا کر مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی سے تحقیق کریں''۔

(رسالہ النور تھانہ بھون صفحہ 40 شوال المکرم 1342ھ بحوالہ طمانچہ 40، سفید و سیاہ صفحہ 114)

15- دیوبندی مذہب کے فقیہ العصر مفتی غایت اللہ دہلوی کہتے ہیں:

''اس میں کلام نہیں کہ مولانا احمد رضا خان کا علم بہت وسیع تھا''۔

(ہفت روزہ ہجوم نئی دہلی، امام احمد رضا نمبر 2 دسمبر 1988ء صفحہ 6 کالم 4، بحوالہ سرتاج الفقہا، صفحہ 1)

16- دیوبند کے شیخ التفسیر مولوی محمد ادریس کاندھلوی کے متعلق دیوبندی عالم کوثر نیازی لکھتے ہیں

Marfat.com

"میں نے صحیح بخاری کا درس مشہور دیوبندی عالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی سے لیا ہے کبھی کبھی اعلیٰ حضرت (احمد رضا بریلوی) کا ذکر آجاتا تو مولانا (ادریس) کاندھلوی فرمایا کرتے مولوی صاحب (اور یہ مولوی صاحب ان کا تکیہ کلام تھا) مولانا احمد رضا خان کی بخشش تو انہی فتووں کے سبب ہو جائے گی اللہ تعالیٰ فرمائے گا احمد رضا خان تمہیں ہمارے رسول سے اتنی محبت تھی کہ اتنے بڑے بڑے عالموں کو بھی تم نے معاف نہیں کیا تم نے سمجھا، کہ انہوں نے توہین رسول کی ہے تو ان پر بھی کفر کا فتویٰ لگا دیا جاؤ اسی ایک عمل پر ہم نے تمہاری بخشش کر دی"۔

(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی ایک ہمہ جہت شخصیت صفحہ 7 روزنامہ جنگ لاہور 1990/10/31)

17- سلیمان ندوی لکھتے ہیں:

"اس احقر نے مولانا احمد رضا صاحب بریلوی کی چند کتابیں دیکھیں تو میری آنکھیں خیرہ خیرہ ہو کر رہ گئیں حیران تھا کہ واقعی مولانا بریلوی صاحب مرحوم کی ہیں جن کے متعلق کل تک یہ سنا تھا کہ وہ صرف اہل بدعت کے ترجمان ہیں اور صرف چند فروعی مسائل تک محدود ہیں مگر آج پتہ چلا کہ نہیں ہرگز نہیں یہ اہل بدعت کے نقیب نہیں بلکہ یہ تو عالم اسلام کے اسکالر اور شاہکار نظر آتے ہیں جس قدر مولانا مرحوم کی تحریروں میں گہرائی پائی جاتی ہے اس قدر گہرائی تو میرے استاد مکرم جناب مولانا شبلی صاحب اور حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی اور حضرت مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی اور حضرت مولانا شیخ التفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی کی کتابوں کے اندر بھی نہیں، جس قدر مولانا بریلوی کی تحریروں کے اندر ہے"۔

(ماہنامہ ندوہ اگست 1913 صفحہ 17 بحوالہ اطمانچہ صفحہ 35، 36، مفید سیاہ صفحہ 112)

Marfat.com

18- مولوی شبلی نعمانی دیو بندی لکھتے ہیں:

''مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی جو اپنے عقائد میں سخت ہی متشدد ہیں مگر اس کے باوجود مولانا صاحب کا علمی شجر اس قدر بلند درجہ کا ہے کہ اس دور کے تمام عالم دین اس مولوی احمد رضا خان صاحب کے سامنے پرکاہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتے اس احقر نے بھی آپ کی متعدد کتابیں دیکھی ہیں''۔ (رسالہ ندوہ اکتوبر 1914ء صفحہ 17 بحوالہ طمانچہ صفحہ 34)

19- دیو بندی مذہب کے شیخ القرآن غلام اللہ خان، دیو بندی محدث سرفراز گکھڑوی کے استاد اور دیو بندی قطب رشید احمد گنگوہی کے شاگرد مولوی حسین علی نے کہا:

''معلوم ہوتا ہے یہ بریلی والا (احمد رضا) پڑھا لکھا تھا علم والا تھا''۔

(ماہنامہ الفرقان لکھنؤ ستمبر 1987ء صفحہ 73)

20- مشہور متعصب وہابی مؤرخ غلام رسول مہر لکھتے ہیں:

''احتیاط کے باوجود نعت کو کمال تک پہنچانا واقعی اعلیٰ حضرت (بریلوی) کا کمال ہے''۔ (1857ء کے مجاہد صفحہ 211)

21- دیو بندی مناظر محمد منظور نعمانی نے لکھا ہے:

''میں ان کی کتابیں دیکھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ وہ بے علم نہیں تھے۔ بڑے ذی علم تھے''۔ (بریلوی فتنہ کا نیا روپ صفحہ 16 طبع لاہور)

یہ چند حوالہ جات ہیں تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمائیں! ''امام احمد رضا مخالفین کی نظر میں'' از مولانا محمد کاشف اقبال خان مدنی۔

خلاصہ کلام:

مخالفین کی ان عبارات سے حق بات روز روشن کی طرح نمایاں ہوگئی کہ

(●) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کسی فرقہ کے بانی نہیں تھے۔

Marfat.com

- آپ اہل سنت کے ترجمان اور قدیمی افکار کے مبلغ عظیم تھے۔
- آپ مجدد، وسیع النظر عالم، اسلام کے بے باک مجاہد اور حنفیت وسنیت کے نڈر محافظ ہیں۔
- بریلوی فرقہ نیا فرقہ نہیں، بلکہ قدیمی افکار کی حامل جماعت ہے۔
- یہ وہ لوگ ہیں جو اہل سنت کے مسلک کے داعی ہیں۔
- فاضل بریلوی نے اسلام کے خلاف اقدامات اور غیر شرعی رسومات وبدعات کا قلع قمع کر کے عالم اسلام کے مشام جاں کو سنت وشریعت کی بھینی خوشبوؤں سے معطر ومعنبر کیا ہے۔

فاضل بریلوی نے قدیم طریقوں کی حمایت کی:

آخر میں مخالفین کے قلم سے اس حقیقت کو بھی بے نقاب ہوتا دیکھیں:

شیخ محمد اکرام لکھتے ہیں:

انہوں (فاضل بریلوی) نے نہایت شدت سے قدیم حنفی طریقوں کی حمایت کی۔(موج کوثر صفحہ 70 طبع ہفتم 1966ء)

دیوبندی نیا فرقہ ہے

دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے خود کو قدیمی اور پرانے خیال کرتے ہیں، جبکہ یہ بات سراسر غلط ہے، اس گروہ کا آغاز سرزمین ہندوستان میں ہوا اور اس فرقہ کی بنیاد رکھنے والے قاسم نانوتوی اور رشید گنگوہی جیسے لوگ ہیں، اس فرقہ کا اکابر احناف میں سے کسی کے ساتھ بھی کوئی تعلق و واسطہ نہیں ہے۔

1- اس حقیقت کو دیوبندی گروہ کے محدث انور شاہ کشمیری کے بیٹے اور دار العلوم دیوبند کے استاذ التفسیر مولوی انظر شاہ کشمیری نے بغیر کسی شک وتردد کے

Marfat.com

بخوشی قبول کرتے ہوئے لکھا ہے:

''میرے نزدیک دیوبندیت خالص ولی اللّٰہی فکر بھی نہیں اور نہ کسی خانوادہ کی لگی بندھی فکر دولت و متاع ہے، میرا یقین ہے کہ اکابر دیوبند جن کی ابتداء میرے خیال میں سیدنا الامام مولانا قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور فقیہ اکبر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی سے ہے، دیوبندیت کی ابتداء حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے کرنے کے بجائے مذکورہ بالا دو عظیم انسانوں سے کرتا ہوں''۔ (ماہنامہ البلاغ مارچ 1969ء 1388ھ صفحہ 48)

معلوم ہوا کہ دیوبندیت کا آغاز نانوتوی اور گنگوہی سے ہوا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہما الرحمۃ سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیوں؟......

2- اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے، یہی استاذ دیوبند لکھتے ہیں:

''اول تو اس وجہ سے کہ شیخ (عبد الحق محدث دہلوی) مرحوم تک ہماری سند ہی نہیں پہنچتی، نیز حضرت شیخ عبد الحق کا فکر کلیتہً دیوبندیت سے جوڑ بھی نہیں کھاتا...... سنا ہے حضرت مولانا انور شاہ کشمیری فرماتے تھے کہ شامی اور شیخ عبد الحق پر بعض مسائل میں بدعت و سنت کا فرق واضح نہیں ہو سکا۔ بس اسی اجمال میں ہزارہا تفصیلات ہیں، جنہیں شیخ کی تالیفات کا مطالعہ کرنے والے خوب سمجھیں گے''۔ (ایضاً صفحہ 49)

اس عبارت میں انہوں نے حضرت شامی علیہ الرحمۃ سے بھی اپنی لاتعلقی کا اظہار فرما دیا ہے اور در پردہ ان دونوں بزرگوں کو بدعتی بھی بنا ڈالا ہے۔ اور اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ سنت و بدعت کا جو خود ساختہ مفہوم دیوبندی عوام الناس کو دینا چاہتے ہیں اکابر احناف اس سے بری الذمہ ہیں۔

Marfat.com

اس لاتعلقی کی جو وجہ انہوں نے بیان کی ہے وہ بھی نہایت عجیب وغریب ہونے کے باوجود معنی خیز اور لائق توجہ ہے، کیونکہ اگر محض سنت و بدعت، کے مسائل میں ہی ان بزرگوں کی فکر دیوبندی فکر سے متصادم اور الگ ہے تو ایسے کتنے ہی ائمہ فقہا، محدثین، مفسرین اور محققین اسلام واکابرین امت ہیں کہ جن کا زاویہ فکر، دیوبندی انداز فکر سے یکسر مختلف ہے، تو ظاہر بات ہے کہ دیوبندیوں کا ان اکابر سے بھی کوئی تعلق نہیں ہوگا اور حقیقت بھی یہی ہے کیونکہ اس فتنہ کا آغاز ہی انگریز کی منحوس آمد کے بعد ہوا اور اس کے بانی، مبانی ہونے کا شرف بقول ان کے نانوتوی و گنگوہی کو ملا ہے۔

3- تقی الدین ندوی مظاہروی نے لکھا ہے:

"زکریا سہارنپوری نے کہا، ہمارے اکابر حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی نے جو دین قائم کیا تھا اس کو مضبوطی سے تھام لو"۔ (صحبت اولیا، صفحہ 126)

واضح طور پر اقرار کیا ہے کہ ان کے اکابر گنگوہی و نانوتوی نے ایک دین قائم کیا تھا۔ بات وہی ہے جو پہلے کہہ دی گئی ہے کہ بانیانِ دیوبندیت مذکورہ دو ہی افراد ہیں۔

4- اسی طرح انور شاہ کشمیری نے لکھا ہے:

"شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور علامہ شامی، میں سمجھتا ہوں ان حضرات کو مسئلہ بدعت صحیح طور سے منقح نہ ہو سکا تھا"۔ (انوار الباری جلد 6 صفحہ 51)

5- اگر معاملہ صرف شیخ محقق اور علامہ شامی کا ہوتا تو خیر، لیکن دیوبندیوں کے ثانی ابن حجر انور شاہ کشمیری نے تو اپنے خود ساختہ مسئلہ بدعت کے نشہ میں دھت ہو کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی بدعتی ثابت کرنے سے ذرا شرم و عار محسوس نہیں کی۔ ملاحظہ ہو! لکھا ہے:

ایک دو صحابی کے سوا دوسرے ہزار ہا صحابہ کرام نے جو بات سمجھی وہ لوگ اور بھی لائق اتباع ہیں، جو شائبہ بدعت سے کوسوں دور ہیں چنانچہ ایک دو

Marfat.com

صحابی کے سوا کسی سے بھی یہ منقول نہیں ہوا کہ اس نے قبروں پر ٹہنیاں پھول وغیرہ، دکھانے کو سنت یا مستحب سمجھا ہو۔ (انوار الباری جلد 6 صفحہ 51)

معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک وہ ایک دو صحابی بدعتی ہیں جنہوں نے اپنی قبور پر ٹہنیاں رکھنے کی وصیت فرمائی تھی۔ اور یہ بھی بے وقوفی کا مظاہرہ ہے کہ ایک دو صحابہ کے علاوہ دیگر صحابہ سے بھی ایسی وصیت کا ثبوت چاہئے۔ تو پھر دیوبندی مانیں گے، لیکن بتایا جائے کہ کیا جو کام ایک دو صحابی کر دیں اور باقی منع نہ کریں تو یہ ان کا سب صحابہ کا اجماع و اتفاق نہیں ہو جاتا۔ لیکن بات صرف یہ ہے کہ صحابہ اور دیوبندیوں کا انداز فکر الگ الگ ہے۔ ان کا جس طرح دیگر اکابر سے کوئی تعلق نہیں اسی طرح ان کا صحابہ کرام سے بھی کوئی تعلق نہیں، کیونکہ ان کے موجد تو نانوتوی و گنگوہی ہیں۔

غیر مقلد وہابی، نام نہاد اہلحدیث نیا فرقہ ہے:

اہلحدیث کہلانے والے غیر مقلد وہابی حضرات کے اکابر کی زبانی یہ بھی ملاحظہ فرمالیں کہ یہ ایک نیا فتنہ و فرقہ ہے جس نے تقریباً 1886ء میں اپنا نام انگریز سے الاٹ کروانے کا ''شرف'' حاصل کیا تھا۔

1- امام الوہابیہ نواب صدیق حسن بھوپالوی نے لکھا ہے:

فقد نبتت فی ھذا الزمان فرقة ذات سمعة ورياء تدعی لا نفسها علم الحديث و القرآن و العمل بهما علی العلات فی کل شأن مع أنها ليست فی شئ من اهل العلم و العمل و العرفان لجهلها عن العلوم الآلية۔ (الحطة فی ذکر الصحاح الستة صفحہ 139 بیروت، لبنان)

''اس زمانے میں ایک شہرت پسند اور ریاکار فرقہ پیدا ہوا ہے جو ہر قسم کی خامیوں اور کمزوریوں کے باوجود حدیث اور قرآن کے علم اور ان پر عمل کا دعویدار ہے۔ جبکہ علم، عمل اور معرفت والوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں،

Marfat.com

کیونکہ یہ فرقہ دیگر امور تو رہے ایک طرف علوم آلیہ و عالیہ (ضروریہ) سے ہی عاری اور جاہل ہے"۔

❁ مزید لکھا ہے:

لا یعرفون العنایة الی فہم السنة و تدبر معانیہا۔(ایضاً صفحہ 139)

"یہ لوگ سنت کو سمجھنے اور اس کے معانی و مطالب میں تدبر (غور وفکر) کی طرف توجہ نہیں کرتے"۔

❁ مزید کہا:

لا یعرفون من فقه السنة فی المعاملات شیئاً قلیلا و کذلک لا یقدرون علی استخراج مسألة و استنباط حکم علی اسلوب السنن و اهلها و لا یوفقون للعمل بمسألة حدیثیة فی الارتفاقات علی منهاج دونها و کیف یوفقون له و هم اکتفوا عن العمل بها بالدعاوی اللسانیة و عن اتباع السنة بالتسویلات الشیطانیة۔(ایضاً صفحہ 140)

"یہ لوگ معاملات میں سنت کو سمجھنے کی تھوڑی بھی لیاقت نہیں رکھتے ، اہل سنت کے طریقے پر ایک مسئلہ کا استخراج اور ایک حکم کا بھی استنباط نہیں کرتے ارتفاقات میں اہل سنت کے طریقہ پر ایک بھی حدیث کے مسئلہ پرعمل کرنے میں موافقت نہیں رکھتے ...... یہ لوگ مطابقت کیسے کر سکتے ہیں کیونکہ انہیں حدیث پرعمل کرنے سے زبانی دعووں نے روک رکھا ہے اور سنت کی اتباع کرنے سے شیطانی چکروں نے گھیر رکھا ہے"۔

❁ مزید لکھا ہے:

علاة الاذهان عن حلاوة الاسلام قساة القلب بالنسبة الی

Marfat.com

المسلمين كالمردة الطغام۔ شعر أملتهم ثم تأملتهم۔ فلاح لي ان ليس فيهم فلاح۔ و كيف يفلح قوم مخالف قولهم فعلهم، و فعلهم قولهم يقولون عن خير البريّة و هم شر البريّة۔ (ایضاً صفحہ 140)

''یہ لوگ اسلام کی مٹھاس سے بالکل خالی دامن اور مسلمانوں کے حق میں کڑوے تھے، بڑے سنگدل ہیں میں نے پورے غور وفکر سے انہیں دیکھا ہے تو میرے لیے یہی ظاہر ہوا کہ ان میں کامیابی نہیں ہے اور ایسی قوم کو کامیابی کیسے مل سکتی ہے جن کے قول و فعل میں تضاد ہو وہ خود کو زمانے کے بہترین لوگ کہتے ہیں جبکہ یہ لوگ زمانے کے شریر ترین لوگ ہیں''۔

❁ اس عبارت کے بعد نواب صدیق نے اس فرقہ کیلئے اس مکار اور عیار شخص کی مثال دی ہے جو خود کو بڑا زاہد اور پارسا ظاہر کر کے لوگوں کو چاندی کے برتنوں میں پانی پینے سے ڈراتا ہے اور دوزخ کی آگ اور اس کی ہولناکیوں کا ذکر سناتا ہے اور بعد میں چاندی چوری کر کے غائب ہو جاتا ہے۔ (ایضاً صفحہ 140)

اس مثال سے وہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ نیا فرقہ بھی لوگوں سے اسلام کا نام لے کر دھوکہ کرتا ہے۔ کیونکہ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

❁ اسی کتاب میں نواب صاحب نے اس فرقہ پر افسوس کا بھی اظہار کیا ہے کہ یہ لوگ خود کو خالص موحد اور دوسروں کو بدعتی مشرک کیسے کہہ دیتے ہیں؟ حالانکہ یہ خود دین میں تعصب اور غلو کرنے میں بہت سخت ہیں اور اس بارے میں کوئی کمی نہیں کرتے۔ (ایضاً صفحہ 140)

❁ اور آخر میں انہوں نے دو ٹوک لکھ دیا:

فما هذا دين، ان هذا الا فتنة في الارض و فساد كبير۔ (صفحہ 141)

''یہ کوئی دینداری نہیں، بلکہ یہ زمین میں ایک فتنہ اور بہت بڑا فساد ہے''۔

Marfat.com

اور کہتے ہیں:

و هذا الداء العضال۔(ایضا صفحہ 142)

"یہ(مسلمانوں کیلئے)لاعلاج بیماری ہے۔خدااہل ایمان کومحفوظ رکھے"۔

2- غیر مقلدین کےامام عبدالجبار غزنوی نے لکھا ہے:

قد نشأت في عصرنا فرقة تدعي اتباع الحديث و هم بمعزل منه۔(فتاوی علمائے حدیث جلد 7 صفحہ 79 فتاوی غزنویہ)

ہمارے دور میں ایک ایسا فرقہ پیدا ہوا ہے جو اتباع حدیث کا دعویدار ہے حالانکہ وہ اس سے الگ ہیں۔

وکیل وہابیہ محمد حسین کے متعلق ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے:"اہل حدیث مذہب کی تعریف"۔

3- مولوی صاحب اس کی ایسی تعریف کرتے ہیں جس سے یہ جدید مذہب بن کر بدعتی فرقوں میں آجاتا ہے۔(اخبار اہل حدیث امرتسر صفحہ 5،9 نومبر 1915ء)۔

4- غیر مقلدین کے بزرگ محمد شاہجہانپوری نے لکھا ہے:

"کچھ عرصہ سے ہندوستان میں ایک ایسے غیر مانوس مذہب کے لوگ دیکھنے میں آرہے ہیں جس سے لوگ بالکل ناآشنا ہیں پچھلے زمانہ میں شاذونادر اس خیال کے لوگ کہیں ہوں تو ہوں مگر اس کثرت سے دیکھنے میں نہیں آئے بلکہ ان کا نام ابھی تھوڑے ہی دنوں سے سنا ہے اپنے آپ کو تو وہ "اہلحدیث" یا "محمدی" یا "موحد" کہتے ہیں مگر مخالف فریق میں ان کا نام "غیر مقلد" یا "لامذہب" لیا جاتا ہے"

(الارشاد الی سبیل الرشاد صفحہ 13)

واضح ہو گیا کہ وہابی فرقہ ایک نومولود اور جدید فرقہ ہے، اور ان کا غیر مقلد نام

Marfat.com

مخالف فریق نے نہیں رکھا بلکہ یہ لوگ بخوشی اسے خود استعمال کرتے ہیں۔

وہابیوں کا خاندان دہلی سے کوئی تعلق نہیں:

عام غیر مقلدین اپنا رشتہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے جوڑتے نہیں تھکتے، جبکہ دیوبندیوں کی طرح ان کا بھی خاندان دہلی سے نظریاتی طور پر کوئی تعلق نہیں ہے۔

وہابیوں کے معتبر محقق ڈاکٹر شفیق الرحمان زیدی نے لکھا ہے:

''شاہ عبدالرحیم صاحب اور شاہ ولی اللہ صاحب کو بھی اہل حدیث قرار دیتے (ہیں حالانکہ) یہ...... ظلم ہے''۔(اہل توحید کیلئے لمحہ فکریہ صفحہ ۱۶)

یاد رہے یہ زیدی صاحب وہابی مناظر طالب الرحمان کے عزیز ہیں...... اور طالب میاں کا بھی یہی موقف ہے، وہ شاہ ولی اللہ کو اپنے اکابر میں تسلیم نہیں کرتے، اور ایسے ہی زبیری المشرب (زبیر علی زئی اور اس کے تعلق دار) حضرات بھی شاہ ولی اللہ سے اظہار برأت کرتے ہیں۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ واقعۃً مسلک و نظریہ کے اعتبار سے وہابیوں کا خاندان دہلی سے کوئی واسطہ نہیں، اگرچہ وہابی اکابرین اپنی علمی اور سند حدیث کی نسبت اس خاندان کی طرف کرتے بھی رہے ہیں اور آج بھی کر رہے ہیں۔

وہابی حضرات نے مخصوص مسائل پر عمل کب کیا:

یہاں اختصار کے ساتھ یہ بھی جان لیں کہ وہابی حضرات نے مخصوص مسائل پر عمل کا آغاز کس دور میں کیا تھا؟......

1- غیر مقلدین وہابی حضرات کے شیخ الکل میاں نذیر حسین دہلوی غیر مقلدانہ اور وہابیانہ مزاج رکھنے کے باوجود رفع یدین کرنے سے ڈرتے تھے۔ بالآخر سرسید

Marfat.com

نے خاص سائل کیا۔ شیخ محمد اکرام لکھتے ہیں:

"سر سید 1895ء کے ایک خط میں یعنی اپنی وفات سے تین سال پہلے لکھتے ہیں میں نے وہابیوں کی تین قسمیں قرار دی ہیں، ایک وہابی، دوسرے وہابی کریلا، تیسرے وہابی کریلا نیم چڑھا۔ میں اپنے تئیں نیم چڑھا قرار دیتا ہوں۔ جناب مولوی سید نذیر حسن صاحب دہلوی کو میں نے ہی نیم چڑھا وہابی بنایا ہے۔ وہ نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے مگر اس کو سنت بڑی جانتے تھے میں نے عرض کیا نہایت افسوس ہے کہ جس بات کو آپ نیک جانتے ہیں لوگوں کے خیال سے اس کو نہیں کرتے جناب ممدوح میرے پاس تشریف لائے تھے جب یہ گفتگو ہوئی میں نے سنا کہ میرے پاس سے اٹھ کر وہ جامع مسجد میں عصر کی نماز پڑھنے گئے اور اس وقت سے رفع یدین کرنے لگے"۔ (موج کوثر صفحہ 79-70)

سرسید نے فقط نذیر حسین کو نیم چڑھا وہابی بنانے کی غرض سے "رفع یدین" کی ترغیب دی، سنت پر عمل کا کوئی جذبہ نہ تھا، کیونکہ اگر "رفع یدین" ایسی سنت ہے کہ جس کے بغیر نماز ناقص ہوتی ہے تو کیا نذیر حسین کی پہلی نمازیں ناقص و بے کار ہیں؟ اور کیا انہوں نے اس سے توبہ کی یا ان نمازوں کو قضا کیا تھا؟ نہیں ہرگز نہیں——

❁ غیر مقلدین کے معتبر مورخ امام خان نوشہروی نے لکھا ہے کہ محمد یوسف پنشنر (جو انگریزی ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد حکومت سے پنشن لیتا رہا) نے 1860ء میں رفع یدین شروع کی۔ امرتسر میں فتنہ و فساد شروع ہوا، پھر ضلع مظفر گڑھ میں یہی عمل دہرایا تو ایک ہنگامہ بپا ہوا۔ دہلی میں جا کر اونچی آواز سے آمین کہی تو شور ہوا۔ اس وقت تک نذیر حسین دہلوی (بقول مخالفین) ان سنتوں پر عمل نہیں کرتے تھے (گویا اس دور تک کی ان کی نمازیں ناقص و مردود

Marfat.com

ہیں)...... یوسف کا بیان ہے کہ میں حضرت میاں صاحب کی خدمت میں گیا میں نے جا کر عرض کیا یا تو فرمایئے کہ یہ فعل سنت نہیں یا خود کیجئے۔ علماء ہم کو لعن دیتے ہیں، یہ سن کر حضرت میاں صاحب نے فرمایا اچھا ہم بھی کریں گے، چنانچہ انہوں نے بھی عمل بالحدیث شروع کیا، بس پھر کیا تھا۔ حضرت میاں صاحب کا سلسلہ شاگردی تو بہت وسیع تھا، اس لیے دور دور تک اثر پہنچ گیا۔

(نقوش ابوالوفا صفحہ 420)

سرسید ہو یا یوسف پنشنر بات یہی ہے کہ نذیر حسین کو دونوں میں سے کسی ایک نے ورغلایا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ 1960ء تک پورے ہندوستان میں ایک آدمی بھی رفع یدین اور آمین بالجہر پر عمل نہیں کرتا تھا، غیر مقلدین کے شیخ الکل نذیر حسین اور ان کے شاگرد بھی اس سے محروم تھے، انہوں نے ایک جاہل کے کہنے پر ان مسائل پر عمل کر کے ہندوستان کو فتنہ وفساد، انتشار و افتراق اور لڑائی جھگڑے کا مرکز بنا دیا۔ اگر یہ سنتیں اس قدر اہم اور ضروری تھیں کہ ان کے بغیر نماز ناقص و نامکمل ہوتی ہے تو وہابیوں کے علماء کی پہلی نمازوں کا کیا حال ہے؟

2- سب سے پہلے آٹھ تراویح کا فتویٰ محمد حسین بٹالوی نے دیا، جیسا کہ عبدالمجید خادم سوہدروی نے لکھا ہے۔

''لاہور میں آٹھ تراویح کی ترویج آپ (محمد حسین بٹالوی) ہی سے ہوئی''...... (سیرت ثنائی صفحہ 452)

چونکہ اس دور میں خود وہابی لوگ بھی بیس تراویح پڑھتے تھے، اس لئے غیر مقلدین کے عالم میاں غلام رسول قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ (شاگرد نذیر حسین دہلوی) نے اس کا تعاقب کیا اور 1290ھ میں ''رسالہ تراویح'' لکھا اور بٹالوی صاحب کو غالی قرار دیا اور بتایا کہ آج تک پوری امت کا بیس تراویح پر عمل رہا ہے۔

Marfat.com

3- اونچی آواز سے نماز جنازہ پڑھنے کا آغاز مولوی عبدالوہاب ملتانی نے کیا......
اس سے قبل خود غیر مقلدین بھی آہستہ نماز جنازہ پڑھتے تھے۔

(مجموعہ رسائل صفحہ 130 از ابو محمد سیالوالی مقدمہ تفسیر ستاری صفحہ 15)

4- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت سے تیرہویں صدی کے اخیر تک پوری امت میں جمعہ کی دو اذانیں ہوا کرتی تھیں، اور خود غیر مقلدین بھی اپنے آغاز میں دو ہی اذانیں پڑھتے (جیسا کہ آج بھی ان کی کئی مساجد میں ہوتا ہے) لیکن مولوی عبدالوہاب مذکور نے پہلی اذان کو بدعت کہا اور وہابیت کے پرچار کیلئے اس سے روکا...... (مجموعہ رسائل صفحہ ۲۱)

واضح رہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور دیگر خلفاء راشدین کے طریقوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت قرار دے کر اس پر عمل کرنے کی ترغیب دی ہے ملاحظہ ہو!

(مشکوۃ صفحہ 130 ابوداؤد جلد 2 صفحہ 279 ابن ماجہ صفحہ 5)

لیکن برا ہو وہابیت کا کہ خلیفہ راشد رضی اللہ عنہ کے عمل کو بدعت کہہ کر شیعوں کی یاد بھی تازہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت بھی۔

5- بانی دوم وہابیت، غیر مقلدوں کے شیخ الکل نذیر حسین اور دیگر وہابی علماء عیدین میں احناف کی طرح چھ زائد تکبیریں ہی کہا کرتے تھے۔ لیکن مولوی عبدالوہاب نے پہلی بار بارہ تکبیروں کے ساتھ نماز عیدین ادا کی (ایضاً صفحہ 19)

غیر مقلدین کا ان مخصوص مسائل پر عمل کرنے کا مقصد محض اپنا تعارف کرانا، اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنانا اور لوگوں کو اپنی طرف راغب کرنے اختلافات کی نظر کرنا تھا، تاکہ مسلمان آپس میں جھگڑیں، ان کی طاقت کمزور ہو اور انگریز کے قدم مضبوط ہوں۔

انگریز نے "اہلحدیث" نام الاٹ کر دیا:

انگریز کے اشارے پر غیر مقلدین نے ایک مستقل مذہب کی بنیاد رکھی، ابتداء

Marfat.com

میں خود کو موحد یا محمدی وغیرہ کہتے رہے۔(ترجمان وہابیہ صفحہ 63،62)

جبکہ مسلمان انہیں ان کے گستاخانہ عقائد کی وجہ سے "وہابی" کہتے تھے اور ویسے بھی نمک حرام اور سرکش و باغی کو وہابی کہتے ہیں اس حقیقت کو وہابی اکابر نے خود تسلیم کیا مثلاً:

- محمد حسین بٹالوی نے وہابی کا معنی نمک حرام کیا ہے۔(اشاعۃ السنۃ جلد 11 شمارہ 2 صفحہ 34)
- محمد اسماعیل سلفی نے وہابی کا معنی شتر بے مہار یعنی آوارہ اونٹ کیا ہے۔

(تحریک آزادیٔ فکر صفحہ 198)

اور چونکہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیروکار اسلامی حکومت اور اسلامی عقائد سے سرکش اور باغی تھے اس لئے غیر مقلدوں کو بھی ان کی پیروی میں حق سے بغاوت کرنے کی بناء پر وہابی کہا جاتا تھا——

لقب اہل حدیث پر قبضہ:

لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ "اہل حدیث" کا لفظ اسلامی کتب میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے تو عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی خاطر انہوں نے اپنے محسن و مہربان انگریز کی خدمت میں درخواست پیش کی کہ ہمارا نام "اہل حدیث" درج کر لیا جائے، تمام سرکاری کاغذات میں یہی نام منقول ہو اور آئندہ ہمیں اسی نام سے پکارا جائے اور باقاعدہ حکم نامہ جاری ہو تاکہ لوگ بھی ہمیں اسی نام سے یاد کریں۔

چونکہ یہ ایک خوشنما لیبل تھا، اس نام سے لوگوں کو قریب کرنا بہت آسان تھا، لہٰذا انگریز بھی سمجھ گیا کہ اگر انہیں "وہابی" ہی کہا گیا تو عشاقِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ایسے گستاخوں کے قریب کیسے آسکیں گے، اگر وہ ان کے قریب نہ آئے تو اپنا مشن کیسے جاری کر سکیں گے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ میرا مشن ناتمام رہے گا، تو اس نے وہابیوں کی درخواست کو بڑی تندھی اور تیزی کے ساتھ شرف قبول سے نوازا، اور ان کیلئے "اہل حدیث" نام الاٹ کر دیا۔

Marfat.com

اہلِ حدیث کا صحیح مفہوم:

حالانکہ اس سے قبل یہ نام محدثین کیلئے استعمال ہوتا تھا، جس کا اقرار خود غیر مقلدین کو بھی ہے، ملاحظہ ہو!

وہابیوں کے امام ناصر ابراہیم سیالکوٹی نے لکھا ہے:

"ہر شعبہ کی قدیم وجدید تصانیف میں برابر اہل حدیث کا ذکر عزت سے پایا جاتا ہے...... بعض جگہ تو ان کا ذکر لفظ اہل حدیث سے ہوا ہے اور بعض جگہ اصحاب حدیث سے، بعض جگہ اہل اثر کے نام سے اور بعض جگہ محدثین کے نام سے، مرجع ہر لقب کا یہی ہے"۔

(تاریخ اہلحدیث صفحہ 91، 92، 93)

- ابن تیمیہ نے لکھا ہے:

"اہل حدیث صرف وہ نہیں جو روایت سنے، لکھنے یا بیان کرنے والے ہوں بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو حدیث کے حفظ، معرفت اور ظاہر و باطن کو سمجھ کر عمل کرتے ہیں"۔ (نقض المنطق صفحہ 18)

- ثناء اللہ امرتسری نے مانا ہے کہ اہلحدیث ہونے کیلئے غیر مقلد ہونا ضروری نہیں بلکہ مقلدین بھی اہلحدیث ہوتے ہیں۔ (اہلحدیث کا مذہب صفحہ 147)
- نواب صدیق نے متعدد جگہ پر تسلیم کیا ہے کہ لفظ اہل حدیث، محدثین کیلئے آیا ہے۔ (الحطہ صفحہ 14، 136، 137، 138)
- نواب صدیق نے وہابیوں کے اہل حدیث ہونے کا انکار کرتے ہوئے انہیں بڑا فساد اور فتنہ قرار دیا ہے۔ (الحطہ صفحہ 139)

اور ثابت کیا ہے کہ حقیقی اہل حدیث کہلانے کے حقدار احناف ہیں، کیونکہ انہی

Marfat.com

لوگوں نے ہندوستان میں علم حدیث کی اشاعت کی ہے۔(الحط صفحہ 146)

اور یہی چیز ابراہیم سیالکوٹی کی تحریر سے واضح ہوتی ہے۔(تاریخ اہلحدیث صفحہ 273)

وہابی حضرات اہلِ حدیث نہیں:

اس چوٹی کو بھی وہابیوں کے امام العصر محمد ابراہیم میر سیالکوٹی نے سر کرتے ہوئے، حقیقت کا اعتراف یوں کیا ہے:

''اگر محدثین سے آپ (وہابی مولوی) کی ذات گرامی اور اس زمانے کے دیگر علماء اہل حدیث مراد ہیں تو بے ادبی معاف! مجھے آپ (وہابی مولوی) کو اوران کو محدثین کہنے میں تأمل (اعتراض اور انکار) ہے''۔

(طلاق ثلاث، ایک سوال ایک جواب صفحہ 73 بحوالہ اخبار اہل حدیث 15 نومبر 1992ء)

◈ اور مولوی عبدالقادر حصاروی نے لکھا ہے:

''یہ نام نہاد اہلِ حدیث ایسے بے وقوف ہیں''۔(سیاحۃ الجنان صفحہ 19)

یعنی ان کے نزدیک ان کی جماعت کے جو لوگ اہل حدیث کہلواتے ہیں وہ نام نہاد اور بے وقوف ہیں، اصل اہل حدیث نہیں۔

محمد حسین بٹالوی کی کوشش

انگریزی حکومت کی خدمت میں لفظ وہابی کو مٹانے اور ''اہل حدیث'' کو الاٹ کرانے کی درخواست شاگرد نذیر حسین دہلوی اور مرزا قادیانی کے ہم مکتب محمد حسین بٹالوی کے قریبی تعلقات سے منظور ہوئی۔۔۔ چنانچہ چند وہابی حضرات کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں!۔۔۔

1- نواب صدیق حسن بھوپالوی نے لکھا ہے:

یہ دعوی ارسال رسل مولوی محمد حسین بٹالوی کا سرہندی و بونیس لفٹیننٹ گورنر

Marfat.com

بہادر ممالک پنجاب کے اجلاس میں پیش کیا گیا تھا...... فرقہ موحدین لاہور نے صاحب بہادر موصوف کی روبکار میں استدعا پیش کی کہ موحدین جو لفظ بدنام وہابی سے پکارے جاتے ہیں اور اطلاق اس لفظ کا عامہ موحدین پر کیا جاتا ہے سو بطور سرکاری اشتہار دیا جاوے کہ آئندہ فرقہ ہائے موحدین لفظ بدنام وہابی سے نہ مخاطب کیے جاویں۔ چنانچہ لفٹیننٹ گورنر صاحب بہادر موصوف نے اس درخواست کو منظور کیا۔ (ترجمان وہابیہ صفحہ 62)

2- عبدالمجید خادم سوہدروی نے لکھا ہے:

''لفظ وہابی آپ (محمد حسین بٹالوی) ہی کی کوشش سے سرکاری دفاتر اور کاغذات سے منسوخ ہوا اور جماعت کو اہل حدیث کے نام سے موسوم کیا گیا''۔ (سیرت ثنائی صفحہ 452)

3- ثناءاللہ امرتسری نے لکھا ہے:

''سرکاری دفتروں میں اہلحدیث کو وہابی لکھنے کی ممانعت'' بعض دوست دریافت کیا کرتے ہیں کہ اہلحدیث کو سرکاری کاغذات میں وہابی لکھنے کی ممانعت کب ہوئی تھی اور اس کا کیا ثبوت ہے لہذا عام اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے کہ اہلحدیث کو سرکاری دفتروں میں وہابی لکھنے کی ممانعت ہے ملاحظہ ہو چٹھی گورنمنٹ ہند بنام گورنمنٹ پنجاب مورخہ دسمبر 1886ء نمبری 1758۔ (اہلحدیث کا مذہب صفحہ 80)

4- محمد حسین بٹالوی نے اس درخواست کا مضمون بقلم خود یوں لکھا ہے:

''ہم کمال ادب وانکساری کے ساتھ گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ سرکاری طور پر اس لفظ وہابی کو منسوخ کر کے اس لفظ کے استعمال سے ممانعت کا حکم نافذ کرے اور ان کو ''اہلحدیث'' کے نام سے مخاطب کیا

Marfat.com

جاوے۔ اس درخواست پر فرقہ اہلحدیث کے تمام صوبہ جات ہندوستان کے دستخط ہیں (اشاعۃ السنہ صفحہ 44 جلد 11 شمارہ 2)

﴿۞﴾ اور جب ان کی یہ درخواست قبول ہوئی تو ہزار زبان سے گورنمنٹ برطانیہ کے شکر گزار ہوئے: (ایضاً)

﴿۞﴾ اور بدیں الفاظ اپنی محبت وعقیدت کا اظہار کیا:

ہم ہیں حضور کے وفادار، جان نثار، حضور کی رعایا مولوی نذیر حسین دہلوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی، وکیل اہلحدیث ہند، مولوی احمد اللہ واعظ میونسپل کمشنر امرتسری، مولوی قطب الدین پیشوائے اہل روپڑ۔ مولوی عبد اللہ غازی پور، مولوی محمد سعید بنارس، مولوی محمد ابراہیم آرہ، مولوی سید نظام الدین پیشوائے اہلحدیث مدارس۔ (ایضاً صفحہ 40 جلد 11 شمارہ 2)

5- اس درخواست اور منظوری کا مضمون ''اخبار اہلحدیث امرتسر صفحہ 7، 8-26 جون 1908ء پر بھی موجود ہے ملاحظہ ہو! وہابی مذہب کی حقیقت صفحہ 363، 364، 365 از مولانا محمد ضیاء اللہ قادری علیہ الرحمہ۔

6- اس داستان الاٹمنٹ کو آثر صدیقی جلد 2 صفحہ 162، 163 (لکھنؤ) پر بھی تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔

اس مدلل اور محقق ومستند گفتگو سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ دیوبندی نومولود فرقہ ہے اور غیر مقلد وہابی فرقہ نے اپنا نام بھی غیر اسلامی حکومت سے الاٹ کرایا تھا، جبکہ بریلوی نیا فرقہ نہیں بلکہ یہ مسلک اہل سنت وجماعت اور قدیمی افکار کے حامل ہیں۔

-----☆☆☆-----

Marfat.com

ہندوستان میں فرقہ واریت کی تخم ریزی

فتنہ وہابیت کے اثرات متحدہ ہندوستان میں بھی بہت تیزی سے پھیلے، یہاں پر مولویت کے روپ میں بہت سارے خیر خواہ نجدیوں کو میسر آئے، جنہوں نے سر دھڑ کی بازی لگا کر وہابیت کی ترویج واشاعت کے عہد و پیمان باندھے تو نجدیوں نے انہیں اپنے خصوصی "فیضان" سے نوازنے کا پختہ یقین دلایا یہ مراحل کیسے طے ہوئے؟ ان کی قدرے وضاحت درج ذیل ہے۔ ہندوستان میں سب سے پہلے وہابیت کا بیج بونے والے موجودہ (وہابیوں، دیوبندیوں اور غیر مقلدوں) کے بزرگ سید احمد آف رائے بریلی اور دوسرے نمبر پر ان کے متفق علیہ پیشوا اسماعیل دہلوی ہیں۔ یہ دونوں حضرات شیخ نجدی کی تعلیمات کو عمر بھر فروغ دیتے رہے۔

- قاضی احمد بن حجر نجدی لکھتے ہیں:

"سوڈان کی طرح برصغیر (پاک و ہند) کے بعض علاقوں میں بھی احمد کے ہاتھوں اس تحریک نے علم جہاد بلند کیا۔ سید احمد برصغیر کے رؤسا میں سے تھا، انہوں نے ۱۸۱۶ء میں حج کیا، اور مکہ میں جب وہ وہابیوں سے ملے تو ان کے صحیح عقائد کو قبول کر لیا، اور اس مذہب کے داعیوں میں شامل ہو گئے"۔ (حیات شیخ نجدی ص ۱۲۷)

- وہابیوں کے معتبر مؤرخ مرزا حیرت دہلوی لکھتے ہیں:

اگرچہ وہابیوں کی جنگی اور ملکی قوت چکنا چور ہو گئی اور سعد (نواسہ محمد بن عبدالوہاب نجدی) کے خاندان (نجدیہ) کی حکمرانی کی حدود نجد میں محدود

Marfat.com

ہو کر رہ گئی مگر پھر بھی جو اصول مذہبی محمد بن عبدالوہاب نے بنائے تھے، اب تک مساجد میں نہایت مذہبی جوش سے بیان کیے جاتے ہیں، ان جوشیلے واعظوں کی گونجیں حدودِ نجد میں مقید نہ رہیں بلکہ انہوں نے ہندوستان کے ایک بزرگ کی بے آرام روح میں مذہبی ولولے کی نئی روح پھونک دی، جب یہ بزرگ مکہ شریف کے حج کو آیا، تو اس نے وہابیوں کے بڑے فاضل سے وہابی مذہب کی تعلیم حاصل کی، اور محمد بن عبدالوہاب کے اسلامی اصول کو خوب مانجھا، سید احمد رائے بریلی کے قزاق اور رہزن نے ۱۸۲۲ء میں حج بیت اللہ کر کے چاہا کہ شمالی ہندوستان کو یک لخت اپنے اسلامی اصول منوا دوں، پیغمبر اسلام کے براہِ راست سلسلۂ اولاد میں ہونے کے برخلاف وہابیانِ نجد کے اسما تے اپنے میں امیر المؤمنین بننے کی ضروری صفات ملاحظہ کیں، مسلمانانِ ہند (ہندوستان کے وہابیوں) نے اسے سچا خلیفہ یا مہدی تسلیم کر لیا۔ انگریزی حکام کی لاعلمی میں وہ ہمارے صوبوں میں گشت لگاتا رہا، اور بے شمار لوگوں کو اپنا معتقد بنایا۔ اس نے اپنے کارندے پٹنہ میں مقرر کیے اور پھر دہلی کی طرف رخ کیا، یہاں خوش قسمتی سے ایک فاضل اجل محمد اسماعیل نامی اس کا مرید ہو گیا اور آخر میں اپنے پیر کا ایسا والہ وشیدا ہوا کہ اس نے نئے خلیفہ کے اصولِ مذہبی کی ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام "صراطِ مستقیم" ہے۔

(حیات طیبہ ۳۸۹ تا ۳۹۱ مطبوعہ لاہور)

- احمد عبدالغفور عطار نجدی لکھتے ہیں:

"(محمد بن عبدالوہاب کے) ان وارثین میں سے خاص طور پر سید احمد بریلی ہندوستان کے بطلِ عظیم مصلح اور امام برحق ہیں"۔ (محمد بن عبدالوہاب صفحہ ۹۳)

Marfat.com

ابوالقاسم محمد عبدہ الفلاح نجدی نے لکھا ہے:
ہندوستان میں یہ اسلامی اور اصلاحی تحریک بھی وہابی تحریک کے نام سے مشہور ہوئی، اسی وقت ہندوستان میں بھی مشرکانہ رسوم کا زور تھا۔ اور شعار اسلامی مٹ رہے تھے، سید احمد بریلوی اور حضرت الامام شاہ (اسماعیل دہلوی) نے تجدید اسلام کی تحریک شروع کی، اور سیاسی قوت حاصل کرنے کیلئے صوبہ سرحد کو منتخب کیا۔ (حاشیہ محمد بن عبدالوہاب ۹۳ مطبوعہ فیصل آباد)

مولوی عبیداللہ سندھی دیوبندی نے بھی اس حقیقت کو بلاچون و چرا تسلیم کیا ہے کہ ہندوستان میں وہابی تحریک نے مسلمانوں کا مذہبی معاملہ بگاڑا ہے۔
(شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک صفحہ ۱۲۴)

انہی سندھی صاحب کے بھتیجے رقمطراز ہیں:
''مولانا (اسماعیل دہلوی) شہید نے نجدیوں کے پاس اپنا آدمی بھیجا تھا، مگر وہ چونکہ حجاز میں آ نہیں سکتے تھے، انہوں نے نامہ بر کو واپس کر دیا، کہ ہم اس وقت دعا کے سوا اور کوئی اعانت نہیں کر سکتے، یہ واقعہ مکہ معظمہ میں نجد کے ثقہ عالموں سے معلوم ہوا''۔ (ایضاً صفحہ ۱۲۶)

مودودی جماعت کے بانی ابوالاعلیٰ کے رفیق قدیم، محمد عاصم سعودی حکمرانوں سے ملاقات کی غرض سے کیے گئے اپنے ایک سفر (۱۹۵۹،۶۰ء) کی روئیداد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:
''پھر شیخ عبدالعزیز ہمیں اپنے مکان پر لے آئے جو قدیم ریاض ہی کی ایک گلی میں واقع ہے ...... تمام حاضرین نے رسمی سلام و مصافحہ کے بعد اپنا اپنا تعارف کرایا، اور اپنے پاکستانی سلفی بھائیوں کا حال دریافت کرنے لگے، نجدی علماء اور ان کے متعلقین جب بھی پاکستانی یا ہندوستانی مسلمان

Marfat.com

سے ملتے ہیں، یہاں کے اہلحدیث (ہندوستان وہابی) حضرات کے متعلق ضرور سوال کرتے ہیں۔(سفرنامہ ارض القرآن صفحہ ۹۲، ۹۳)

ظاہر ہے کہ پاکستانی اور ہندوستانی سلفی (وہابی) ان کے حامی اور معاون و مددگار تھے، تو ان کی خیریت پوچھنا اور حالات سے باخبر رہنا سعودی حکمرانوں کا مسلکی فریضہ تھا۔ جس سے وہ سبکدوش ہونے کی پوری کوشش کرتے۔

❁ اسماعیل دہلوی کے سوانح نگار اس بات پر متفق ہیں کہ دہلوی صاحب نے ''تقویۃ الایمان'' نامی کتاب حج بیت اللہ کے بعد تقریباً ۱۲۴۰ھ میں لکھی تھی (جس میں انہوں نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی طرز کو اپناتے ہوئے روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک قرار دیا) جس کا صریح مطلب یہ ہے کہ وہ حرمین شریفین سے وہابی عقائد کو قبول کر کے آئے تھے اور پھر ہندوستان بھر میں ان کی تبلیغ میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ اس کی تصدیق درج بالا حوالہ جات سے بھی ہو رہی ہے۔

❁ مرزا حیرت دہلوی لکھتے ہیں:

''وہ پیارا شہید (محمد اسماعیل دہلوی) تھا جس نے ہندوستان میں (ابن) عبدالوہاب کی طرح شریعتِ محمدی کا ٹھنڈا خوشگوار شربت ہندوستانی مسلمانوں کو پلایا''۔(حیات طیبہ صفحہ ۲۲۶ مطبوعہ لاہور)

اگر مسلمانوں کو مشرک و کافر بنانا اور گستاخ و بے ادب مذہب پھیلانا، ٹھنڈا اور خوشگوار شربت ہے۔ تو بتایئے گرم، تلخ، کڑوا اور ناگوار شربت کیا ہوگا؟

❁ اسی طرح ایک پادری مورخ ہوجیز نے لکھا ہے:

''ابنِ عبدالوہاب کے جانشینوں نے وہابیت کے اصول سید احمد صاحب کو تعلیم کیے اور انہیں خوب سمجھا دیا کہ مذہبی روح لوگوں میں پھونکنے کے

Marfat.com

بعد بھی یہ کامیابی ہوتی ہے اور یوں ملک کے ملک ہاتھ لگتے ہیں"۔

(ڈکشنری آف اسلام)

یعنی مسلمانوں کے ملکوں کے ملک گمراہ کر کے اپنے پیچھے لگا لینے کا ایک یہی طریقہ ہے کہ نام مذہب کا استعمال کرو اور اندر کھاتے نجدی عقائد و نظریات کی تربیت دیتے رہو۔

۞ وہابی مؤرخ مسعود عالم ندوی لکھتے ہیں:

"قیام مکہ کے زمانہ میں غالباً اس باغیانہ تعلیم سے باخبر ہو کر حکام کی توجہ ان (سید احمد اور اسماعیل دہلوی) کی طرف مبذول ہوئی، اس لیے کہ ان کی دعوت ان بدوؤں (نجدی کے پیروکاروں) سے ملتی جلتی تھی۔

(ہندوستان میں پہلی اسلامی تحریک)

صرف "ملتی جلتی" ہی نہیں تھی، ان دونوں کو اس تحریک کی باقاعدہ تربیت دی گئی تھی۔ اور دہلوی صاحب نے نجدی طرز کو اپناتے ہوئے بلاوجہ مسلمانوں کو مشرک بنایا، شریعت کی حدود کو پامال کیا، دین میں غلو اور تشدد اختیار کر کے نجدی کی یاد کو تازہ بلکہ اس کی تحریک کو زندہ کیا تھا۔

دہلوی صاحب کے غلو اور تشدد فی الدین کی داستان وحید الزماں حیدرآبادی وہابی نے ہدیۃ المہدی صفحہ ۲۶، ۲۷ پر بھی درج کی ہے۔

۞ حضرت ابوالحسن زید فاروقی دہلوی لکھتے ہیں:

"مجھ کو تقویۃ الایمان میں وہابیت کے اثرات نظر آئے۔ لہٰذا میں نے مختصر طور پر محمد بن عبدالوہاب کے حالات کا مطالعہ کیا اور ان کے رسالہ "ردالاشراک" کا دقیق نظر سے مطالعہ کیا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ مولانا اسماعیل نے جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہے، نجدی ردالاشراک سے لیا ہے۔

Marfat.com

اس کے بعد حضرت فاروقی نے صفحہ ۵۴ سے ۸۲ تک محکم دلائل سے ثابت کیا ہے کہ تقویۃ الایمان، شیخ نجدی کی کتاب کا ہی چربہ ہے۔ ملاحظہ ہو!

(مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان صفحہ ۱۴ مطبوعہ رضا اکیڈمی، لاہور)

انگریز کا آلۂ کار:

سطور بالا میں عبارات صریحہ سے واضح ہو چکا ہے کہ ہندوستان میں وہابیت کو لانے والے دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کے دو بزرگ ہیں، جن میں پہلے نمبر پر سید احمد بریلوی اور دوسرے نمبر پر محمد اسماعیل دہلوی ہے۔ سید احمد بریلوی چونکہ کند ذہن اور ناخواندہ (ان پڑھ) آدمی تھے، لیکن جب وہ حج بیت اللہ کے موقع پر وہابیوں سے ملے اور اپنے بدویانہ ذہن میں ان کے عقائد کو راسخ کیا۔ تو اب انہوں نے ذہن پر زور دیا کہ یہ سستی شہرت حاصل کرنے کا بہترین موقع ہے، لیکن اس کیلئے کسی "پڑھے لکھے" آدمی کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔ تلاشِ بسیار کے بعد سوءِ اتفاق سے انہیں خاندان دہلی کا ایک "فاضل" مولوی اسماعیل دہلوی ہاتھ لگ گیا۔ بغیر کسی تاخیر کے اسے بیعت کر لیا، اپنے مقاصد اور وہابی عقائد وطریق کار سے آگاہ کیا...... دہلوی صاحب ذہین تو کافی تھے نا! اس لیے اس لائحہ عمل پر گامزن ہو کر انہیں جس قدر بھی دنیوی فوائد، لوٹ مار، ذاتی شہرت وغیرہ حاصل ہو سکتی تھی وہ سب ان کے دماغ میں گھومنے لگی کیونکہ اس کیلئے انہیں کچھ زیادہ تگ و دو اور محنت و مشقت کی ضرورت بھی درپیش نہیں آنی تھی۔ اس لیے کہ ہندوستان بھر میں ان کے خاندان کو علمی، عملی اور رہبری و راہنمائی کے لحاظ سے ایک نمایاں حیثیت حاصل تھی اب جب اسی خاندان سے قرآن وحدیث کے نام پر بڑے ہی پراسرار طریقے سے لوگوں کو "وہابیت" کی تعلیم دی جائے گی تو وہ یہی سمجھیں گے کہ یہی اصلِ اسلام ہے جو ہندوستان کے سب سے بڑے علمی

Marfat.com

گھرانے سے نصیب ہو رہا ہے۔ لیجئے! دہلوی صاحب نے اپنے آباء و اجداد کے مسلک حق سے منہ موڑا اور اپنے پیر و مرشد سید احمد بریلوی کے ساتھ مل کر "وہابیت" کی تبلیغ و اشاعت کا سلسلہ شروع کر دیا۔

وہابی سے محمدی:

دہلوی صاحب اپنے پیش رو خارجیوں کا حشر ملاحظہ فرما چکے تھے، اور سمجھتے تھے کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں "وہابیت" کے متعلق بہت زیادہ غم و غصہ اور نفرت و حقارت پائی جاتی ہے، اگر اس نام سے اپنا کام شروع کیا تو سرعام ننگے ہو جائیں گے۔ لہٰذا انہوں نے اپنے پیروکاروں کو "محمدی" کا نام دیا، اور خارجیت کو ایک نئی شکل دے کر اسلامیانِ ہند کے ساتھ ایک گھناؤنا کھیل کھیلا۔ دہلوی صاحب کے معتقد سوانح نگار مرزا حیرت دہلوی لکھتے ہیں:

> "پیارے شہید نے ہزاروں بلکہ لاکھوں کی زبان سے یہ نکلوا دیا کہ ہم "محمدی" ہیں چاروں طرف سے آوازیں بلند ہو رہی تھیں کہ اس ضلع میں اتنے "محمدی" آباد ہیں، اور اس ضلع میں اتنی تعداد اسلامیوں کی ہے"۔

(حیات طیبہ صفحہ ۲۳۸)

یہ "اسلامیوں" کا لفظ مسلمانانِ اہلِ سنت کیلئے بولا جاتا تھا۔ جس مسلک پر خود دہلوی صاحب کے آباء و اجداد اور ان کے جملہ معتقدین گامزن تھے دہلوی صاحب کے عقیدت مند بتائیں کہ جو اسلام اکابرین ہند کے پاس تھا وہ معتبر ہے یا کہ دہلوی صاحب کا پیش کردہ خود ساختہ "اسلام"

- مولوی اسماعیل کے پیر و مرشد بھی اگر کسی شخص کو سلسلۂ بیعت میں شامل کرتے تو جملہ روحانی سلاسل سے الگ کر کے اپنے نئے "سلسلۂ محمدیہ" میں بیعت کرتے تھے۔

(ہندوستان میں وہابی تحریک صفحہ ۱۵ از پروفیسر محمد مسلم عظیم آبادی، پٹنہ)

Marfat.com

۞ مرزا حیرت مزید لکھتے ہیں:

"جب اس قسم کے وعظ ہونے لگے تو دو چار جگہ لاٹھی بھی چل گئی، کیونکہ اب "محمدیوں" کا گروہ بھی بڑھتا جاتا تھا۔(حیاتِ طیبہ صفحہ ۹۹)

۞ مزید لکھا: مولوی اسماعیل جو ہندوستان میں فرقہ موحدیہ کا بانی ہے۔(ایضاً صفحہ ۲۶۶)

دراصل مسلمانوں پر لاٹھیاں چلانے کیلئے ہی تو یہ گروہ بنا گیا تھا۔لیکن صرف اتنا بتا دیا جائے کہ اہلسنّت و جماعت نیا گروہ ہیں یا اسماعیل دہلوی کے ماننے والے وہابی؟...... کہ جن کا گروہ اب "بڑھتا جاتا تھا"۔

مولانا امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر "نیا فرقہ" بنانے کا الزام لگانے وہابیوں کو اپنی حقیقت کا خود ہی اندازہ لگا لینا چاہیے۔یا پھر کہیں: "چور بھی کہے چور چور" کے محاورے پر عمل تو نہیں ہو رہا۔

تقویۃ الایمان کی تصنیف:

اپنے وہابیانہ مقاصد کے حصول کیلئے سب سے پہلے ضرورت محسوس کی گئی کہ وہابی عقائد و نظریات پر مشتمل ایک مختصر مگر جامع کتاب ہونی چاہیئے ... اب ظاہر ہے مولوی اسماعیل صاحب کس مرض کا علاج تھے...... فوراً کمر بستر ہوئے مسٹر محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتاب "کتاب التوحید" کو سامنے رکھا۔ اور ۱۲۴۰ھ بمطابق ۱۸۲۵ء کو ہندی زبان میں اس کا "تقویۃ الایمان" کے نام سے ترجمہ کر کے تمام مسلمانوں کو کافر اور مشرک ثابت کر دیا۔اگر کوئی کفر و شرک سے بمشکل بچ گیا تو دہلوی صاحب کی "خودساختہ" بدعت کی زد سے کسی صورت بھی نہ بچ سکا۔لہٰذا ایسے لوگوں کو سخت بدعتی، گمراہ اور جہنمی قرار دیا۔ یہی وہ کتاب ہے جس نے برصغیر میں فرقہ واریت، انتشار، گستاخی، بے ادبی اور مسلمانوں کو کافر و مشرک بنانے کی داغ بیل ڈالی تھی۔

Marfat.com

اہلِ اسلام تقویۃ الایمان کے فتووں کی زد میں:

اس کی تھوڑی سی جھلک ملاحظہ ہو کہ دہلوی صاحب نے مسلمانوں کو کافر، مشرک اور بدعتی بنانے کیلئے کون کون سے پاپڑ بیلے۔ اور گرگٹ کی طرح کیسے کیسے رنگ بدلے اس کی تفصیل کیلئے علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری ﷫ کی تصنیف ”برطانوی مظالم کی کہانی“ کا صفحہ ۲۲۷ تا ۲۵۸ ملاحظہ فرمائیں۔

ہندوستان میں شورش کی آگ بھڑک اٹھی:

تقویۃ الایمان نے اہلِ ایمان کے خرمنِ ایمان کو جلا کر رکھ دیا، ہندوستان کا امن وامان تباہ ہوگیا، فتنہ وفساد کا دروازہ ہمیشہ کیلئے کھل گیا، شر وخباثت اور نفرت وحقارت کا دور شروع ہوگیا، ایک دوسرے کو کافر، مشرک اور بدعتی کے فتوے سنائے جانے لگے۔ بیٹا باپ کو، خاوند بیوی کو، استاد شاگرد کو، مرید پیر کو، اور چھوٹا بڑے کو خارج از اسلام اور ابوجہل وابولہب جیسا مشرک قرار دینے لگا۔ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے، بلکہ اپنوں ہی کے خون سے اپنے ہاتھوں کو رنگنے لگے۔

مذہبی آزاد خیالی عام ہوگئی، کوئی غیر مقلد ہوا، کوئی وہابی بنا، کوئی محمدی ٹھہرا، کوئی اہلحدیث کہلایا اور کسی نے خود کو سلفی کہا۔ اکابرین اور مجتہدین اسلام کی قدر ومنزلت اور ادب واحترام دل سے اٹھنے لگا، معمولی پڑھے، لکھے لوگ قرآن کے مفسر اور پیشوا بننے لگے۔ اور توحید کے نام پر انبیاء کرام ﷩ اور اولیاء عظام ﷭ کی توہین وتنقیص کا دروازہ چوپٹ کھل گیا۔

اس حقیقت پر مخالفین وموافقین کی درجنوں عبارتیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ لیکن جب بانی فتنہ، مفسدِ ہند مولوی اسماعیل دہلوی کو خود اس حقیقت کا پورے شرح صدر سے اقرار ہے تو کسی اور سے کیا پوچھیں خود ان کی شہادت ہی حرف آخر ہے کیونکہ

Marfat.com

ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

دہلوی صاحب اپنی شرانگیز کتاب ''تقویۃ الایمان'' کے متعلق اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے، لب کشائی کرتے ہیں:

''میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آ گئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے مثلاً ان امور کو جو شرک خفی تھے شرک جلی لکھ دیا گیا ہے، ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش ضرور ہو گی...... گو اس سے شورش ہو گی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔ یہ میرا خیال ہے۔

(ارواح ثلاثہ صفحہ ۸۲ حکایت ۱۵۹ از اشرف علی تھانوی دیوبندی، اکمل البیان صفحہ ۱۱۴ از عطاء اللہ حنیف غیر مقلد)

یہ دہلوی صاحب کی خام خیالی ہے کہ ''خود ٹھیک ہو جائیں گے''...... کیونکہ تقویۃ الایمان کی وجہ سے ہندوستان میں جو شورش اور فتنہ اٹھا تھا، اس نے نہ صرف برصغیر پاک و ہند کو بلکہ دنیا کے کئی خطوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے مسلمان اس کی تردید میں تقریر و تحریر ہر دو اعتبار سے کوشاں ہیں، ایک کثیر تعداد میں کتب و رسائل چھپ چکے ہیں نہ جانے کب تک یہ سلسلہ جاری رہے گا...... پوچھنے والی بات یہ ہے کہ جب مولوی اسماعیل کو علم تھا کہ اس کتاب سے ایک بہت بڑا فتنہ بپا ہو گا، تو انہیں مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی آخر ضرورت ہی کیوں پیش آئی، سیدھی سی بات ہے کہ انہوں نے نجدی عقائد اور وہابی نظریات کو پروان چڑھانے کیلئے ایسا کیا تھا...... جس کی بنا پر انہوں نے شرعی احکام کی حقیقت کو بھی بدل دیا...... شرک خفی کو شرک جلی بھی لکھا...... شریعت میں مداخلت کر کے اللہ و رسول سے آگے بڑھ گئے...... اور یہی خارجیت کا خاصہ ہے۔

مولوی اسماعیل نے اپنے باطل خارجی نظریات کو پروان چڑھانے کیلئے اسلام

Marfat.com

کے قوانین کی حدود کو یکسر توڑ دیا تھا...... اسی بات کی تائید میں وہابی مصنف وحید الزماں کی شہادت ملاحظہ ہو!...... لکھتے ہیں:

ہمارے متاخرین دوستوں نے شرک کا حکم لگانے میں بڑا تشدد اختیار کر رکھا ہے اور اسلام کے دائرہ کو بہت تنگ کر دیا ہے کہ جو عمل مکروہ یا حرام ہیں، انہیں شرک قرار دے دیا ہے، اگر اس تشدد سے ان کی شرک اصغر یا اس کا سبب باب مقصود ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرے، ورنہ وہ دین میں سخت زیادتی (تشدد) کرنے والے ہیں...... اور اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ دین میں غلو (زیادتی) نہ کرو۔ یہ دین میں تشدد ان خارجیوں کی علامت ہے، جو دین سے خارج اور عہد شکن ہیں۔

(ہدیۃ المہدی صفحہ ۲٦)

- وحید الزماں حیدر آبادی نے حاشیے میں ان لوگوں کا نام بھی بتا دیا ہے جنہوں نے غلو، زیادتی، جبر و تشدد اور اسلامی حدود کو توڑنے کا گھناؤنا کھیل کھیلا ہے کہ وہ محمد بن عبدالوہاب نجدی اور مولوی اسماعیل دہلوی ہیں——

دیکھا آپ نے؟...... دل پر پتھر رکھ کر، نہ چاہتے ہوئے بھی وحید الزماں صاحب نے حقیقت کو بے نقاب کر ہی دیا ——

- ایک مقام پر لکھتے ہیں: ہمارے ہم مذہب میں سے مولوی اسماعیل دہلوی نے بہت خطا کی ہے کہ شرک کی تمام اقسام کو شرک اکبر ہو یا شرک اصغر، کو نا قابل معافی شرک قرار دیا ہے اور شرک فی العادت کو بھی شرک اکبر قرار دیا ہے۔

(ایضاً صفحہ ۳۷)

معلوم ہوا کہ مولوی دہلوی صاحب نے تقویۃ الایمان میں شریعت کی حدوں کو توڑ دیا ہے اور شیخ نجدی کی پوری پوری پیروی کرتے ہوئے مسلمانوں کو بلاوجہ مشرک

Marfat.com

قرار دیا ہے۔

تقویۃ الایمان انگریز نے مفت تقسیم کی:

یہ بات جان کر ایک سلیم الفطرت مسلمان کی حیرت کی انتہا نہیں رہتی کہ مولوی اسماعیل دہلوی کی یہ رسوائے زمانہ کتاب تقویۃ الایمان کو انگریز سرکار نے، خصوصی محبت فرماتے ہوئے مفت تقسیم کیا تھا......

حضرت زید ابوالحسن فاروقی دہلوی رقم طراز ہیں:

ڈاکٹر قمر النساء ایم اے، نے عربی میں کتاب ''العلامۃ فضل حق الخیر آبادی'' لکھ کر عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے، یہ کتاب اب تک چھپی نہیں ہے، میں نے قلمی نسخے کا مطالعہ کیا ہے، صفحہ ۱۵۲ میں لکھا ہے......

''پروفیسر محمد شجاع الدین صدر شعبۂ تاریخ دیال سنگھ کالج لاہور نے جن کی وفات ۱۹۶۵ء میں ہوئی ہے۔ اپنے ایک خط میں پروفیسر خالد بزمی لاہور کو لکھا ہے اور اس کا اعتراف کیا ہے کہ انگریزوں نے کتاب ''تقویۃ الایمان'' بغیر قیمت کے تقسیم کی ہے''۔ انگریزوں نے وہ ہنگامے دیکھے جو ۱۲۴۰ھ/ ۱۸۲۵ء میں دلی کی جامع مسجد میں ہوئے (تقویۃ الایمان کی وجہ سے جو مباحثے، مناظرے اور فتنہ وفساد برپا ہوا) اور پھر دیکھا کہ کس طرح مسلمان فرقوں اور ٹولیوں میں بٹے۔ اور یہ سب کچھ اس کتاب (تقویۃ الایمان) کی وجہ سے ہوا، لہٰذا اس کتاب کو ہندوستان کے گوشے گوشے تک پہنچایا جائے۔ تاکہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے مخالف ہوں۔ وہ آپس میں لڑیں اور انگریز سکون سے حکومت کرے۔ (مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان صفحہ ۱۵)

- انگریز نے تقویۃ الایمان ۱۲۴۲ھ میں شہر کلکتہ سے شائع کی۔
- اسی طرح رائل ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ سے لاکھوں کی تعداد میں اس کتاب کو

Marfat.com

چھپوا کر پورے ہندوستان میں جہاں تک پہنچا سکتے تھے، وہاں تک مفت تقسیم کیا

◉ اس کی تائید مقالات سرسید 9 / 178 پر بھی موجود ہے۔

جس کی تفصیل یہ ہے کہ انگریزوں نے اس کا انگریزی زبان میں منشی شہامت علی سے ترجمہ کروا کر ۱۸۴۵ء عیسوی میں لندن سے شائع کیا...... سرسید نے لکھا ہے: جن چودہ کتابوں کا ذکر ڈاکٹر ہنٹر صاحب اپنی کتاب میں کیا ہے۔ ان میں ساتویں کتاب تقویۃ الایمان ہے چنانچہ اس کتاب کا انگریزی ترجمہ رائل ایشیاٹک سوسائٹی لندن کے رسالہ جلد ۱۲، ۱۸۲۵ء میں چھپا تھا۔

◉ خود راقم الحروف نے بھی ایک نسخہ دیکھا ہے، یہ نسخہ شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ میں ہمارے ایک مولانا (محمد کاشف اقبال مدنی) صاحب کے پاس موجود ہے۔

اہل انصاف کیلئے لمحۂ فکریہ ہے کہ ایک مولوی کی کتاب جو کہ ان کے خیال میں سراسر اسلام اور دین کے نام پر لکھی گئی ہو۔ انگریز اور مولوی کے مذہب میں بھی زمین، آسمان کا فرق ہو لیکن اس کی اشاعت میں انگریز بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہے، آخر کیوں؟؟؟

ہے یہ سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ!

ہندوستان کا سب سے پہلا فرقہ باز:

دور حاضر میں ہر طرف فرقہ بازی کی مذمت زوروں پر ہے اور دیوبندی، وہابی اہلسنت و جماعت کو ''فرقہ باز'' قرار دیتے ہیں، جب کہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے، جیسا کہ خود وہابی مصنفین نے بھی اعتراف کیا ہے۔ ملاحظہ ہو!

◉ سید احمد رضا بجنوری دیوبندی نے لکھا ہے۔

افسوس ہے کہ اس کتاب کی وجہ سے مسلمانان ہندو پاک جن کی تعداد بیس کروڑ

Marfat.com

سے زیادہ ہے تقریباً نوے فی صد حنفی المسلک ہیں۔ دو گروہ میں بٹ گئے ہیں۔

(انوار الباری جلد ۱۱ صفحہ ۱۰۷)

جعفر تھانسیری دیوبندی لکھتے ہیں:

میری موجودگی ہند کے (۱۲۷۸ھ) شاید پنجاب بھر میں اس وہابی عقیدہ کے مسلمان بھی موجود نہ تھے اور اب (۱۲۹۶ھ) میں دیکھتا ہوں کہ کوئی گاؤں اور شہر ایسا نہیں ہے کہ جہاں کے مسلمانوں میں کم سے کم چہارم حصہ وہابی معتقد محمد اسماعیل کے نہ ہوں...... (تاریخ عجیب المعروف "کالے پانی" مع مکتوبات سید احمد شہید صفحہ ۲۹۲)

اسی طرح مولانا وکیل احمد سکندر پوری لکھتے ہیں:

جب سے اسلام ہندوستان میں آیا، قریب ہزار برس ہوئے، کبھی ایسا ترکِ تقلید وجدال فی الدین کا چرچا نہ تھا۔ مولوی محمد اسماعیل دہلوی یہ بَلا دینِ اسلام پر لائے۔

(وسیلہ جلیلہ صفحہ ۱۸۴ مطبع مصطفائی ۱۳۰۱ء)

حضرت زید ابوالحسن فاروقی نے اس کی وضاحت یوں فرمائی ہے:

زمینِ چمن گُل کھلاتی ہے کیا کیا، بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے حضرت امام ربانی، مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ نے گیارہویں صدی ہجری کے شروع سالوں میں رسالہ "ردِ روافض" لکھا۔ ابتدا میں آپ نے ہندوستان میں اسلام کے پھلنے پھولنے پر مسلمانوں کی یک مذہبی و یک رنگی کا بیان کیا ہے اور اس سلسلہ میں طوطیٔ ہند حضرت خواجہ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے چودہ شعر لکھے ہیں اور پھر حضرت مجدد نے ہندوستان میں شیعانِ علی کی آمد کا ذکر کیا ہے۔ حضرت مجدد کے زمانے سے ۱۲۴۰ھ تک ہندوستان کے مسلمان دو فرقوں میں بٹے رہے۔ ایک اہل سنت و جماعت، دوسرے شیعہ۔ اب مولانا اسماعیل کا ظہور ہوا، وہ شاہ ولی اللہ کے پوتے اور شاہ عبدالعزیز، شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر کے بھتیجے تھے، ان کا میلان محمد بن عبد

Marfat.com

الوہاب نجدی کی طرف ہوا اور نجدی کا رسالہ "ردالاشراک" ان کی نظر سے گزرا اور انہوں نے اردو میں "تقویۃ الایمان" لکھی اس کتاب سے مذہبی آزاد خیالی کا دور شروع ہوا، کوئی غیر مقلد ہوا، کوئی وہابی بنا، کوئی اہل حدیث کہلایا، کسی نے اپنے کوسلفی کہا ——— ائمہ مجتہدین کی جو منزلت اور احترام دل میں تھی وہ ختم ہو...... اس وقت کے تمام جلیل القدر علماء کا دہلی کی جامع مسجد میں اجتماع ہوا اور ان حضرات نے بہ اتفاق اس کتاب کو رد کیا۔ اسی رسالہ کے اواخر میں مولانا فضل رسول بدایوانی کا مکتوب اور مولانا مخصوص اللہ فرزند شاہ رفیع الدین کا جواب ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا مخصوص اللہ نے ساتویں سوال کے جواب میں لکھا ہے۔

"اسی مجلس تک سب (مسلمان) ہمارے طور پر تھے، پھر ان کا جھوٹ سن کر کچھ کچھ آدمی آہستہ آہستہ پھرنے لگے ——— (اس کے بعد حضرت فاروقی نے ثناء اللہ امرتسری اور جعفری تھانوی کے اقوال نقل کئے ہیں، جو ہم گذشتہ صفحات میں نقل کر چکے ہیں۔ جن سے واضح ہوتا ہے کہ دہلوی صاحب نے امت میں انتشار ڈالا تھا)

(مولانا اسمٰعیل اور تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱۰،۱۰۹)

◉ اور خود دہلوی صاحب کا اقرار بھی گزر چکا ہے کہ اسی کتاب سے لوگ لڑیں بھڑیں گے۔

واضح ہو گیا کہ مخالفین کا اہلسنت وجماعت کو فرقہ واریت اور گروہ بندی کا طعنہ دینا "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" کا مصداق ہے...... کیونکہ پاک وہند میں مسلمانوں کے اتفاق واتحاد کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے فرقہ بازی کا آغاز دیوبندی اور نجدی حضرات کے مسلم پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی نے کیا تھا...... اور ان کے پیروکار آج بھی اسی ڈگر پر چل رہے ہیں۔

Marfat.com

اسماعیلی فتنہ کی سرکوبی کیلئے علماء کا کردار:

جب مولوی اسماعیل دہلوی نے جگہ جگہ مسلمانوں کو سرِ عام مشرک اور بدعتی کہنے کا مکروہ دھندا شروع کیا، تو علماء نے بھرپور طریقے سے ہر طرح اس کا تعاقب کیا۔ مباحثے، مناظرے ہوئے، اس کی تردید میں کتب شائع کیں۔ دہلوی صاحب کو علمی میدان میں خوب خوب رسوا کر کے اس کے نفاق و شقاق کا پردہ چاک کیا۔ اور اسے وہابیت و خارجیت کا علمبردار ثابت کیا، محمد بن عبدالوہاب نجدی کی طرح اسماعیل دہلوی کی تردید و مخالفت بھی اس کے خاندان سے ہی شروع ہوئی تھی، دہلوی صاحب کے چچا حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے لوگوں نے جب چاروں طرف سے شکائتیں پہنچانی شروع کیں، تو آپ نے اس کی سخت مذمت کی، جس کی قدرے وضاحت درج ذیل ہے۔

قاضی فضل احمد لدھیانوی ''فرہاد المسلمین'' کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

(برطانوی مظالم کی کہانی صفحہ ۲۰۸-۲۱۱)

سنیت اور وہابیت کا پہلا مناظرہ:

علاوہ ازیں حضرت شاہ صاحب کے خلفاء اور مولوی اسماعیل دہلوی کے چچازاد بھائیوں نے ان سے جامع مسجد دہلی میں ایک فیصلہ کن مباحثہ کیا، جو پاک و ہند کی سرزمین میں سنیت و وہابیت کا سب سے پہلا مناظرہ تھا... اس مناظرہ کی روداد حضرت فضل رسول بدایونی نے بیان کی۔ یہ روئداد انہوں نے ۱۲۴۰ھ میں دہلوی صاحب کی زندگی میں، ان کے قتل ہونے سے تقریباً پانچ چھ سال قبل بیان فرمائی تھی اور کسی کو اس کی تغلیط اور تردید کی جرأت نہ ہوئی تھی۔

(ملاحظہ ہو برطانوی مظالم کی کہانی صفحہ ۲۱۷-۲۲۰)

Marfat.com

- دہلوی صاحب کے چچازاد بھائیوں نے ڈٹ کر اس کا مقابلہ کیا......اور مولانا شاہ مخصوص اللہ دہلوی نے تو تقویۃ الایمان کے رد میں "معید الایمان" لکھ کر واضح کردیا کہ ان کا علمی ونسبی گھرانہ مولوی اسماعیل، وہابیت اور ان کی تقویۃ الایمان سے بیزار اور بری الذمہ ہے اور وہ تقویۃ الایمان، کو" تفویۃ الایمان" کہا کرتے تھے......(یعنی ایمان کو برباد کردینے والی کتاب)۔ملاحظہ ہو!

(انوار آفتاب صداقت صفحہ ۵۲ جلد)

- علامہ فضل حق خیر آبادی نے مسئلہ شفاعت پر "تحقیق الفتوی فی رد اہل الطغوی" لکھی۔
- مفتی صدر الدین آزادہ نے دہلوی صاحب کو خوب فہمائش کی کہ اپنے خاندان کی عظیم الشان مذہبی خدمات پر پانی پھیرنا عقلمندی نہیں ہے، دہلوی صاحب نے اقرار بھی کرلیا، لیکن بعد میں پھر گئے......(انوار آفتاب صداقت صفحہ ۱۲ جلد ۱)
- مولوی ابو الکلام آزاد کے نانا مولانا منور الدین دہلوی حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے شاگرد اور مولوی اسماعیل دہلوی کے ہم سبق تھے، انہوں نے بھی "تقویۃ الایمان" کے رد میں ایک مضبوط کتاب لکھی۔(آزاد کی کہانی صفحہ ۵۰)
- یاد رہے آزاد کے والد ماجد مولانا خیر الدین جالندھری نے بھی دہلوی کے رد میں دس جلدوں پر مشتمل ایک مبسوط کتاب "نجم الرجم الشیاطین" کے نام سے تصنیف کی تھی۔(ایضاً صفحہ ۹۰)

دیگر علمائے اہلسنت کی تردیدی خدمات کی فہرست کیلئے برطانوی مظالم کی کہانی صفحہ ۲۴۲ تا ۲۶۵ ملاحظہ ہو!

Marfat.com

حرف آخر

یا رب العالمین!...... میں نے صرف تیری رضا کی خاطر یہ کتابچہ ترتیب دیا۔ تاکہ تیرے بھولے بھٹکے بندوں کو راہ ہدایت دکھا سکوں تو میری اس کاوش میں برکت فرما!

یا ذا الجلال و الاکرام!...... میں نے تیری دی ہوئی توفیق کے مطابق سیدھی راہ سے برگشتہ تیرے بندوں کو حقیقت حال سے آگاہ کرنے کی کوشش کی ہے تو اس کو قبول فرما!

اے اللہ! میری اس حقیر سعی کو بار آور فرما اور اس میں ایسی تاثیر پیدا فرما کہ بھولے بسرے مسلمان اس سے کما حقہ فائدہ اٹھا کر تیری بارگاہ عالیہ میں مقام قرب و وصال حاصل کر سکیں اور دنیا و آخرت میں سرخرو اور خوش نصیب ہو سکیں۔

یا الہ العالمین!...... تو ستار و غفار ہے اور میں خطا کار و گنہگار تو میری اس ادنیٰ کاوش کو شرف قبولیت سے نواز! ..... اور میرے لئے، میرے والدین، جملہ مشائخ و اساتذہ، عزہ و اقرباء اور تمام احباء و اصدقاء کیلئے ذریعہ نجات، کفارہ سیئات اور باعث فیوض و برکات بنا!

آمین ثم آمین بحق حبیبك الکریم علیه الصلوٰة و التسلیم

الحمد للہ! ''صداقت اہلسنت'' کا پہلا حصہ ''اہل جنت اہل سنت'' اختتام پذیر ہوا اور اس کا دوسرا حصہ بنام ''اہلسنت کی پہچان'' عنقریب شائع ہوگا

انشاء اللہ العزیز

-----☆☆☆-----

Marfat.com

جہنمی فرقہ

از نسیم شاہجہانپوری

جنہیں بھی عشق شہ دیں سے والہانہ ہے انہیں کے زیرِ اثر گردشِ زمانہ ہے
خدا کو مان لو تم بے دلیل اے لوگو! یہ حکم سرورِ دیں کتنا مخلصانہ ہے
رسولِ پاک کے شیدائیاں، حاضر ہیں کچھ ایسے بھی ہیں روش جن کی باغیانہ ہے
زباں پہ ان کی ہے "بعد از خدا بزرگ توئی" عقیدۂ جنہیں نسبتِ برادرانہ ہے
یہ سچ دیں نہ حضور آپ کی امامتِ دیں کہ آج ذہنیت اپنوں کی تاجرانہ ہے
عمل میں ان کے بظاہر ہے پختگی جتنی ۔ عقیدہ اتنا ہی ناپختہ غائبانہ ہے
نہ دل میں خوف خدا ہے نہ احترامِ رسول یہ لوگ وہ ہیں عمل جن کا ناقدانہ ہے
نہ ان کو الفتِ پیرانِ پیر سے مطلب نہ عشق خواجۂ اجمیر والہانہ ہے
حرام کہتے ہیں میلاد و فاتحہ کو یہ لوگ نظر میں ان کی یہ اک فعل مشرکانہ ہے
یہی وہ فرقہ ہے شامل ہے جو بہتر میں نسیم اس کا جہنم ہی میں ٹھکانہ ہے

قطعہ

تصویرِ سنت نبوی سر سے پاؤں تک دل میں مگر بغض رسالت مآب ہے
اقرار روشنی کا تو کرتے ہیں برملا منکر ہیں کور چشم مگر آفتاب سے

Marfat.com

وصیت اقبال

ڈاکٹر محمد اقبال، جاوید کے نام وصیت کرتے ہوئے کہتے ہیں:

دینی معاملے میں فقط اس قدر کہنا چاہتا ہوں کہ میں اپنے عقائد میں بعض جزوی مسائل کے سوا جو ارکان دین میں سے نہیں ہیں سلف صالحین کا پیرو ہوں اور یہی راہ بعد کامل تحقیق کے محفوظ معلوم ہوتی ہے۔ جاوید کو بھی میرا یہی مشورہ ہے کہ وہ اسی راہ پر گامزن رہے اس بدقسمت ملک ہندوستان میں مسلمانوں کی غلامی نے جو دینی عقائد کے نئے فرقے مختص کر لئے ہیں ان سے احتراز کرے۔ بعض فرقوں کی طرف لوگ محض اس واسطے مائل ہو جاتے ہیں کہ ان فرقوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے دنیوی فائدہ ہے میرے خیال میں بڑا بدبخت ہے وہ انسان جو صحیح دینی عقائد کو مادی منافع کی خاطر قربان کر دے۔ غرض یہ کہ طریقہ حضراتِ اہل سنت محفوظ ہے اور اسی پر گامزن رہنا چاہیئے اور ائمہ اہل بیت کے ساتھ محبت اور عقیدت رکھنی چاہیئے۔

(اوراق گم گشتہ 467-468 از پروفیسر رحیم بخش شاہین)

-----☆☆☆-----

Marfat.com

مصنف کی دیگر کتب

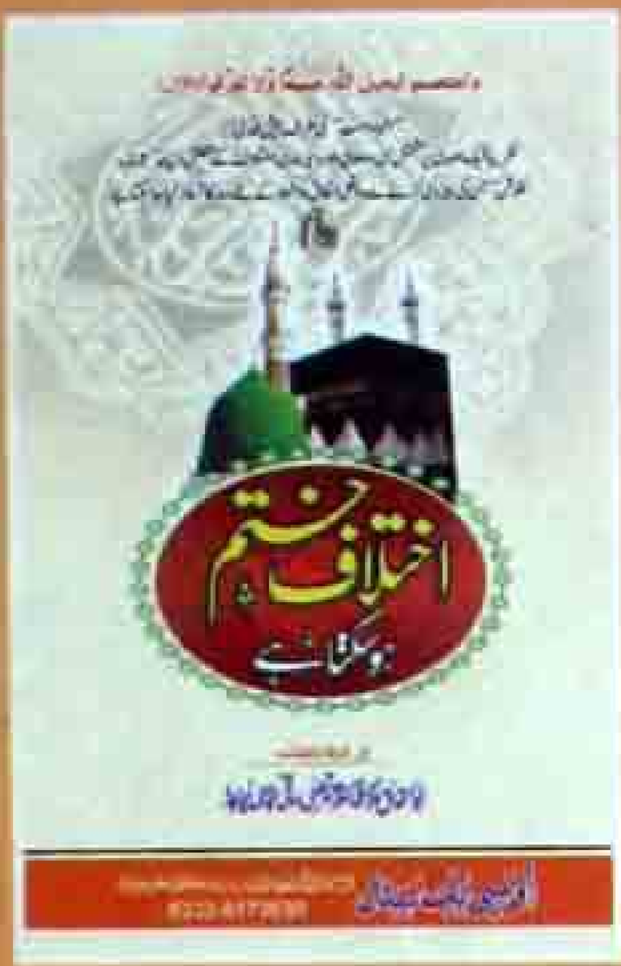

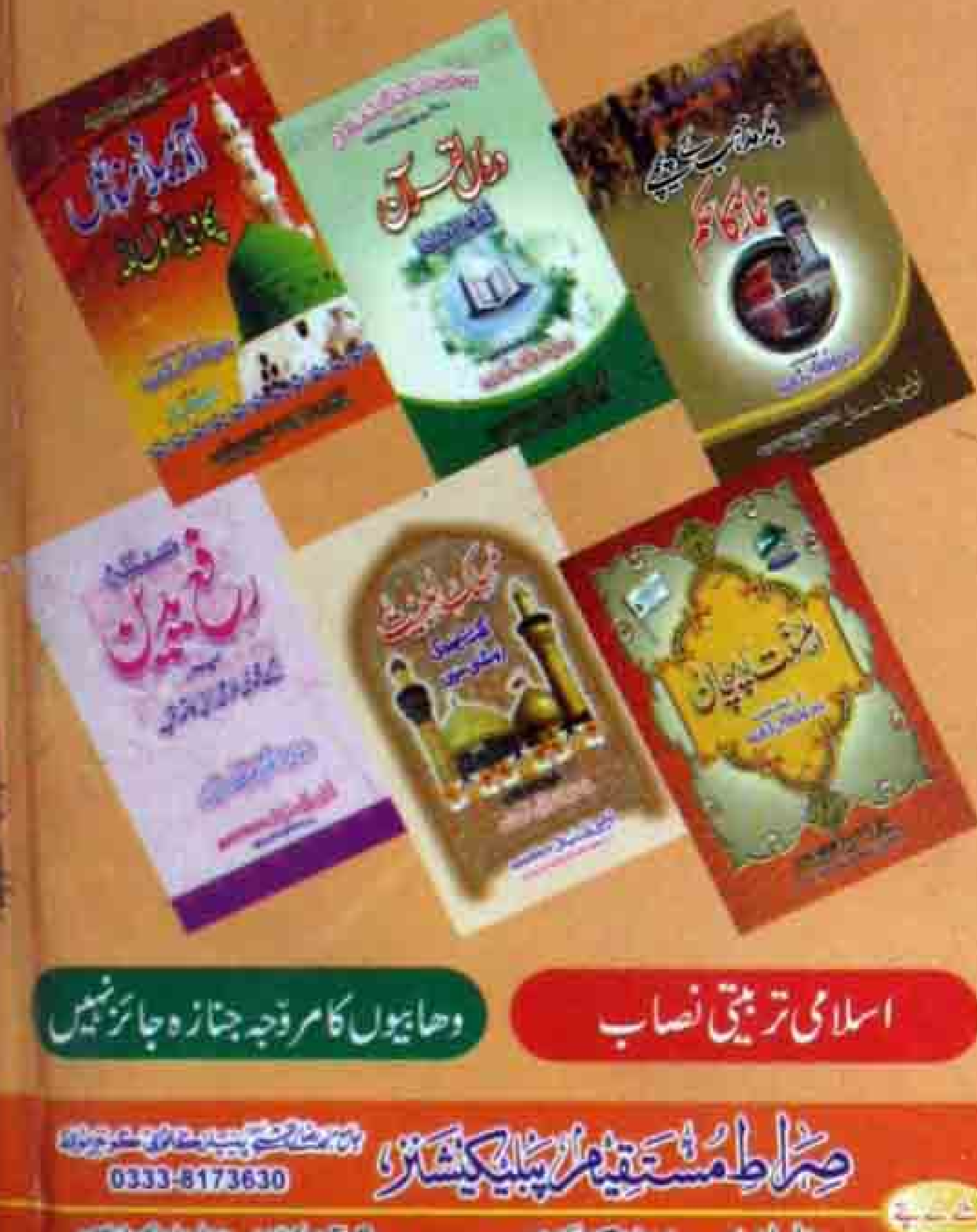

اسلامی تربیتی نصاب

وہابیوں کا مروجہ جنازہ جائز نہیں

صراط مستقیم پبلیکیشنز
0333-8173630

صراط مستقیم پبلیکیشنز
0321-9407699, 0333-8173630